ان سیریز
کیمپ
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ وادی مشکبار کے سلسلے کا نیا ناول
بیس کیمپ' پیش خدمت ہے۔ وادی مشکبار کی آزادی کے لئے
جس طرح قربانیاں دی جا رہی ہیں اور جس انداز میں مشکباری اپنا
تن من دھن آزادی پر نچھاور کر رہے ہیں یہ ایسا جذبہ ہے جو بے حد
عظیم اور بے حد قابل قدر ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
جب بھی موقع ملتا ہے وہ بھی آزادی کی اس تحریک کی کامیابی کے لئے
دیوانہ وار میدان عمل میں کود پڑتے ہیں۔ موجودہ ناول میں بھی
عمران اور اس کے ساتھی تحریک آزادی کی اس جدوجہد میں
مشکباریوں کے شانہ بشانہ کام کرتے نظر آتے ہیں اور وہ جس جوش
اور جذبہ کے ساتھ دیوانہ وار کافرستانی فوج سے ٹکراتے ہیں اور جس
طرح انہوں نے کافرستانیوں کی ایک خوفناک اور بھیانک سازش کا
تار و پود اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر بکھیرا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ
آپ کو یہ ناول ہر لحاظ سے پسند آئے گا البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے
اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی اور
اہمیت کے لحاظ سے یہ بھی کم نہیں ہیں۔

میلسی سے محمد ساجد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول پڑھ کر حوصلے اور
جدوجہد کا سبق ملتا ہے اس لحاظ سے آپ کے ناول مجھے بیحد پسند ہیں۔

آپ کے ناولوں میں عمران اور اس کے ساتھی جس طرح مستحق افراد کی کھلے دل سے مالی امداد کرتے ہیں اسے پڑھ کر بعض اوقات یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی اس خود غرضی کے دور میں ایسے لوگ حقیقتاً موجود بھی ہیں یا نہیں۔ میں خود انتہائی کٹھن حالات کا شکار ہوں لیکن مجھے تو آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں ملا جو ان کٹھن حالات سے چھٹکارے کے لئے میری مالی امداد کرے اس لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں کہ آپ اس سلسلے میں میری مدد کریں۔

محترم محمد ساجد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں تفصیل سے جن مصائب اور مشکلات کا ذکر کیا ہے وہ واقعی افسوسناک ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ ایف اے پاس ہیں اور آپ کاروبار کرنا چاہتے ہیں تاکہ اپنی اور اپنے خاندان کی مشکلات اور مصائب سے نبرد آزما ہو سکیں اور اس کے لئے آپ کو مالی امداد کی ضرورت ہے۔ تو محترم کسی دوسرے کی مالی امداد سے کبھی زندگی کے گھمبیر مسائل حل نہیں ہوا کرتے کیونکہ کوئی بھی شخص چاہے وہ کتنا ہی مخیر کیوں نہ ہو، حقیقتاً اس قابل نہیں ہوتا کہ کسی خاندان کی پوری زندگی پرورش کر سکے۔ اس کے لئے آپ کو خود ہمت، حوصلے اور جذبے سے کام لینا پڑے گا۔ آج جو مشکلات آپ کو پہاڑ کی طرح نظر آ رہی ہیں یہ مشکلات آپ کی ہمت اور حوصلے کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے جو خود ہمت اور حوصلے سے کام لیتا ہے۔ آج آپ کو جو لوگ مالی طور پر بے حد آسودہ نظر آتے ہیں اگر آپ ان کے پس منظر کو دیکھ سکیں تو انہیں یا ان کے آباؤ اجداد کو بھی کبھی ایسی ہی مشکلات کا سامنا تھا لیکن انہوں نے ہمت اور حوصلے سے کام لیا اور جذبے سے کام شروع کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ آج وہ اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں۔ مشکلات کے مقابلے میں ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھ جانا یا دوسروں کی طرف دیکھتے رہنا یہ کم ہمتی کی دلیل ہے اور اس طرح مشکلات کم ہونے کی بجائے بڑھتی ہیں۔ آپ کے پاس جو کچھ بھی ہے جتنا بھی ہے آپ اللہ تعالیٰ کے بھروسے سے اس سے آغاز کر دیجئے اور جذبے، حوصلے اور ہمت سے مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کیجئے پھر آپ خود دیکھیں گے کہ آہستہ آہستہ آپ اس سٹیج پر پہنچ جائیں گے کہ آپ دوسروں کی امداد کر سکیں۔ ہمارا دین بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ہمیشہ اس کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

ڈیرہ نواب صاحب سے ایم اے رحمانی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بیحد پسند ہیں لیکن آپ نے آجکل جوزف، جوانا، فیاض اور تنویر کو عمران سے دور کر دیا ہے۔ پہلے صدیقی، چوہان، خاور اور نعمانی دور ہوتے تھے۔ اب یہ کردار بھی کھل کر سامنے نہیں آ رہے۔ کیا آپ کا پروگرام ان تمام کرداروں کو ختم کرنے کا تو نہیں ہے۔"

محترم ایم اے رحمانی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک کرداروں کے کھل کر کام کرنے یا نہ کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں پہلے بھی میں کئی بار وضاحت کر چکا ہوں

کہ عمران بحیثیت لیڈر مشن کے مطابق اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کا مقصد مشن کی تکمیل ہوتا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ اب عمران کی ذاتی کارکردگی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ مشن کے دوران اس کے ساتھیوں کو چاہے وہ کوئی بھی ہوں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع نہیں ملتا اس لئے قارئین کو شکایت پیدا ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ شاید عمران جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ عمران کو بحیثیت لیڈر مشن کی تکمیل کے لئے بہت سے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو اس کے ساتھیوں کو نہیں کرنے پڑتے اس لئے عمران کی کارکردگی اس کے ساتھیوں کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت عمران تک پہنچا دی جائے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی اپنی صلاحیتیں سامنے لے آنے کا موقع دیتا رہے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم

عمران نے ناشتہ سے فارغ ہو کر ابھی اخبارات کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اتنے سویرے کسی کی آمد کی اسے قطعاً توقع نہ تھی۔ کال بیل مسلسل بجائی جا رہی تھی اور پھر عمران نے سلیمان کو بڑبڑاتے ہوئے راہداری سے گزر کر دروازے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

"جج۔ جج۔ جناب۔ جی ہاں۔ صاحب ہیں جناب" یکلخت سلیمان کی انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ سلیمان کا اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں جواب دینا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ آنے والی کوئی ایسی شخصیت ہے جس کے سامنے سلیمان جیسا آدمی بھی بوکھلا سکتا ہے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ شاید سر عبدالرحمن آگئے ہیں لیکن پھر اس نے اپنا یہ خیال بدل دیا کیونکہ سر عبدالرحمن بغیر اطلاع دیئے

کسی کے ہاں جانا پسند نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ وہ دفتر سے اپنی کوٹھی جانے کے لئے روانہ ہوتے تو پہلے ٹیلی فون کر کے اطلاع دیتے تھے کہ وہ دفتر سے واپس آ رہے ہیں۔ قدموں کی آواز سٹنگ روم کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا۔ عمران کی پر تجسس نظریں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں کہ اچانک وہ بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ دروازے پر سر سلطان کھڑے نظر آئے۔ ان کے پیچھے سلیمان تھا۔

"آپ۔ آپ اور یہاں۔ اس وقت"...... عمران کے منہ سے بھی بوکھلائی ہوئی آواز نکلی۔

"السلام علیکم۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے بغیر اطلاع دیئے آنا پڑا۔ لیکن یہ مجبوری تھی"...... سر سلطان نے اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ لیکن آپ مجھے کال کر لیتے۔ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ آپ نے یقیناً ناشتہ نہیں کیا ہوگا۔ سلیمان، سلیمان، جلدی سے سر سلطان کے لئے ناشتہ تیار کرو۔ جلدی"۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ ناشتے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے فوری واپس جانا ہے تم خدمت کرو۔ پھر کسی روز آکر باقاعدہ ناشتہ کر لوں گا"...... سر سلطان نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ چائے تو لے آؤ"...... عمران نے کہا۔ سر سلطان کی سنجیدگی دیکھ کر عمران کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی ایسی خاص بات ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سر سلطان کو اتنے سویرے یہاں آنا پڑا اور پھر وہ باقاعدہ دفتر کے لباس میں بھی نہیں تھے۔

"سنو عمران۔ صدر مملکت بھی میرے ساتھ یہاں آنا چاہتے تھے لیکن میں نے بڑی مشکل سے انہیں روکا ہے کیونکہ ان کی یہاں آمد سے وہ راز جو ہم رکھنا چاہتے تھے وہ ختم ہو جاتا"...... سر سلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر پہلے سے زیادہ سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی۔ ظاہر ہے صدر مملکت کا یہاں اس کے فلیٹ پر آنا اور راز۔ یہ باتیں بتا رہی تھیں کہ معاملات اس کی توقع اور امید سے بھی زیادہ سنجیدہ ہیں۔

"کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں چائے کی پیالی اور ایک پلیٹ میں بسکٹ رکھے ہوئے تھے۔ اس نے بسکٹ کی پلیٹ اور چائے کی پیالی سر سلطان کے سامنے رکھ دی اور میز پر موجود ناشتے کے برتن ٹرے میں رکھ کر وہ مڑ گیا۔

"سلیمان۔ تم ایسا کرو کہ دروازے پر ہی رک جاؤ تاکہ کوئی اچانک نہ آجائے"...... سر سلطان نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی بڑے صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پراسرار بن رہے ہیں"...... عمران

نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔
"حالات ہی ایسے ہیں"۔۔۔ سر سلطان نے چائے کی پیالی اٹھا کر چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر پیالی کو واپس پرچ میں رکھ دیا۔
"تمہیں معلوم ہے عمران بیٹے کہ وادی مشکبار میں کافرستانی فوج کے خلاف آزادی کی انتہائی خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے اور یہ جنگ مشکباری لڑ رہے ہیں وہ مقبوضہ وادی کو کافرستانی قبضے سے آزاد کرا کر وہاں اقوام متحدہ کے تحت استصواب رائے کرانا چاہتے ہیں تاکہ وادی مشکبار کے باشندے آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں کہ انہوں نے اپنا مستقبل کافرستان کے ساتھ یا پاکیشیا کے ساتھ منسلک کرنا ہے۔ بین الاقوامی مجبوریوں کی وجہ سے پاکیشیا کھل کر اس جنگ میں مشکباریوں کی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے باوجود پاکیشیا جس قدر ممکن ہو سکتا ہے ان کی پشت پر کھڑا ہے اور جو امداد وہ کر سکتا ہے وہ کر رہا ہے حتیٰ کہ پاکیشیا کے بے شمار نوجوان بھی مشکباریوں کے ساتھ مل کر کافرستانیوں کے ساتھ آزادی کی یہ جنگ لڑ رہے ہیں"۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"مجھے اس بات میں ایک لفظ پر اعتراض ہے سر سلطان۔ یہ جنگ نہیں بلکہ جہاد ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"تمہاری بات درست ہے چونکہ مجھے بحیثیت سیکرٹری خارجہ مسلسل اس معاملے پر بین الاقوامی سطح پر بات چیت کرنی پڑتی ہے اس لئے میں لفظ جنگ ادا کرنے کا عادی ہو گیا ہوں۔ بہرحال یہ جہاد

جا رہا ہے اور مشکباریوں کی کئی تنظیمیں اپنے اپنے طور پر اور مل کر کافرستانی ناجائز قبضے اور فوج کے خلاف لڑ رہی ہیں اور الحمد اللہ انہیں نمایاں کامیابیاں بھی حاصل ہو رہی ہیں جن کا اعتراف اب بین الاقوامی سطح پر بھی ہونے لگا ہے۔ اس جنگ۔ اوہ سوری۔ جہاد میں اسی غرض سے اور منظم اور پلاننگ کے تحت کارروائیاں کرنے کی وجہ سے خفیہ طور پر ایک ایسی تنظیم موجود ہے جس کا نام تو آل مشکبار کمیونیکیشن گروپ ہے لیکن کوڈ میں اسے چکاری گروپ کہا جاتا ہے۔ اس گروپ کا لیڈر ایک مشکباری لیڈر صادق چکاری ہے۔ صادق چکاری کافرستانی فوج میں طویل عرصے تک کرنل کے عہدے پر فائز رہا ہے اور اس کی ڈیوٹی مسلسل ایسے عہدوں پر رہی ہے کہ وہ کافرستانی فوج کے تقریباً ہر بڑے قابل ذکر فوجی افسر سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مقبوضہ وادی مشکبار میں کافرستان کی تقریباً تمام فوجی چھاؤنیوں میں بھی تعینات رہا ہے۔ جب مشکباری جہاد کا آغاز ہوا تو صادق چکاری نے کافرستانی فوج کی سروس چھوڑ دی اور مجاہدوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ وہ حد درجہ ذہین اور جنگی منصوبوں کی تیاری کا ماہر ہے۔ جب وہ کافرستانی فوج میں تھا تب اسے کافرستانی فوج کے اعلیٰ حکام سپر مائنڈ کہا کرتے تھے۔ اس نے وادی کا ایک ایک چپہ دیکھا ہوا ہے اور اسے کافرستانی چھاؤنیوں، اس کی فوج کی فوجی استعداد، ان کے کام کرنے کے طریقے۔ ان کے راستے اور ان کے منصوبوں سے پوری طرح واقفیت ہے۔ اس لئے کافرستانی فوج کو چھوڑ کر جب وہ

مجاہدوں سے آملا تو اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور پھر اس نے کافرستانی فوجوں کو شکست دینے اور تباہ کرنے کے ایسے ایسے اچھوتے اور قابل عمل منصوبے تیار کئے کہ کافرستانی فوج کو مجاہدوں کے ہاتھوں پے در پے شکستیں ہونے لگیں۔ کافرستانی فوج کے اعلیٰ حکام کو بھی علم ہو گیا کہ ایسا صرف صادق چکاری کی وجہ سے ہو رہا ہے چنانچہ وہ اس کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ اس پر بے شمار قاتلانہ حملے ہوئے۔ اس کے خلاف مخبری بھی ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ہر موقع پر بچا لیا۔ اس کے بعد پاکیشیا کی کوشش سے وادی مشکبار میں جہاد کرنے والی تمام تنظیموں کا ایک ورکنگ کیو نیکیشن گروپ قائم ہو گیا اور صادق چکاری کو اس کا سربراہ بنا دیا گیا۔ صادق چکاری نے اس عہدے پر کام کرتے ہوئے اپنی ذہانت کا مزید مظاہرہ کیا اور ایسے ایسے منصوبے تیار کئے کہ وادی مشکبار میں کافرستانی فوجوں کو چھپنے کی جگہ نہ مل رہی تھی اور کافرستان کو مجبوراً وادی میں مزید فوج لے آنا پڑی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے خلاف مجاہدوں کی منصوبہ بندی مسلسل کامیاب ہوتی رہی۔ اس گروپ کا کوڈ نام چکاری رکھ دیا گیا اور اس کا کام ہی منصوبہ بندی تھا۔ اس گروپ نے اپنا ہیڈ کوارٹر گامرگ اور خاپاری کے درمیان واقع انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے کے ایک چھوٹے سے پہاڑی گاؤں مارگا میں بنایا ہوا ہے۔ اس گاؤں کی تمام آبادی مسلمان ہے اور یہ لوگ پہاڑوں پر لکڑی کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ اس گاؤں میں ایک قدرتی پہاڑی کریک کی وجہ سے بڑے بڑے دو تہہ خانے قدرتی

موجود تھے جن میں ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا۔ اس گاؤں کے تمام ... رہنے والے قبیلوں کو ایک ایک دو دو کر کے وہاں سے لے جا کر ... جگہ بسا دیا گیا اس طرح پورا گاؤں صادق چکاری کے گروپ کے ... کا ہو گیا۔ وہاں خفیہ طور پر انتہائی جدید اسلحہ بھی سٹور کر لیا ... اس گاؤں کی پوزیشن ایسی ہے کہ اس کے چاروں طرف بلند و بالا ... چوٹیاں ہیں۔ گو یہ پورا پہاڑی سلسلہ جنگلات سے بھرا ہوا ہے ... اس گاؤں کے چاروں طرف کا پہاڑی علاقہ بغیر جنگلات کے ہے۔ ... طور پر اس جگہ پر بارش نہیں ہوتی۔ شاید ہواؤں کا رخ اس قسم ... ہے۔ بہرحال یہ پہاڑیاں ہر قسم کے درختوں حتیٰ کہ جھاڑیوں سے ... خالی ہیں اور پھر یہ پہاڑیاں سیدھی اور سپاٹ ہیں۔ ان پر نہ اوپر ... جا سکتا ہے اور نہ نیچے اترا جا سکتا ہے۔ گاؤں میں جانے کے لئے ... تنگ سا درہ ہے جسے مارگا درہ کہا جاتا ہے۔ اس درے سے گزرے ... گاؤں تک کسی صورت بھی نہیں پہنچا جا سکتا۔ گاؤں چھوٹا سا ہے ... اس میں لکڑی کے بنے ہوئے صرف سات آٹھ سو گھر ہیں۔ اس گاؤں کی ... صرف تین ہزار افراد پر مشتمل ہے جن میں سے دو ہزار مرد ہیں ... عورتیں بچے اور بوڑھے ہیں لیکن یہ دو ہزار افراد حتیٰ کہ عورتیں ... بوڑھے بھی مکمل طور پر فوجی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ لیکن بظاہر ... کام ارد گرد کے جنگلوں میں لکڑی کاٹنا ہے اور وہ ان لکڑیوں کی ہی ... ت کرتے ہیں۔ یہ سب انتظامات اس لئے کئے گئے تھے تاکہ ... ستانی فوج صادق چکاری اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہ کر سکے۔

ایک ایسا خصوصی ٹرانسمیٹر وہاں موجود ہے جس کی کال کسی طور پر پکڑی
نہ کی جا سکتی تھی۔ اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے صادق چکاری کا پوری وادی
میں جہاد کرنے والی تنظیموں اور گروپوں سے مسلسل رابطہ رہتا تھا
اور وہ انہیں منصوبے بنا بنا کر کافرستانی فوج کے خلاف لڑاتا رہتا تھا۔
کافرستانی ایجنسیاں مسلسل صادق چکاری اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو
تلاش کرتی رہتی تھیں لیکن آج تک انہیں اس کا پتہ معلوم نہ ہو سکا اور
جہاد کا کام انتہائی کامیابی سے آگے بڑھ رہا تھا اور اس وقت صورتحال
ایسی ہے کہ اگر یہ جدوجہد مزید تھوڑا عرصہ اور جاری رہی تو کافرستان
کو اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے مقبوضہ وادی سے اپنی فوجیں ہٹالینا
پڑیں گی۔ اس سلسلے میں صادق چکاری نے بہت سوچ سمجھ کر ایک
ماسٹر پلان تیار کیا ہوا ہے جس کی تفصیلات تمام تنظیموں کو معلوم
ہیں اور وہ اس ماسٹر پلان پر عمل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔
اس ماسٹر پلان پر اگر کامیابی سے عمل ہو جائے تو وادی انشاء اللہ آزاد
ہو جائے گی لیکن اس ماسٹر پلان پر عمل کرنے کے لئے ابھی بہت سے
ابتدائی کام باقی ہیں جن میں چھ ماہ بھی لگ سکتے ہیں اور سال بھی۔
لیکن اچانک نجانے کس طرح مخبری ہو گئی اور کافرستانی فوج اور
ایجنسیوں نے اس گاؤں پر چڑھائی کر دی۔ صادق چکاری گروپ کو بھی
اس کا علم ہو گیا۔ انہوں نے مورچے سنبھال لئے اور اب گذشتہ تین
دنوں سے وہاں خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ ان پہاڑیوں کو چاروں
طرف سے فوج نے اس طرح گھیرے میں لے لیا ہے کہ وہاں سے کوئی

آدمی نہ اندر جا سکتا ہے اور نہ باہر آ سکتا ہے۔ صادق چکاری نے
اپنے آدمیوں کے لئے ایک خفیہ راستہ تیار کر رکھا تھا لیکن نجانے
قدرت کو کیا منظور ہے کہ اس حملہ سے چند منٹ پہلے اس علاقے میں
زبردست زلزلہ آیا اور وہ راستہ مکمل طور پر بند ہو گیا۔ اس طرح اب
وہاں سے بھی وہ فرار نہیں ہو سکتے۔ اب سوائے اس کے کہ وہ سب
شہید ہو جائیں اور کوئی صورت نہیں ہے۔ باقی تنظیموں نے صادق
چکاری کو وہاں سے نکالنے کے لئے اپنے بہترین آدمی بھیجے لیکن وہ سب
شہید ہو گئے۔ اب صادق چکاری کی کال آئی ہے کہ اس کے پاس صرف
تین روز کا اسلحہ باقی رہ گیا ہے اور اس کے آدھے سے زیادہ آدمی شہید ہو
چکے ہیں اس لئے اگر تین روز کے اندر اندر وہ وہاں سے نکل نہ سکا تو پھر
آخری حربے کے طور پر وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے گا۔ اس طرح
وہ خود بھی اور اس کے ساتھی بھی شہید ہو جائیں گے۔ اس اطلاع کے
بعد صدر مملکت نے فوجی ماہرین کی میٹنگ کال کی اور اس سلسلے میں
بے حد مغزماری کی گئی کہ آخر کس طرح صادق چکاری کو وہاں سے نکالا
جائے لیکن باوجود بے حد سوچ بچار کے نجات کی کوئی راہ نظر نہیں آئی
ساتھ ہی یہ اطلاعات ملی ہیں کہ حکومت کافرستان نے وہاں کافرستانی فوج
کی مدد کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس، ملٹری انٹیلی جنس اور دوسری
ملٹری ایجنسیاں بھی تعینات کر دی ہیں کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کو وہاں سے نکالنے کے لئے وہاں
پہنچ جائے۔ چنانچہ آخر کار یہ فیصلہ کیا گیا کہ سیکرٹ سروس کے چیف

جناب ایکسٹو کو درخواست کی جائے کہ وہ صادق چکاری کو وہاں سے نکالنے کے مشن پر کام کرے تاکہ وادی مشکبار میں ہونے والی جدوجہد کو اس موقع پر سبوتاژ ہونے سے بچالیا جائے۔ صدر مملکت اس معاملے میں اس قدر بے چین تھے کہ وہ خود میرے ساتھ یہاں تمہارے فلیٹ پر آنے کے لئے تیار تھے لیکن میں نے کافرستانی ایجنسیوں کی مخبری کی بات کر کے انہیں روک دیا ہے اور میں خود اس وقت یہاں اس لئے آیا ہوں کہ لامحالہ کافرستانی حکومت نے یہاں بھی اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا ہو گا تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کرے گی یا نہیں اور اگر کرے گی تو اس کی نگرانی کی جا سکے۔ چونکہ سب کو معلوم ہے کہ چیف ایکسٹو سے رابطہ میرے اور تمہارے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ میری کوٹھی کی بھی نگرانی ہو رہی ہو۔ میرے آفس میں بھی انہوں نے کوئی چکر چلا رکھا ہو اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے فلیٹ کی بھی نگرانی ہو رہی ہو اور میرا یا تمہارا فون بھی ٹیپ کیا جا رہا ہو۔ اس لئے مجبوراً مجھے صبح صبح اس انداز میں بغیر اطلاع کے یہاں آنا پڑا ہے" سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر سلطان۔ جب گاؤں پہاڑیوں کے درمیان ہے اور ارد گرد پہاڑیوں پر کافرستانی فوج کا قبضہ ہے اور پھر ان کے پاس ایئر فورس بھی ہے تو کیا وہ گاؤں پر میزائل مار کر اسے تباہ نہیں کر سکتے۔ کیا وہ ہزاروں کی تعداد میں چھاتہ بردار نہیں اتار سکتے۔ وہ کیوں رکے ہوئے

... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس جہاد کے لئے ماسٹر پلان تیار ہوا ہے اور یہ ماسٹر پلان صادق چکاری کا تیار کردہ ہے۔ اس لئے ان کی حتی الوسع کوشش ہے کہ وہ صادق چکاری کو زندہ گرفتار کر لیں تاکہ اس سے وہ ماسٹر پلان حاصل کیا جا سکے۔ صرف صادق چکاری کو ہلاک کرنا مقصود ہوتا تو وہ یہ کام اب تک کر لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گاؤں پر بمباری نہیں کر رہے۔ جہاں تک چھاتہ برداروں کے وہاں اتارنے کا تعلق ہے تو یہ کام اس لئے ممکن نہیں ہے کہ چھاتہ برداروں کی چاہے جتنی بھی تعداد ہو، وہاں ایسا اسلحہ موجود ہے کہ انہیں فضا میں ہی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ بے ہوش کر دینے والی گیس انہوں نے وہاں بے تحاشہ فائر کی ہے لیکن چونکہ صادق چکاری نے اس سلسلے میں پہلے سے انتظامات کر رکھے تھے اس لئے ان کی یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے اب یہی پالیسی بنائی ہے کہ صرف دباؤ بڑھایا جائے۔ آخر اب تک اسلحہ کام دے گا۔ پھر جیسے ہی اسلحہ ختم ہو گا وہ گاؤں پر قبضہ کر کے صادق چکاری کو گرفتار کر لیں گے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"لیکن انہیں یہ بھی تو معلوم ہو گا کہ صادق چکاری اور اس کے گروپ کے آدمی زندہ کافرستانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے موت کو گلے لگانا زیادہ بہتر سمجھیں گے۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہ ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے اور وہاں سے انہیں بہرحال ماسٹر پلان کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ شواہد مل جائیں گے۔ اگر شواہد نہیں

ملے تو ایسے کلیو مل جائیں گے کہ وہ کسی اور تنظیم کے ہیڈ کوارٹر یا اس کے لیڈر کو ٹریس کر کے اس سے یہ ماسٹر پلان حاصل کر لیں جبکہ پاکیشیا اور پوری وادی مشکبار کی تنظیموں کی خواہش ہے کہ صادق چکاری زندہ رہے کیونکہ اس کی زندگی میں ماسٹر پلان کو زیادہ اچھے طریقے سے کامیاب بنایا جا سکتا ہے"..... سر سلطان نے کہا۔

"تو اب مشن یہ ہے کہ اس صادق چکاری کو وہاں سے زندہ نکالا جائے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کی زندگی چاہتے ہیں۔ لیکن وقت بے حد کم ہے صرف تین روز"..... سر سلطان نے جواب دیا۔

"کیا میرا صادق چکاری سے رابطہ ہو سکتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ٹرانسمیٹر کام کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی نشریات کیچ کر لی جاتی ہوں لیکن بہرحال وہ کام کر رہا ہے"..... سر سلطان نے کہا۔

"اس علاقے کی گائیڈنس کے لئے فوری طور پر کوئی آدمی مل سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا انتظام پہلے سے کر لیا گیا ہے۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آزاد وادی مشکبار میں پہنچانے کے لئے فوجی ہیلی کاپٹر استعمال کیا جائے گا۔ جو تمہیں سرحد کے قریب ایک علاقے ماجوگ

پہنچا دے گا۔ ماجوگ میں وادی میں کام کرنے والی ایک انتہائی باخبر اور باوسائل تنظیم کے آدمی تم سے ملیں گے اور تم جس طرح کہو گے وہ ویسے ہی کریں گے۔ آگے تمہارا اپنا کام ہوگا"..... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو انہیں پہلے سے اطلاع مل جائے گی۔ آپ مجھے کوئی ایک ایسا آدمی دے دیں جو اس سارے علاقے سے اچھی طرح واقف ہو اور وہاں کافرستانی فوج کی نقل و حرکت سے بھی کسی حد تک واقف ہو۔ اگر ایسا فوری طور پر ہو سکتا ہے تو ٹھیک۔ ورنہ میں خود ہی اس کا انتظام کر لوں گا۔ مجھے پوری طرح احساس ہو گیا ہے کہ یہ معاملہ بے حد سنجیدہ ہے۔ وادی مشکبار میں اب تک ہونے والی تمام کارروائیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ اب تک ہزاروں لاکھوں مشکباریوں نے آزادی کے لئے جانیں قربان کی ہیں یہ سب ہی رائیگاں چلی جائیں گی بلکہ شاید پورے مشکبار میں کام کرنے والی تمام تنظیمیں ختم ہو جائیں یہ مشکبار کی قسمت کے فیصلے کا وقت ہے۔ اگر یہ واقعی ضائع ہو گیا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس تو اس وقت ایسا کوئی آدمی نہیں ہے لیکن اگر تم کہو تو کسی سے بات کی جا سکتی ہے"..... سر سلطان نے کہا۔

"آپ مجھے اس علاقے کا نقشہ۔ صادق چکاری کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی اور جس تنظیم کے پاس آپ ہمیں پہنچانا چاہتے تھے ان کی ٹرانسمیٹر

فریکونسی وغیرہ دے دیں۔ اس کے بعد باقی کام میں خود ہی کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ میں ساتھ ہی لے آیا ہوں"۔۔۔۔ سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ کھول کر اس میں موجود تینوں کاغذات باہر نکالے اور انہیں دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ ابتدا کے لئے کافی ہے۔ آپ صدر صاحب کو کہہ دیں کہ چیف ایکسٹو نے اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن یہ کام وہ اپنے طریقے سے کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران بیٹے۔ بظاہر تو یہ مشن ناممکن لگتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ صادق چکاری کو بچاتے بچاتے ہم کسی اور سانحہ سے دوچار ہو جائیں"۔ سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو آپ اس بات پر زور دے رہے تھے کہ مشن پر کام کیا جائے۔ اب آپ کو فکر لاحق ہو گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ ٹھیک ہے لیکن تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی زندگیاں بہرحال پاکیشیا اور اس کے کروڑوں عوام کے لئے بھی انتہائی قیمتی ہیں"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم سرخرو واپس لوٹیں گے"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ خدا

حافظ"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ عمران ان کی کیفیت کو سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔

"سلیمان"۔۔۔۔ عمران نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"۔۔۔۔ دوسرے لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے فوری طور پر وادی مشکبار جانا ہے۔ انتہائی اہم ترین مشن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے واپسی میں کچھ دن لگ جائیں۔ اس لئے اگر تم چاہو تو کوٹھی چلے جانا یا اپنے گاؤں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے گا صاحب۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں۔ میں یہیں رہوں گا"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ انتہائی اہم مشن سامنے آگیا ہے۔ میں دانش منزل آرہا ہوں۔ تم جولیا کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر کو کہہ دے کہ وہ تیار ہو کر میٹنگ روم میں پہنچ جائیں۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہوگا۔ اس لئے انہیں کہہ دینا کہ وہ مشن کے لئے تیار ہو کر آئیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا جولیا کو بھی آپ ساتھ لے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ صرف تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر میرے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے وادی مشکبار پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ ہال میں اس وقت شاگل، مادام ریکھا۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل داس کے ساتھ ساتھ دو اور کرنل بھی موجود تھے جو یونیفارم میں تھے اور ان کے کاندھوں پر موجود سٹارز سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کا رینک کرنل کا ہے لیکن شاگل ان سے ذاتی طور پر واقف نہ تھا۔ شاگل کو اچانک صدر کی طرف سے کال کر کے اس میٹنگ میں شامل ہونے کا حکم دیا گیا تھا اور شاگل ابھی چند لمحے پہلے ہی پہنچا تھا جبکہ باقی سب لوگ اس سے پہلے یہاں موجود تھے چونکہ وہ سب خاموش اور انتہائی سنجیدہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے شاگل بھی خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میٹنگ روم کا اندرونی دروازہ کھلا اور صدر مملکت اور ان کے پیچھے کافرستان کے وزیراعظم اندر داخل ہوئے اور شاگل اور اس کے ساتھ موجود سب افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ پھر دونوں فوجی

کرنلوں کے ساتھ ساتھ سادہ لباس میں ملبوس کرنل داس تینوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کئے جبکہ شاگل اور مادام ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"..... صدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور وہ سب دوبارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر اور وزیراعظم بھی اپنی اپنی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"یہ انتہائی اہم میٹنگ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کافرستانی مقبوضہ وادی مشکبار میں آزادی کی تحریک چل رہی ہے اور مشکباری پاکیشیا کی درپردہ امداد سے وہاں کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں اور کافرستانی فوج باوجود کوشش کے اس تحریک کو کنٹرول نہیں کر پا رہی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے یہ تحریک زیادہ تیز اور فعال ہوتی جا رہی ہے۔ اور انہیں زیادہ کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اگر یہی صورتحال رہی تو جلد ہی کافرستان کو وہاں سے فوج نکالنی پڑے گی اور اس تحریک کی وجہ سے اب بین الاقوامی سطح پر کافرستان کے خلاف دباؤ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہم اس بات پر بے حد حیران تھے کہ غیر تربیت یافتہ مشکباری تربیت یافتہ کافرستانی فوج کے خلاف مسلسل اور واضح کامیابیاں کیسے حاصل کر رہے ہیں لیکن پھر ہمیں اصل راز کا علم ہو گیا۔ کافرستانی فوج میں کام کرنے والا ایک مشکباری کرنل جس کا نام صادق چکاری ہے اچانک فوج سے فرار ہو گیا تھا اور پھر اس کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ یہ صادق چکاری خصوصی

منصوبہ بندی کا ماہر ہے۔ جب یہ کافرستانی فوج میں تھا تب بھی اسے ماسٹر مائنڈ کہا جاتا تھا۔ ان کامیابیوں کے پیچھے صادق چکاری کا ہاتھ تھا۔ وادی مشکبار میں کام کرنے والی تمام تنظیموں نے مل کر ایک ورکنگ گروپ بنایا ہوا ہے جسے یہ لوگ چکاری گروپ کہتے ہیں۔ اس کا سربراہ صادق چکاری تھا اور ان تنظیموں کی ساری منصوبہ بندی وہی کرتا تھا اور اس کی منصوبہ بندی کی وجہ سے مشکباریوں کو مسلسل اور پے در پے کامیابیاں حاصل ہو رہی تھیں اور کافرستانی فوج کو ہر جگہ مشکلات، رکاوٹوں اور پسپائی کا سامنا تھا۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ صادق چکاری نے وادی میں کسی جگہ اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور وہ وہیں بیٹھ کر تمام تنظیموں کے سربراہوں سے رابطہ رکھتا ہے اور انہیں ہدایات دیتا رہتا ہے۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ اس نے کافرستانی فوج کے خلاف کوئی ماسٹر پلان تیار کر لیا ہے اس ماسٹر پلان پر اگر کامیابی سے عملدرآمد ہو گیا تو کافرستان کو ہر صورت میں وادی مشکبار کو چھوڑنا پڑے گا۔ ان تمام اطلاعات کے بعد صادق چکاری کی تلاش انتہائی شد و مد سے شروع کر دی گئی۔ ملٹری انٹیلی جنس نے پوری وادی میں اپنے مخبر چھوڑ دیئے۔ مشکباری تنظیموں میں بھی کوشش کر کے چند افراد خرید لئے گئے لیکن اس ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ پھر اچانک کافرستان کی قسمت نے یاوری کی اور ایک مخبر نے صادق چکاری کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیا۔ یہ ہیڈ کوارٹر گامرگ اور خاپاری کے درمیان واقع پہاڑی سلسلے کے ایک گاؤں مارگا میں بنا ہوا ہے۔ اس علاقے کا

محل وقوع عجیب سا ہے۔ اس گاؤں کے گرد اونچی پہاڑیاں ہیں جن
جنگلات نہیں ہیں اور پہاڑیاں بھی سیدھی اور سپاٹ ہیں۔ اس گاؤں
تک جانے کے لئے ایک تنگ سا درہ ہے جس کا نام درہ مارگا ہے
گاؤں سات آٹھ سو مکانوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ کافرستانی فوج نے
اس علاقے کو گھیر لیا لیکن گاؤں کے لوگوں نے مزاحمت شروع کر دی
اور وہاں سے جوابی طور پر انتہائی جدید ترین اسلحہ استعمال کیا جا رہا ہے
لیکن کافرستانی فوج نے اس پورے علاقے کو مکمل طور پر گھیرے میں
لے رکھا ہے حتیٰ کہ پہاڑی چٹانوں پر بھی فوجیوں نے کنٹرول سنبھال
لیا ہے۔ صادق چکاری کی مزاحمت کو ختم کرنے کے لئے بے دریغ اسلحہ
استعمال کیا گیا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس بھی بے حد و حساب
انداز میں فائر کی گئی لیکن اس مزاحمت کو ختم نہیں کیا جا سکا۔ ہمارے
مواصلاتی ماہروں نے اس کے خفیہ ٹرانسمیٹر کو بھی کیچ کر لیا۔ اس
طرح اس کی ہونے والی بات چیت بھی سامنے آنے لگ گئی اور اس
کے ذریعے یہ اطلاع ملی کہ مارگا گاؤں میں موجود تمام افراد صادق چکاری
کے گروپ کے آدمی ہیں اور ان کے پاس ہر قسم کا اسلحہ اور تمام
انتظامات موجود ہیں۔ لیکن اب یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کے پاس صرف
تین روز کا اسلحہ باقی رہ گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ اطلاع بھی
ملی ہے کہ مشنباری تنظیموں نے اس سلسلے میں پاکیشیا سے امداد
درخواست کی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو صادق چکاری کو بچانے
کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس اطلاع کی وجہ سے یہ ہنگامی میٹنگ

...لی ہے ..... صدر مملکت نے پوری تفصیل سے بات کرتے
...کیا۔

جناب۔ اس گاؤں پر بمباری کر کے اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا"۔
...یاہا نے سب سے پہلے کہا۔

کیا جا سکتا ہے اور انتہائی آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم اس
...چکاری کو ہر صورت میں زندہ پکڑنا چاہتے ہیں تاکہ اس سے وہ
...پلان حاصل کیا جا سکے۔ اگر صادق چکاری کو ہلاک کر دیا گیا یا اس
...ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا تو پھر یہ ماسٹر پلان ہمیں نہ مل سکے گا۔ اس لئے ہم
...قدم نہیں اٹھا رہے ..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن جناب صدر۔ اگر یہ لوگ بے بس ہو گئے تو پھر یہ خودکشی
...سکتے ہیں اور خود ہی اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کر سکتے ہیں ..... شاگل
...کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ یہ خدشہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ
صادق چکاری بچ نکلنے کو بہرحال ترجیح دے گا کیونکہ اس کی جو ہسٹری
...ہمیں ملی ہے اس کے مطابق وہ انتہائی ذہین، چالاک اور عیار
...ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی منصوبہ بندی کر کے وہاں سے نکلنے کی
...کرے گا۔ گو اس نے ٹرانسمیٹر پر یہ دھمکی دی ہے کہ اگر اسلحہ
...گیا تو وہ کافرستانیوں کے ہاتھ لگنے سے جان دینا زیادہ پسند کرے
...ماہرین کا خیال ہے کہ یہ اس کی طرف سے دھمکی ہے۔
...معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی گئی ہے۔

اس لئے اس نے یہ دھمکی دی ہے"...... صدر نے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ اس دھمکی سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے
ظاہر ہے اسے اب باہر سے مزید اسلحہ نہیں مل سکتا اور نہ ہی کوئی مدد
مل سکتی ہے"...... اس بار کرنل داس نے کہا۔

"جو کچھ بھی اس کے ذہن میں ہے۔ ہم بہرحال اسے زندہ پکڑنا
چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کسی بھی صورت میں وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ اگر
وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو پھر ان کا شیطانی ذہن لامحالہ صادق چکاری کو
بچالے جانے کا کوئی نہ کوئی منصوبہ سوچ لے گا۔ آپ لوگ ان دونوں
پوائنٹس کو ذہن میں رکھ کر تجاویز پیش کریں۔ یہ کافرستان کے
مستقبل کا سوال ہے اس لئے جو کچھ بھی کیا جائے خوب سوچ سمجھ کر
کیا جائے"...... صدر نے کہا تو کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان لوگوں کے اسلحہ ختم ہونے کا
انتظار نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہاں چھاتہ بردار فوج اتار دی جائے"
کرنل داس نے کھڑے ہو کر کہا۔

"آپ سب حضرات بیٹھے بیٹھے بات کر سکتے ہیں۔ کھڑے ہونے کی
ضرورت نہیں ہے۔ چھاتہ بردار فوج وہاں اتارنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا
لیکن ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ ان کے پاس ایسا حساس اسلحہ ہے جو
سینکڑوں چھاتہ برداروں کو وہ فضا میں ہی ہلاک کر سکتے ہیں اور ہم اتنا
بڑا رسک نہیں لے سکتے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ اگر اس شخص صادق چکاری
نے خودکشی کر لی تو پھر ہمارا سارا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ اس لئے
سب سے پہلے تو ہمیں یہ بات یقینی بنانی ہے کہ اسے زندہ گرفتار کیا
جائے۔ اس کے لئے میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کہ ہم اس گاؤں کا
محاصرہ ہٹا لیں۔ لازمی بات ہے کہ یہ لوگ وہاں سے نکلنے کی کوشش
کریں گے پھر انہیں ایک ایک کر کے پکڑ لیا جائے۔ اس طرح صادق
چکاری کو زندہ گرفتار کیا جا سکتا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح اس کے فرار ہونے کے چانس بڑھ جائیں گے
اور اگر اس بار وہ فرار ہو گیا تو پھر کسی صورت ہاتھ نہیں آئے گا۔ فرار
ہونے سے بہتر ہے کہ اسے ہلاک کر دیا جائے تاکہ اس کا ذہن آئندہ
تباہ کاریوں کے کام نہ آسکے"...... اس بار صدر سے پہلے وزیراعظم نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اگر انہوں نے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی امداد
کے لئے کال کیا ہے تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہمارے آدمی پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے روپ میں جا کر اس سے ملیں اور اسے گرفتار کر
لیں"...... ایک فوجی کرنل نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ انہوں نے لازماً آپس میں
کوڈ طے کئے ہوئے ہوں گے بلکہ اس طرح تو ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس
کو ان کی امداد کرنے کا راستہ خود دے دیں گے"...... صدر نے یہ تجویز
مسترد کرتے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ پہاڑی میں سرنگ لگا کر ہمارے آدمی اندر داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا سکتے ہیں"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"ان کے پاس انتہائی جدید گیس ماسک موجود ہیں"۔۔۔ وزیراعظم نے جواب دیا تو سب خاموش ہو گئے۔

"کوئی اور تجویز"۔۔۔ صدر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا لیکن سب خاموش بیٹھے رہے۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آ رہا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان کی مدد کی تو وہ انہیں زندہ باہر نکالنے کے لئے کچھ کارروائی کریں گے۔ اگر ہم ایسی کارروائی سوچ لیں تو پھر ہمیں بھی انہیں زندہ گرفتار کرنے کی کوئی تجویز مل جائے گی"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب شاگل بتا سکتے ہیں۔ یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہیں"۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

"ہاں شاگل صاحب۔ آپ بتائیں۔ اگر یہی صورتحال پاکیشیا میں ہو اور آپ کو انہیں زندہ باہر نکالنے کا مشن دیا جائے تو آپ کیا کرتے"۔ صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میرے خیال کے مطابق جو کچھ آپ چاہتے ہیں ایسا موجودہ حالات میں ناممکن ہے۔ یہ مشکباری ہمارے ہاتھ زندہ آنے کی بجائے موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے جیسے ہی انہیں یہ یقین ہو جائے گا کہ وہ اب زندہ ہاتھ آ جائیں گے وہ اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ

۔۔۔ اپنے سب آدمیوں کو ہلاک کر کے خود بھی خودکشی کر لیں ۔۔۔ نے بہتر یہی ہے کہ انہیں فوری طور پر بمباری کے ذریعے ۔۔۔ دیا جائے۔ جہاں تک ماسٹر پلان کے حصول کا تعلق ہے تو یہ ۔۔۔ تنظیم کے لیڈر کو پکڑ کر اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کم از ۔۔۔ آئندہ کے لئے تو اس صادق چکاری کی منصوبہ بندی سے ۔۔۔ محفوظ ہو جائے گا"۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

"۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو یہ مشن سونپا جائے تو یہ مشن ۔۔۔ ناممکن ہو گا"۔۔۔ صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ناممکن کوئی چیز نہیں ہوا کرتی جناب صدر۔ نتیجہ ہمیشہ حالات ۔۔۔ کے مطابق نکلتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے پاکیشیا سیکرٹ ۔۔۔ وہاں پہنچ کر کافرستانی فوجیوں میں سے اپنے قد و قامت کے آدمی ۔۔۔ ان کا روپ دھارے گی اور اس کے بعد یہ لوگ صادق چکاری ۔۔۔ رابطہ کر کے اسے کہیں گے کہ وہ انہیں گرفتاری دے دے۔ ۔۔۔ چکاری کو بھی علم ہو گا کہ وہ اصل کافرستانی فوج کو گرفتاری ۔۔۔ رہا۔ اس لئے وہ بھی آمادہ ہو جائے گا جبکہ یہ لوگ یا تو ۔۔۔ تانی فوج کو چکر دے دیں گے کہ انہیں یہ احکامات صدر صاحب یا ۔۔۔ اعظم صاحب کی طرف سے ملے ہیں اور انہوں نے انہیں زندہ ۔۔۔ کے صدر صاحب یا وزیراعظم صاحب کے سامنے پیش کرنا ۔۔۔ طرح وہ فوجی ہیلی کاپٹر میں انہیں بٹھا کر وہاں سے نکل جائیں ۔۔۔ کے بعد آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہو گا"۔۔۔ شاگل نے

کہا تو صدر اور وزیراعظم دونوں کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھ
آئے۔ مادام ریکھا اور کرنل داس بھی حیرت بھرے انداز میں شاگل کو
دیکھ رہے تھے کیونکہ شاگل نے جو تجویز پیش کی تھی وہ واقعی انتہائی
ذہانت آمیز اور قابل عمل تھی۔ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس اندا
میں انہیں وہاں سے زندہ نکال لے جانے میں کامیاب ہو سکتی تھی۔

" ویری گڈ مسٹر شاگل۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے یہ بات
کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسا ہی کرے گی
ہمیں ان کے سابقہ مشنز کی رپورٹس معلوم ہیں۔ یہ لوگ واقعی ا
انداز میں کام کرتے ہیں"...... صدر نے تعریف کرتے ہوئے کہا او
شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" واقعی جناب شاگل نے حیرت انگیز طور پر درست منصوبہ بنا
ہے۔ میرے خیال کے مطابق جناب صدر ہمیں واقعی مسٹر شاگل ک
پہلی تجویز پر عمل کرنا چاہئے اور اس صادق چکاری اور اس کے ساتھیو
کو زندہ پکڑنے کی بجائے انہیں ہلاک کر دینا چاہئے۔ ماسٹر پلان کو
بعد میں بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے اور پھر ماسٹر پلان فوری طور پر عم
میں بھی نہیں لایا جا سکتا۔ اس کے لئے لامحالہ کچھ عرصہ انہیں چاہئے
اس دوران اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہونا چاہئے
ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم صادق چکاری کو زندہ پکڑنے کے چکر
رہ جائیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے کسی نہ کسی انداز میں نکال

لے جائے"...... صدر نے کہا اور وزیراعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جناب۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... شاگل نے کہا۔

"اب یہ فیصلہ ہو گیا کہ انہیں تباہ کر دیا جائے تو یہ کام صرف چند
گھنٹوں میں مکمل ہو جائے گا۔ اس لئے اب آپ کی طرف سے کسی اقدام
کی ضرورت نہیں رہی۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو آپ سے رابطہ کر لیا
جائے گا"...... صدر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کا
مطلب تھا کہ میٹنگ برخاست کر دی گئی ہے۔ ان کے اٹھتے ہی
وزیراعظم اور باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ اس وقت تک
میٹنگ ہال میں موجود رہے جب تک صدر اور وزیراعظم اندرونی
دروازے سے واپس نہ چلے گئے۔

"آپ نے انتہائی قابل تحسین انداز میں سیکرٹ سروس کا دفاع کیا
ہے مسٹر شاگل"...... ایک کرنل نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ"...... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج کا دن تو شاگل کا دن ہے۔ انہوں نے صدر صاحب اور
وزیراعظم صاحب کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا"...... مادام
ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل نے اس کا بھی شکریہ ادا کیا اور
پھر وہ سب بھی مخصوص دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

قدرتی انداز میں بنے ہوئے ایک تہہ خانے نما کمرے میں بچھے ہوئے فرش پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا جبکہ دو آدمی درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔ ان تینوں کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی صادق چکاری تھا جبکہ دوسرے دو اس کے ساتھی تھے۔ اس کے نائب۔ ان میں سے ایک کا نام ارسلان اور دوسرے کا نام احمد علی تھا۔

"کچھ سوچیں جناب۔ اب تو اسلحہ بہت کم رہ گیا ہے"..... احمد علی نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"زندگی میں پہلی بار سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں لیکن کوئی تجویز سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آخر کس طرح یہاں سے نکلا جائے۔ ابھی تو کافرستانی فوج مجھے زندہ پکڑنا چاہتی ہے۔ اگر انہوں نے گاؤں تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو پھر انہیں چند منٹ لگیں گے"..... صادق

چکاری نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری مدد کے لئے آ رہی ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ لوگ یہاں ہماری مدد کس طرح اور کس انداز میں کریں گے"..... ارسلان نے کہا۔

"میں نے ان کی بے حد تعریفیں سنی ہیں لیکن موجودہ حالات ایسے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ ہمیں خود ہی کچھ کرنا پڑے گا"..... صادق چکاری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ایک سائیڈ پر موجود مستطیل شکل کی مشین سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک پڑے۔ ارسلان تیزی سے اٹھا اور مشین کی طرف گیا اور اس نے اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے ... ہیڈر۔ صادق چکاری سے میری بات کرائی جائے۔ اوور"۔ ایک آواز سنائی دی تو صادق چکاری اٹھا اور مشین جو دراصل ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا، کے قریب پہنچ کر بیٹھ گیا۔

"ہیلو۔ میں صادق چکاری بول رہا ہوں۔ اوور"..... صادق چکاری نے کہا۔

"صادق چکاری صاحب۔ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ کی جا رہی ہے۔ اب کافرستانی فوج میں رہتے ہیں اس لئے آپ میری بات سمجھ سکتے ہیں۔ آپ تھری ایکس کو فارٹی ایکس میں تبدیل کر کے مجھ سے بات کریں۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور صادق چکاری

بے اختیار چونک پڑا

"اوہ۔ اوہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ واقعی"..... صادق چکاری نے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کو آف کیا اور اس کے
بعد اس پر موجود مختلف نابوں کو دائیں بائیں مخصوص انداز میں گھما
شروع کر دیا۔ ان نابوں کے اوپر لگے ہوئے ڈائلوں میں سوئیاں
حرکت کرنے لگیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک بٹن آن کیا
مشین سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آو
نکلنا بند ہو گئی اور ایک سرخ رنگ کا بلب بھی جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ صادق چکاری کالنگ۔ اوور"..... صادق چکاری ۔
ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے نہ صرف
میری بات سمجھ لی ہے بلکہ اس پر عمل بھی کر لیا ہے۔ اب میری بات
غور سے سنیں۔ آپ کے گرد کافرستانی فوج کا سخت ترین گھیرا ہے اور
لوگ کسی بھی لمحے آپ کو زندہ پکڑنے کا فیصلہ تبدیل کر سکتے ہیں جب
ہمیں آپ تک پہنچنے میں بہر حال وقت لگ جائے گا اور آپ تک پہنچ
کے بعد بھی ہمیں کافرستانی فوج کا گھیرا توڑنے اور آپ کو زندہ با
نکالنے کے لئے کافی وقت چاہئے۔ اس لئے سب سے پہلے آپ اپنا تحفظ
کریں۔ مجھے آپ کے گاؤں اور اس کے گرد پہاڑیوں کے سلسلے میں
ایک تفصیلی نقشہ دیا گیا ہے اور مجھے اس گاؤں میں پہلے رہنے والے
ایک آدمی سے بھی ملوایا گیا ہے۔ میں نے اپنے طور پر جو کچھ معلوم کیا

ہے اس کے مطابق آپ کے پاس وہاں سے خاموشی سے نکل جانے کا
راستہ موجود ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے علی عمران نے کہا
تو صادق چکاری اور اس کے دونوں ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ وہ تو کئی روز سے اس پوائنٹ پر سوچ سوچ کر
تھک گئے تھے لیکن یہ علی عمران بتا رہا تھا کہ اس نے صرف نقشہ دیکھ
کر راستہ تلاش کر لیا ہے۔

"آپ تفصیل بتائیں جناب تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں۔ اوور"۔ صادق
چکاری نے کہا۔

"آپ کے آدمی تنگ درے مارگا پر موجود ہیں۔ انہوں نے اس
راستے سے کافرستانی فوجوں کو اندر داخل ہونے سے روکا ہوا ہے جبکہ
اس درے کی دونوں چوٹیوں پر کافرستانی فوج کا قبضہ ہے اور انہوں
نے وہاں بھاری مشین گنیں نصب کر رکھی ہیں جن کی مسلسل
فائرنگ کی وجہ سے آپ کے آدمی تیزی سے شہید ہو رہے ہیں۔ اس
درے کے باہر بھی کافرستانی فوج موجود ہے اور وہ بھی باقاعدہ فائرنگ
کر رہی ہے تاکہ آپ کو باہر نکلنے سے روکا جا سکے۔ میں درست کہہ رہا
ہوں ناں۔ اوور"..... علی عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن اس سے ہمارے باہر نکلنے کا راستہ آپ کو کیسے مل
گیا۔ اوور"..... صادق چکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ اس درے کی مشرقی پہاڑی کو سپیشل ایکس
بموں سے اڑا دیں۔ اس پہاڑی کے اڑتے ہی اس کے اوپر موجود

کافرستانی فوج کا دستہ بھی ہلاک ہو جائے گا اور ان کی لاشیں لامحالہ
آگریں گی۔ اس کے ساتھ ہی آپ میزائلوں سے مغربی پہاڑی پر موجو
بھاری مشین گنوں کو نشانہ بنائیں۔ اس طرح مشین گنوں کا فائر
وقت کے لئے رک جائے گا اور کافرستانی فوجیوں کو مشرقی پہاڑی پر
پوائنٹ بنانے میں بہرحال ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس ایک
ڈیڑھ گھنٹے سے آپ فائدہ اٹھائیں اور اس تباہ شدہ مشرقی پہاڑی پر چڑھ
جائیں اور چوٹی پر پہنچ کر چھپ جائیں۔ اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ ایک
یا دو آدمی لے جائیں۔ آپ کے باقی ساتھی ویسے ہی کافرستانی فوجیوں
سے لڑتے رہیں۔ چوٹی پر پہنچ کر آپ پتھروں کی اوٹ لے لیں۔ جب
کافرستانی فوجی نیا اڈہ بنانے کے لئے وہاں پہنچیں تو آپ ان میں سے اپ
قدوقامت کے آدمی منتخب کر کے انہیں ہلاک کریں اور ان کی
یونیفارمز پہن لیں اور اس طرح دوسری طرف اتر جائیں جیسے آپ ان
کے ساتھی ہوں۔ چونکہ ان کے تصور میں بھی نہ ہوگا کہ ایسا ہو سکتا
ہے اس لئے وہ فوری طور پر آپ پر شک نہ کر سکیں گے۔ پہاڑی سے
نیچے اترنے کے بعد آپ بڑی آسانی سے کھلی جگہ پر کہیں بھی چھپ سکتے
ہیں اور کسی طرف بھی فرار ہو سکتے ہیں۔ آپ کافرستانی فوج میں بھی
رہے ہیں اس لئے یہ آپریشن آپ کے لئے مشکل ثابت نہ ہوگا۔
اوور"۔ علی عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی ایک قابل عمل تجویز ہے۔ گو اس
کی راہ میں کافی رکاوٹیں ہیں لیکن پھر بھی اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

۔۔۔"۔ صادق چکاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل کریں۔ ورنہ ہو سکتا
ہے کہ وہ لوگ آپ کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیں اور ہاں۔ آپ اپنے ساتھ
یہ فائیو ٹرانسمیٹر لے جائیں۔ اس زیرو فائیو کے ٹرانسمیٹر کے عقبی
۔۔۔ حصے کے درمیان ایک باریک سا سوراخ ہوتا ہے۔ اگر آپ
اس سوراخ میں سوئی پن ڈال کر اسے تین بار دائیں اور چار بار بائیں
۔۔۔ گھمائیں گے تو یہ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پاکیشیائی خلائی ٹرانسمیٹر کی
۔۔۔ ون فریکونسی پر کال نشر کرنا شروع کر دے گا اور اس فریکونسی
۔۔۔ آپ سے میرا رابطہ ہو سکے گا۔ اس طرح کافرستانی فوج اسے چیک نہ کر
۔۔۔ آپ مشن مکمل ہوتے ہی اس فریکونسی پر مجھ سے رابطہ کریں
۔۔۔ میں اس دوران وہاں پہنچ چکا ہوں گا۔ پھر ہم آپ کو ٹریس کر کے
وہاں سے کسی بھی صورت میں ساتھ لے جائیں گے۔ اوور"۔ عمران
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ خدا حافظ۔ اوور اینڈ آل"۔
صادق چکاری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ
کھڑا ہوا۔

"جلدی کرو۔ ہمیں فوری طور پر اس منصوبے پر عمل کرنا ہے۔ تم
۔۔۔ میرے ساتھ جاؤ گے۔ جلدی کرو۔ کمانڈر عبدالرحیم کو بلاؤ تاکہ
میں اسے ہدایات دے سکوں"۔ صادق چکاری نے کہا اور احمد علی تیزی
سے دوڑتا ہوا اس تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

آزاد وادی مشکبار کے ایک علاقے وادی چنار کے ایک چھوٹے سے گاؤں کے ایک نیم پختہ مکان میں عمران اپنے ساتھیوں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ موجود تھا۔ وہ ابھی چند لمحے پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔ پاکیشیا سے وہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہلے آزاد وادی مشکبار کی ایک فوجی چھاؤنی میں پہنچے اور پھر وہاں سے ایک جیپ کے ذریعے انہیں یہاں پہنچا دیا گیا تھا۔ یہ گاؤں مقبوضہ وادی مشکبار کی سرحد پر تھا اور پروگرام کے مطابق انہوں نے رات کو یہاں سے ایک آدمی کی رہنمائی میں ایک خفیہ راستے سے سرحد میں داخل ہو کر مقبوضہ وادی مشکبار کے ایک سرحدی گاؤں باشن پہنچنا تھا۔ جہاں سے وہ کافرستانی فوج کی یونیفارمز میں اس گاؤں کے قریب واقع ایک چھوٹی فوجی چھاؤنی میں داخل ہو کر وہاں کے آفیسرز کا میک اپ کر کے فوجی ہیلی کاپٹر میں مارگا گاؤں کے قریب بنی ہوئی عارضی فوجی چھاؤنی

میں پہنچ جائیں گے اس کے بعد صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کی آزادی کے لئے وہاں کے حالات دیکھ کر مشن مکمل کریں گے۔ اس وقت یہ چاروں اس مکان کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا اور ان کے جسموں پر بھی مقامی لباس تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مارگا گاؤں پہنچنے کے لئے طویل راستہ تجویز نہیں کیا"...... صفدر نے کہا۔

"تمہیں حالات کا علم نہیں ہے صفدر۔ اس وقت پوری مقبوضہ وادی مشکبار میں فوجی ہیلی کاپٹروں کو انتہائی سختی سے چیک کیا جا رہا ہے اور باقاعدہ خصوصی کوڈ تیار کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زمینی راستوں پر بھی انتہائی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ چیکنگ اور سختی اچانک شروع ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں بہرحال یہ اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کو چھڑوانے کے مشن پر کام کر رہی ہے اور یہ ساری چیکنگ ہمیں روکنے کے لئے کی جا رہی ہے اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک تو عبداللہ تھا جو انہیں اس مکان میں لے آیا تھا اور جس نے یہاں سے انہیں نکال کر باشن لے جانا تھا۔ یہ مشکباری مجاہد تھا جبکہ دوسرا آدمی بھی مقامی تھا۔ وہ ادھیڑ عمر تھا۔

"جناب ۔ یہ رحمت علی ہے ۔ یہ اس مارگا گاؤں کا رہنے والا ہے ۔
وہاں گروپ ہیڈ کوارٹر بننے کے بعد یہ وہاں سے یہاں آگیا تھا۔ میں اسے
ساتھ لے آیا ہوں کیونکہ یہ اس علاقے کے ایک ایک چپے کو جانتا ہے
اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے" ..... عبداللہ نے اپنے ساتھ آنے والے
ادھیڑ عمر آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ایسے آدمی کی مجھے اشد ضرورت تھی ۔ آؤ بیٹھو رحمت علی" ۔
عمران نے کہا اور رحمت علی سلام کر کے عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ
گیا ۔

"آپ اس سے باتیں کریں ۔ میں آپ کے کھانے کا انتظام کرا
لوں" ..... عبداللہ نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ واپس مڑ کر
کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا
اور اسے میز پر بچھا دیا ۔ اس کے بعد اس نے رحمت علی سے نقشے کو
سمجھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے رحمت علی سے اس گاؤں اور
اس کے ارد گرد کے علاقے کے بارے میں سوالات شروع کر دیئے
رحمت علی واقعی وہاں کے چپے چپے سے واقف تھا اور جیسے جیسے وہ
جواب دیتا گیا عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔
اسی لمحے عبداللہ اندر داخل ہوا۔

"عبداللہ ۔ کیا تمہیں کافرستانی فوج کے گھیرے کے بارے میں
تفصیلات کا علم ہے" ..... عمران نے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو نہیں ہے البتہ ایک آدمی جو کافرستانی فوج میں ہمارا مخبر

ہے وہاں موجود ہے۔ اس سے خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ ہو
سکتا ہے" ..... عبداللہ نے جواب دیا۔

"کیا یہ کال چیک نہ ہو جائے گی" ..... عمران نے کہا۔

"جی نہیں ۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا خصوصی ٹرانسمیٹر ہے" ..... عبداللہ
نے کہا۔

"لیکن وہ تو دوسرے فوجیوں کے ساتھ موجود ہوگا۔ اس طرح وہ
بات نہ کر سکے گا" ..... عمران نے کہا۔

"کال ہوتے ہی اس کی کلائی پر موجود گھڑی میں موجود پن اسے
چبھنا شروع ہو جائے گی اور وہ سمجھ جائے گا کہ کال آرہی ہے پھر وہ خود
ہی علیحدہ ہو کر کال رسیو کر لے گا" ..... عبداللہ نے کہا۔

"اوکے ۔ لے آؤ وہ ٹرانسمیٹر اور میری اس سے بات کراؤ اور رحمت
علی ۔ تم چاہو تو جا سکتے ہو ۔ عبداللہ اسے انعام دے دینا۔ اس نے
ہماری کافی مدد کی ہے" ..... عمران نے کہا اور عبداللہ نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہی کمرے سے باہر چلے گئے ۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ۔ آپ اس آدمی سے بات چیت کے
دوران کافی پریشان ہو گئے ہیں" ..... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب کی پریشانی درست ہے ۔ میں نے بھی جو کچھ سنا ہے
اس کے مطابق وہاں مشن کی تکمیل تقریباً ناممکن ہے" ..... کیپٹن
شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عبداللہ
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فکسڈ فریکونسی کا مخصوص ساخت کا

ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس
کا بٹن آن کر دیا اور اس پر ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جلنے بجھنے لگا۔
عبداللہ خاموش بیٹھا اس بلب کو جلتے بجھتے دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد بلب
ایک جھماکے کے بعد مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے
سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عبداللہ نے اس کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔
"ہیلو۔ عبداللہ بول رہا ہوں بی اے سی۔ تھرٹی ون۔ اوور"
عبداللہ نے کہا۔
"یس۔ بی اے سی۔ الیون ون بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری
طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ ایسے تھا جیسے ا
آواز دبا کر سرگوشی کے انداز میں بات کر رہا ہو۔
"الیون ون۔ تمہیں معلوم ہے کہ سورج مشرق سے نکلنے والا ہے
اوور"...... عبداللہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا
کہ یہ اس کے متعلق کوڈ بنایا گیا ہے۔
"ہاں اور اس کی اطلاع یہاں بھی پہنچ چکی ہے۔ اس لئے ہر طرف
نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"سورج سے بات کرو اور وہ جو کچھ پوچھیں درست جواب دینا
اوور"...... عبداللہ نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں
جواب دیا گیا۔ شاید یہ بات الیون ون کے تصور میں بھی نہ تھی کہ
عمران کی اس سے براہ راست گفتگو ہو گی اور پھر عمران نے الیون ون

...اس کے گرد کافرستانی فوجیوں کے گھیرے کے بارے میں تفصیلی
معلومات سوالات کر کے حاصل کرنا شروع کر دیں۔ کافی دیر تک وہ
...لی بات چیت کرتا رہا۔ پھر اس نے شکریہ کہہ کر اوور اینڈ آل کہا
اور عبداللہ نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"صفدر۔ بیگ میں سے وہ خصوصی ٹرانسمیٹر نکالو"...... عمران نے
...نے کہا تو صفدر اٹھ کر ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ
...اس میں ان کے بیگ موجود تھے جس میں ضروری سامان اور
...ساخت کا اسلحہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اس میں سے ایک
...سا باکس نکال لایا اور اس نے باکس عمران کے ہاتھ میں دے دیا
...ں پر بیٹھ گیا۔
"عبداللہ۔ تم کھانے کا انتظام کرو۔ بھوک اب کافی چمک اٹھی
...عمران نے کہا تو عبداللہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا
گیا۔
"صفدر۔ دروازے کے باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں چاہتا ہوں
...اس کال کے بارے میں عبداللہ کو بھی معلوم نہ ہو"...... عمران نے
...نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
عمران نے باکس پر موجود ایک سوئی کو گھمایا اور پھر ایک بٹن پریس
...دیا۔ اس بٹن کے اوپر موجود ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند
...بعد بلب ایک جھماکے کے بعد مسلسل جلنے لگا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سیکرٹ سروس

کی ٹیم کا لیڈر۔ صادق چکاری سے میری بات کرائی جائے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ میں صادق چکاری بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"صادق چکاری صاحب۔ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ کی جا رہی ہے۔ آپ کافرستانی فوج میں رہے ہیں اس لئے آپ میری بات سمجھ سکتے ہیں۔ آپ تھری ایکس کو فارٹی ایکس میں تبدیل کر کے مجھ سے بات کریں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے باکس کو میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی بلب ایک بار پھر جلنے بجھنے لگا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ صادق چکاری نے جس طرح اس کی بات سمجھ لی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے۔ گو عمران نے اسے حوالہ کافرستانی فوج کا دیا تھا لیکن کوڈ اس نے ایکریمین فوج کے خصوصی ایس ایس کا دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس فریکونسی کو یہاں کیچ نہیں کیا جا سکتا تھا اور صادق چکاری نے اس کی بات سمجھ کر اس مخصوص فریکونسی پر کال کی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ صادق چکاری کالنگ۔ اوور"...... صادق چکاری کی آواز سنائی دی تو عمران نے اسے گاؤں سے نکل جانے کا ایک راستہ بتانا شروع کر دیا۔ وہ بڑی تفصیل سے بات کر رہا تھا۔ کافی دیر تک بات کرنے کے بعد جب صادق چکاری نے اس تجویز پر فوری عمل

نے وعدہ کر لیا اور خدا حافظ اور اوور اینڈ آل کے الفاظ کہہ دیئے تو عمران نے باکس پر موجود بٹن آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا صادق چکاری اس مشن پر عمل کر لے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مشکل ضرور ہے لیکن بہرحال اس پر کوشش کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ اسے فوری طور پر کیوں نکالنا چاہتے ہیں۔ کیا واقعی کافرستانی فوج اس گاؤں کو تباہ کرنے کا سوچ رہی ہے اور آپ کو کیسے اطلاع مل گئی"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ایون ون سے جو تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ اس کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی طرح بھی زندہ صادق چکاری کو نہیں چاہتے اور انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع بھی مل چکی ہے۔ اس لئے کسی بھی لمحے وہ اس پورے گاؤں کو تباہ اور صادق چکاری کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اسے کوشش کر لینی چاہئے ہو سکتا ہے کہ صادق چکاری نکل جانے میں کامیاب ہو جائے ورنہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ گاؤں کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر دیں گے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اگر وہ صادق چکاری اس طرح باہر نکل سکتا ہے یا نکل جائے گا تو ہمارے وہاں جانے کا کیا فائدہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔

"یہ تو ایک امکانی تجویز تھی جو میں نے اسے دے دی ہے۔ اگر و
نکل گیا تو ٹھیک۔ ورنہ ہم وہاں پہنچ کر کوئی اور تجویز سوچیں گے"
عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر آگیا۔

"عبداللہ نے کہا ہے کہ کھانا تیار ہو گیا ہے۔ کیا اسے کہہ دوں کہ
لے آئے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل سیکرٹ سروس کے مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار کافرستان کے
دارالحکومت سے مقبوضہ مشکبار کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ اس کے
ہمراہ چار فوجی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر تھے جن میں شاگل کے ایکشن
گروپ کے دس افراد سوار تھے۔ چونکہ فوجی ہیلی کاپٹر آرام دہ نہیں ہوتے
تھے اس لئے شاگل نے اپنے لئے سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر ہی منتخب
کیا تھا۔ وہ اس وقت پائلٹ کی سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر
ایک نوجوان موجود تھا۔ یہ رام چندر تھا۔ شاگل کا نیا اسسٹنٹ۔ رام
چندر ملٹری انٹیلی جنس میں کیپٹن تھا کہ ایک مشن کے دوران اسے
ملٹری انٹیلی جنس سے عارضی طور پر سیکرٹ سروس میں شفٹ کیا گیا
اور پھر اس کی کارکردگی اور ذہانت دیکھ کر شاگل نے صدر مملکت سے
کہہ کر رام چندر کو مستقل طور پر سیکرٹ سروس میں شفٹ کرا لیا تھا۔
رام چندر بہادر، دلیر اور ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ شاگل کی کمزوری

سے اچھی طرح واقف ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ شاگل کا ادب اس طرح
کرتا تھا جیسے مرید کسی پیر کا کرتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ شاگل کو
پسند آگیا تھا اور اس نے اسے سیکرٹ سروس میں شفٹ کر کے اپنا
نو بنا لیا تھا۔ گو صدر مملکت نے میٹنگ برخاست کرنے سے پہلے
فیصلہ کر لیا تھا کہ کافرستانی فوج کے ذریعے گاؤں تباہ کرا دیا جائے
لیکن شاگل نے اپنے آفس واپس پہنچنے پر فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ
ایکشن گروپ کے ساتھ وہاں جائے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران
اور اس کے ساتھی لامحالہ وہاں پہنچیں گے اور اب وہ صادق حچکاری
موت کے علاوہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کرنا چاہتا تھا

"باس ۔ یہ صادق حچکاری کسی بم پروف تہہ خانے میں نہ رہ
ہو"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے رام چندر نے کہا تو شاگل
بے اختیار اچھل پڑا۔

"بم پروف تہہ خانے میں ۔ یہ خیال تمہیں کیسے آگیا۔ کیا تم اس
گاؤں میں گئے ہو"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے لفظ ہیڈ کوارٹر سے اندازہ لگایا ہے باس ۔ اب عام
لکڑی کے مکان میں تو ہیڈ کوارٹر نہیں بنایا جا سکتا"...... رام چندر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو گاؤں
تباہ ہو جانے کے باوجود بھی وہ بچ جائے گا۔ چلو ٹھیک ہے ۔ اب ہم
تو رہے ہیں ۔ اسے چیک کر لیں گے"...... شاگل نے کہا اور رام چندر

...میں سر ہلا دیا۔

"باس ۔ کیا علی عمران بھی وہاں آئے گا"...... رام چندر نے چند لمحے
...نے کے بعد کہا۔

"ہاں ۔ کیوں"...... شاگل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"میں چاہتا ہوں باس کہ اس عمران کی موت میرے ہاتھوں سے
ہو"...... رام چندر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"کیوں ۔ میرے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی ہے یا تمہارے ہاتھ
زیادہ طاقتور اور مضبوط ہیں ۔ تم نے یہ بات کیسے کی ۔ تم مجھے
...کرنا چاہتے ہو ۔ تمہیں ایسا سوچنے کی جرأت ہی کیسے ہوئی"۔
...شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے باس ۔ دراصل عمران آپ کے مقابلے میں کوئی
...نہیں رکھتا ۔ یہ تو اس کی قسمت تھی کہ وہ اب تک آپ کے
ہاتھوں سے بچتا رہا ہے ۔ ورنہ آپ کے ہاتھوں سے تو موت بھی نہیں بچ
... میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ اس کا آپ کے ہاتھوں مرنا اس کے
...اعزاز کا باعث ہوگا"...... رام چندر نے بڑے مطمئن سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ شاگل کا پوری طرح مزاج شناس ہو گیا
تھا اس لئے اب وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شاگل کو ہینڈل کر
رہا تھا۔

"اوہ ۔ پھر ٹھیک ہے ۔ پھر تم نے درست سوچا ہے ۔ واقعی اس کی

میرے مقابل کوئی حیثیت نہیں ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ تم اسے ہلاک کر دینا۔ میری طرف سے اجازت ہے"..... شاگل نے بڑے مطمئن ا نرم لہجے میں کہا اور عقبی نشست پر بیٹھا ہوا رام چندر بے اختیار مسکرا دیا۔

"مارگا گاؤں تک پہنچنے میں اور کتنا وقت لگے گا"..... تھوڑی دیر بعد شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ چار پانچ گھنٹے مزید لگ جائیں گے"..... پائلٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ابھی کافی وقت ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ میں جیٹ جہاز پر سفر کر لیتا"..... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن رام چندر اور پائلٹ دونوں ہی خاموش رہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ شاگل کی بات کا کوئی بھی جواب دینا اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ اس لئے انہوں نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی حالانکہ یہ بات دونوں ہی جانتے تھے اور شاگل بھی جانتا تھا کہ جیٹ جہاز سے وہ وادی کے بڑے اڈے پر اترنے اور پھر وہاں سے انہیں جیپوں پر سوار ہو کر مارگا گاؤں پہنچنا پڑتا اور پہاڑی سفر ہونے کی وجہ سے اس سے زیادہ وقت لگ جاتا جتنا اب ہیلی کاپٹر کے ذریعے لگتا تھا۔ ان کا سفر جاری تھا کہ اچانک خصوصی ٹرانسمیٹر کی سیٹی سنائی دینے لگی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود خصوصی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھری ایس کالنگ۔ اوور"..... بٹن آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"..... شاگل نے جواب دیا۔ تھری ایس کافرستان سیکرٹ سروس کا ہی رکن تھا جو پہلے سے مارگا گاؤں کے قریب موجود تھا۔

"باس۔ گاؤں میں موجود افراد نے تنگ درے کی مشرقی پہاڑی کو انتہائی طاقتور بموں سے اڑا دیا ہے اور انہوں نے باہر موجود فوج پر بھی انتہائی خوفناک میزائلوں کی بارش کر دی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ پاگل ہو گئے ہوں۔ آپ نے چونکہ حکم دیا تھا کہ کوئی بھی غیر معمولی بات ہو تو آپ کو فوراً رپورٹ دی جائے اس لئے کال کر رہا ہوں۔ اوور"..... تھری ایس نے کہا۔

"کیا ابھی گاؤں پر بمباری کا حکم نہیں دیا گیا اوور"..... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ ابھی تو معمول کی فائرنگ جاری ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان سے خود بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور تیزی سے اس پر ایک نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ

کرنل شوالا۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں بار بار
دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کرنل چوپڑہ بول رہا ہوں ماؤنٹین ایٹ سے۔ او
چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"میں نے کرنل شوالا کو کال کیا ہے۔ اس سے میری بات کرا
اوور"۔۔۔ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ملٹری ایکشن میں مصروف ہیں جناب۔ اس وقت وہ ٹرا
تک نہیں آسکتے۔ آپ نے جو کچھ کہنا ہے مجھے بتا دیں۔ ان تک پ
جائے گا۔ اوور"۔۔۔ کرنل چوپڑہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ابھی تک حکومت کی طرف سے مارگا گاؤں پر بمباری کا
نہیں ملا کرنل شوالا کو۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ پرائم منسٹر صاحب نے کرنل شوالا سے اس با
میں ڈسکس کی تھی۔ کرنل صاحب نے انہیں یقین دلایا ہ
مشکباریوں کی جدوجہد اب دم توڑ رہی ہے اس لئے بمباری کی ضر
نہیں ہے۔ ہم ویسے ہی انہیں گرفتار کر لیں گے۔ اوور"۔۔۔ ک
چوپڑہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ ان گاؤں والوں نے درے کی
پہاڑی اڑا دی ہے اور اب وہ فوج پر میزائل فائر کر رہے ہیں۔ جب
کہہ رہے ہو کہ ان کی جدوجہد ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اوور"۔۔۔ ش
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے لیکن یہ ان کے پاس آخری
تھے۔ ہم چونکہ پہلے سے ان ہتھیاروں کے بارے میں جانتے تھے
ہم نے اس سلسلے میں انتظامات کر رکھے تھے۔ جہاں تک
پہاڑی والی بات ہے تو اس سے سوائے چند بھاری مشین گنوں
چند جوانوں کی ہلاکت کے اور کوئی نقصان نہیں ہوا اور
اب دوبارہ پوسٹ قائم کی جا رہی ہے کرنل شوالا بھی اسی سلسلے
مصروف ہیں۔ اوور"۔۔۔ کرنل چوپڑہ نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہارے پاس کیا اطلاع
۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے ایک اور رخ پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاعات مل چکی ہیں کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم جس میں چار افراد شامل ہیں ایک
لوکل ہیلی کاپٹر کے ذریعے دارالحکومت سے پاکیشیا کی وادی مشکبار کی
ایک چھاؤنی میں پہنچے ہیں۔ اس کے بعد ان کے بارے میں اطلاع نہیں
ملی۔ لیکن ہم نے یہاں ان سے نمٹنے اور انہیں پکڑنے اور ہلاک
کرنے کے بہت سخت انتظامات کر لئے ہیں۔ اوور"۔۔۔ کرنل چوپڑہ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی پہنچ رہا ہوں۔ پھر انہیں تو میں خود
سنبھال لوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ شاگل نے اس بار مطمئن لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

صادق چکاری چٹانوں کے درمیان رینگتا ہوا آگے بڑھا چلا جا
تھا۔اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ا
کے جسم سے جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا۔اس کے جسم پر موجود لبا
خون سے بھیگا ہوا تھا۔ عمران کی ٹرانسمیٹر پر دی ہوئی تجویز کے مطا
صادق چکاری اپنے دو ساتھیوں سمیت گاؤں سے نکل جانے میں
کامیاب ہو گیا تھا لیکن درے کے اوپر مشرقی پہاڑی پر پہنچنے کے بعد
کی توقع کے خلاف وہاں چند زندہ کافرستانی فوجی ابھی تک موجود
اور انہوں نے ان تینوں کو اوپر آتے ہی چیک بھی کر لیا تھا۔اس
انہوں نے ان پر فائر کھول دیا۔صادق چکاری کے دونوں ساتھی تو
راست گولیوں کی بوچھاڑ میں وہیں ختم ہو گئے البتہ صادق چکاری شا
زخمی ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ فوجی ان تک پہنچتے ۔ صادق چکا
ایک کریک میں داخل ہو کر رینگتا ہوا دوسری طرف نکل گیا۔اور وہ

اس نے اپنی بچی کھچی پوری طاقت خرچ کر کے اس کریک کا راستہ ایک
چٹان کو دھکیل کر بند کر دیا۔اس طرح اب اس کے پیچھے آنے والے
فوجی اس کریک کے راستے اس تک نہ پہنچ سکتے تھے اور انہیں اسے
تلاش کرنے کے لئے ایک لمبا چکر کاٹ کر دوسری طرف آنا پڑتا۔اس
لئے صادق چکاری کو کچھ وقفہ مل گیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ گاؤں کے
چاروں طرف چپے چپے پر کافرستانی فوجی پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا گھیرا
توڑ کر نکل جانا اس کے لئے اس حالت میں تقریباً ناممکن تھا۔اس لئے
اس کی فوری خواہش یہی تھی کہ وہ کوئی ایسی پناہ گاہ تلاش کر لے
جہاں وہ چھپ سکے تاکہ کچھ طاقت بحال ہو جانے پر وہ یہاں سے نکل
جانے کے بارے میں منصوبہ بندی کر سکے اور پھر رینگتے رینگتے اچانک
اسے ایک پناہ گاہ نظر آ گئی یہ ایک لمبی اور تنگ سی غار تھی جس کا
بیرونی سرا خاصا تنگ تھا۔وہ گھسٹ کر اس کے اندر داخل ہوا اور پھر
اس نے اس کا دہانہ ایک بڑے سے پتھر سے اس طرح بند کر دیا کہ باہر
سے دیکھنے والے کو یہ محسوس ہی نہ ہو سکے کہ اندر کوئی آدمی بھی ہے۔
اس کے بعد وہ غار کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گیا۔ہلکی ہلکی
روشنی دہانے کے رخنوں سے اندر آ رہی تھی۔اس نے اپنے زخم چیک
کرنے شروع کر دیئے اور پھر اسے یہ دیکھ کر خاصی تسلی ہو گئی کہ کوئی
گولی جسم کے اندر داخل نہ ہوئی تھی بلکہ اس کے جسم سے لگ کر نکل
گئی تھی جس سے زخم تو آ گئے تھے لیکن بہرحال اس کی زندگی کے لئے
کوئی فوری خطرہ موجود نہیں تھا۔اس نے سوچا کہ رات پڑنے تک وہ

یہیں رہے گا پھر رات کو یہاں سے نکلے گا لیکن ابھی رات پڑنے میں کا
دیر تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور سوچنے لگا کہ کیا اس نے ا
طرح باہر نکل کر عقلمندی کی ہے یا نہیں کہ اچانک اسے باہر
آہٹ سی سنائی دی۔ اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے باہر کافی بسیار
لوگ موجود ہوں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے لباس کے اندر ا
جیب سے ایک فلم رول نکالا اور پھر اسے تیزی سے سائیڈ پر موجود درا
کے اندر موجود ایک سوراخ میں ڈال دیا۔ فلم رول کے کچھ نیچے گر
کی آواز اسے سنائی دی اور اس نے ایک چھوٹا سا پتھر اٹھا کر اس سور
کے دہانے پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے اطمینان کا ایک طو
سانس لیا۔ اس رول میں وادی مشکبار میں کام کرنے والے مشکبا
مجاہدوں کے اڈوں، ان کے اسلحے کے سٹورز اور ان کی تفصیلات
ساتھ ساتھ مشکبار کی آزادی کے ماسٹر پلان کی مکمل تفصیلات اس
موجود تھیں اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ فلم رول کافرستانی فوجیوں
ہاتھ لگے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس فلم رول کے ہاتھ آنے کا مطا
پوری وادی مشکبار میں موجود مجاہدین کی گرفتاری اور ان کا قتل
اور پوری تحریک کا مکمل طور پر خاتمہ ہی ہو سکتا ہے۔ باہر سے آنے ا
آہٹیں اب ختم ہو گئی تھیں اس لئے صادق چکاری اب قدرے مطم
ہو گیا تھا لیکن اس نے فلم رول واپس نہ نکالا تھا۔ اس نے فیصلہ ک
تھا کہ جب وہ کافرستانی فوج کا گھیرا توڑ کر کسی محفوظ مقام پر پہنچ جا
گا تو پھر واپس آ کر وہ یہاں سے یہ فلم رول حاصل کر لے گا۔ اسے مع

[تھا ا]س محفوظ مقام تک پہنچنے کے لئے اسے ابھی بہت سے مراحل طے
[کر]نے ہیں اس لئے وہ اس فلم رول کو ساتھ نہ رکھنا چاہتا تھا۔
[غ]ار سے نکلتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ اس اہم ترین فلم رول کو
[...]ے لیکن اس میں اس قدر قیمتی معلومات موجود تھیں کہ وہ اسے
[...] نہ چاہتا تھا۔ علی عمران نے جو تجویز دی تھی اس کے مطابق اسے
[...] تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت آسانی سے کافرستانی فوجیوں کی
[...]بیار پہنچ کر گھیرے سے نکل جائے گا۔ اس لئے وہ یہ فلم رول
[...]لے آیا تھا لیکن جب اوپر پہنچتے ہی حالات غیر متوقع طور پر تبدیل
[ہو گ]ئے اور وہ اب زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک لحاظ سے پھنس بھی
[گی]ا تھا اس لئے اس نے یہ فلم رول یہاں محفوظ کر دیا تھا۔ گو یہاں پہنچنے
[کے] بعد اس کی تکلیف میں کمی آ گئی تھی لیکن یہاں پہنچنے کا ایک نتیجہ یہ
[نک]لا تھا کہ چونکہ اس کی زندگی بچانے والی جدوجہد تقریباً ختم ہو گئی تھی
اس لئے اب اسے شدید کمزوری سی محسوس ہونے لگ گئی تھی اور ذہن
[با]ر بار نیند یا بے ہوشی کے جھٹکے سے محسوس ہونے لگ گئے تھے لیکن
[وہ] اپنے آپ کو ہوش میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ فوراً آنکھیں کھول
[...]ادر جسم کو حرکت دینا شروع کر دیتا لیکن پھر اچانک ایک زور دار
[جھٹک]ا اس کے ذہن کو لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے
[ا]یک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا
[...] یہی تھا کہ وہ پہلو کے بل زمین پر گر رہا ہے پھر جیسے تاریکی میں جگنو
[...] تارے سے چمکتے ہیں اس طرح اس کے ذہن میں روشنی کی کرنیں

ابھرنے لگیں اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں
ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس
کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے سر اٹھا کر اد
ادھر دیکھا اور اس کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ وہ اس
غار کی بجائے جہاں اس نے پناہ لی تھی کسی بڑے سے کمرے میں موجو
پلنگ کے اوپر پڑا ہوا تھا۔ اس کی سائیڈ پر لگے ہوئے سٹینڈ میں گلوکو
اور خون کی بوتلیں اور اس کے جسم پر موجود سرخ رنگ کے کمبل ۔
وہ ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ وہ کسی ہسپتال میں موجود ہے اور اسے
یہاں باقاعدہ کلپ کر دیا گیا ہے۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں۔ کافرستانی فوجی تو مجھے دیکھتے ہی گولی مار دیتے
وہ میرا علاج کیوں کراتے۔ یہ یقیناً مجاہدین کا کوئی گروپ ہے لیکن
اس کے جسم کو بیڈ سے کلپ کرنے کا مقصد اسے سمجھ نہ آ رہا تھا کیونکہ
وہ غار میں بھی دیکھ چکا تھا کہ اس کی نہ ہی کوئی ہڈی ٹوٹی تھی اور نہ
اسے کوئی خطرناک زخم آیا تھا۔ اس لئے جسم کو بیڈ سے کلپ کرنے
بھی اس کے ذہن میں کوئی توجیہہ نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ ذہنی طور پر ا
ادھیڑ بن میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس ہا
میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ وہ اسے ہوش میں دیکھ کر
اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کو ہوش آ گیا۔ ویری گڈ۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع کر

"اوہ ... نرس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے
واپس ... دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"... میری بات سنو"...... صادق چکاری نے اس سے مخاطب ہو
کر کہا لیکن وہ مڑے بغیر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی اور صادق
چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا
اور نرس ایک ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ ڈاکٹر ادھیڑ عمر تھا۔

"آپ کو ہوش آ گیا مسٹر صادق چکاری"...... ڈاکٹر نے قریب آ کر
سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے یا چہرے پر کسی قسم کی مسرت
کے تاثرات موجود نہ تھے۔

"جی ہاں۔ لیکن میں کہاں ہوں اور کس کی تحویل میں ہوں"۔
صادق چکاری نے پوچھا۔

"تم کافرستانی فوج کی تحویل میں ہو۔ تمہیں ایک غار میں بے
ہوش اور زخمی پڑے ہوئے اٹھایا گیا اور پھر فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے
یہاں لایا گیا ہے۔ ویسے تو تم اس قدر شدید زخمی نہ تھے لیکن تمہارے
سر کے عقبی حصے پر ایسی چوٹ تھی جس کی وجہ سے تمہیں ہوش نہ آ رہا
تھا۔ اس کا میں نے علاج کیا اور اب تمہیں ہوش آ گیا ہے"...... ڈاکٹر
نے اسی طرح سپاٹ بلکہ قدرے سخت اور کرخت لہجے میں جواب دیا تو
صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا
کہ وہ آخر کار کافرستانیوں کے ہاتھ لگ ہی گیا۔ اسے اپنا انجام معلوم تھا
لیکن اس کے ذہن میں مایوسی نہ ابھری تھی بلکہ اس کے ذہن میں فوراً

ہی یہ بات آئی تھی کہ اب اسے فرار ہونے کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔ اسی لمحے ڈاکٹر نے گلوکوز میں انجکشن ملایا تو صادق چکاری کا ذہن ایک بار پھر تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ راڈز والی کرسی تھی اور راڈز اس کے جسم کے گرد اس قدر تنگ تھے کہ وہ کسمسا بھی نہ سکتا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے سامنے بیٹھے ہوئے دو فوجی کرنلوں کو دیکھا جبکہ ایک آدمی ہاتھ میں ایک سرنج اٹھائے پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر نے اسے بے ہوشی کا ٹیکہ لگا دیا تھا اور پھر اسی حالت میں اسے ہسپتال سے یہاں منتقل کیا گیا اور اب اسے کوئی انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا ہے۔

"تم صادق چکاری مجھے پہچانتے ہو"...... ایک کرنل نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا تو صادق چکاری نے اسے غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اسے پہچان گیا۔ وہ کرنل شوالا تھا۔ ماؤنٹین ایف کا کرنل۔ صادق چکاری خود بھی ماؤنٹین ایف میں رہا تھا۔ اس وقت شوالا کیپٹن تھا اور براہ راست اس کا نائب تھا جبکہ اب اس کے ستارے بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔

"تم شوالا ہو۔ مبارک ہو۔ کرنل بن گئے ہو"...... صادق چکاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا ذہن درست کام کر رہا ہے۔ ویری گڈ۔ ہمارے لئے یہ اچھی اطلاع ہے۔ یہ میرے ساتھی ہیں کرنل چوپڑہ۔ ان کا تعلق بھی ماؤنٹین ایف سے ہے۔ تم نے مارگا گاؤں سے نکلنے کے لئے واقعی حیرت انگیز پلاننگ کی تھی اور ہم تمہاری اس پلاننگ کو آخری لمحات تک نہ سمجھ سکے تھے لیکن جب تمہارے ساتھی مارے گئے تو انہیں وہاں پایا گیا۔ تب تمہارے جسم سے نکلنے والے خون نے ہمیں راستہ دکھایا لیکن پھر اچانک یہ خون ختم ہو گیا اور ہم تمہیں کھو بیٹھے لیکن ہم نے اس علاقے کو اچھی طرح گھیر لیا۔ پھر کھوجی کتے منگوائے گئے اور انہوں نے اس تنگ سے غار کو تلاش کر لیا جہاں تم موجود تھے لیکن تم وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تمہارے سر کے پچھلے حصے سے خون بہہ رہا تھا۔ تم خاصے زخمی تھے چنانچہ تمہیں وہاں سے اٹھا کر فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہسپتال لایا گیا اور وہاں تمہارا علاج کیا گیا اور اب تم یہاں موجود ہو"...... کرنل شوالا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم لوگوں نے میرا علاج کیوں کیا۔ تم کافرستانی تو اپنے دشمنوں سے ایسا سلوک نہیں کیا کرتے۔ تم تو مجھے وہیں غار میں ہی گولی مار دیتے"...... صادق چکاری نے کہا۔

"ہم تمہیں زندہ پکڑنا چاہتے تھے۔ اس لئے تو ہم نے مارگا گاؤں پر فائرنگ نہیں کی تھی کیونکہ تمہارے پاس وہ ماسٹر پلان ہے جو مجاہدوں نے کافرستانی فوج کے خلاف استعمال کر کے وادی پر قبضہ کرنا ہے۔ ہمیں وہ ماسٹر پلان چاہئے"...... کرنل شوالا نے کہا۔

"میرے ساتھیوں کا کیا ہوا"...... صادق چکاری نے پوچھا۔
"وہ سب ختم ہو گئے۔ جیسے ہی تم فرار ہوئے۔ ہم نے گاؤں
بمباری کر دی اور اسے مکمل طور پر تہس نہس کر دیا ہے۔ تمہار
ایک بھی آدمی کو زندہ نہیں نکلنے دیا گیا"...... کرنل شوالا نے بڑے
رحم اور سفاک سے لہجے میں کہا۔
"تم نے ظاہر ہے میری تلاشی لی ہو گی۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ
اس ماسٹر پلان کو تعویز بنا کر اپنے گلے میں لٹکائے پھرتا رہتا ہوں۔ او
تو کوئی ماسٹر پلان ہے ہی نہیں۔ یہ سب تمہارا اپنا پروپیگنڈہ ہے اور ا
تھا بھی تو تم نے ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے اس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے
صادق چکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ کہہ کر کہ ہاں میرے پاس ماسٹر پا
ہے، اپنی زندگی بچانے کی کوشش نہیں کی"...... کرنل شوالا نے کہ
صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"کرنل شوالا۔ تم جانتے ہو کہ میں بھی طویل عرصے تک کافر
فوج میں رہا ہوں اور ابھی تم نے جس طرح بے رحمانہ اور سف
انداز میں میرے ساتھیوں کے خاتمے کی بات کی ہے اس کے بعد
لوگوں سے زندگی کی امید رکھنا حماقت ہی ہو سکتی ہے۔ مجھے معلوم
کہ بہرحال تم نے مجھے ہلاک کر دینا ہے تو پھر آج کیا اور کل کیا
مسلمان موت سے نہیں ڈرا کرتے۔ اس زندگی سے زیادہ ہمیں
آنے والی زندگی بہتر لگتی ہے"۔ صادق چکاری نے جواب دیتے ہ

کہا۔
"لیکن تمہاری موت آسان نہیں ہو گی صادق چکاری۔ تم کافرستان
کے قومی مجرم ہو۔ تم نے جتنا نقصان کافرستان کو پہنچایا ہے اس کا تم
سے گن گن کر بدلہ لیا جائے گا اور تمہیں جینے بھی نہ دیں گے اور مرنے
بھی نہ دیں گے"...... کرنل شوالا نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ میں تمہاری طرف سے ہر طرح کا عذاب
سہنے کے لئے تیار ہوں۔ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میرا فرض تھا اور فرض
کی ادائیگی کے بعد مجھے اب کسی سے کوئی گلہ نہیں ہے"...... صادق
چکاری نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں نے تمہارے ذہن کی جدید ترین مشینری سے چیکنگ کی
ہے۔ تمہارے لاشعور نے بتایا ہے کہ تم جب اپنے ہیڈ کوارٹر سے فرار
ہوئے تھے تو تمہارے پاس ایک فلم رول تھا جس میں پوری وادی
مشکبار میں پھیلے ہوئے مشکباری مجاہدین کے بارے میں تفصیلات،
اڈے اور اسلحے کے سٹورز، مخبروں کے نام اور ماسٹر پلان کے بارے
میں مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ لیکن تمہارے ذہن نے یہ نہیں بتایا
کہ وہ فلم رول تم نے کہاں رکھا ہے۔ ہم نے درے سے لے کر اس غار
تک کے پورے راستے اور علاقے کو مشینری سے چیک کیا ہے لیکن وہ
فلم رول نہیں مل سکا اور نہ ہی وہ تمہارے پاس موجود ہے۔ ہمیں وہ
فلم رول چاہئے"...... کرنل شوالا نے کہا تو صادق چکاری بے اختیار
ہنس پڑا۔

"تم احمق ہو کرنل شوالا۔ بھلا تم خود سوچو۔ میں احمق ہوں ک
ایسی معلومات ایک جگہ اکٹھی کروں گا اور پھر اسے ساتھ اٹھائے پھرو
گا۔ میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ ایسی معلومات کو میں مائیکرو فل
میں تبدیل کر دوں لیکن میں کافی عرصے تک اس بارے میں سوچتا ر
لیکن پھر میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ اس لئے کہ یہ انتہائی خطرناک
تھا۔ یہ فلم رول اگر تمہارے ہاتھ لگ جاتا تو وادی مشکبار میں ایک
مجاہد بھی زندہ نہ بچتا۔ ظاہر ہے یہ بات میرے لاشعور میں موجود تھ
اور تمہاری مشین نے لاشعور میں موجود اس بات کو ٹریس کر لیا
لیکن حقیقت میں ایسے کسی فلم رول کا وجود نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو ظا
ہے میں نے اسے نگل تو نہیں لیا تھا"...... صادق چکاری نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تمہارے ذہن کے ساتھ ساتھ تمہارے جسم کی بھی مکمل
سکریننگ کی ہے لیکن وہ فلم رول نہیں مل سکا"۔ کرنل شوالا نے کہا

"وہ ہو گا تو ملے گا تمہیں"۔ صادق چکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اس کا وجود ہے صادق چکاری۔ یہ بات سو فیصد طے شدہ ہے
کیونکہ بمباری کے بعد جب تمہارے ہیڈ کوارٹر کی تلاشی لی گئی جو
پروف ہونے کی وجہ سے صحیح سالم تھا تو وہاں سے وہ کمپیوٹر مل گیا جو
استعمال کرتے تھے۔ گو کمپیوٹر کی میموری واش ہو چکی تھی لیکن ماہری
نے اس خصوصی ساخت کے کمپیوٹر کو چیک کر کے یہ معلوم کر لیا
کہ اس کمپیوٹر پر موجود تمام معلومات تم نے ایک فلم رول میں بند

اور کمپیوٹر کی میموری صاف کر دی۔ اس کے علاوہ وہاں سے
کاغذات کی راکھ بھی کثیر تعداد میں ملی ہے۔ اس کے علاوہ تمہارا ایک
ساتھی بھی شدید زخمی حالت میں ہمیں مل گیا۔ اس نے مرنے سے پہلے
بتایا ہے کہ تم نے اس کے سامنے کمپیوٹر سے سب کچھ ایک فلم رول
میں منتقل کیا اور پھر کمپیوٹر کو واش کر کے تم نے وہ فلم رول اپنے
لباس کی اندرونی جیب میں رکھ لیا اور پھر اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ
وہاں سے نکل گئے۔ ان تمام شہادتوں کے بعد یہ بات تو طے شدہ ہے
کہ وہ فلم رول تم وہاں سے لے کر چلے تھے لیکن پھر وہ کہاں گیا۔ اب یہ
بات تم نے ہمیں بتانی ہے"..... کرنل شوالا نے پوری تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ میں تو اس گاؤں سے نکل کر زخمی حالت میں رینگتا ہوا
ایک غار میں جا کر بے ہوش ہو گیا تھا اور وہاں سے یہاں اب تک
تمہارے قبضے میں رہا ہوں۔ اگر ایسا رول ہوتا تو لامحالہ تمہیں مل
جاتا۔ تم خواہ مخواہ ایک بات فرض کئے ہوئے ہو"...... صادق چکاری
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایک بار پھر وہاں کوشش کرتے ہیں۔ اگر فلم
رول مل گیا تو تمہیں آسان موت میسر آجائے گی ورنہ پھر شاید تمہیں
ایسے عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ جس کا تصور بھی تمہارے ذہن میں نہ
ہو"۔ کرنل شوالا نے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب میں مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ جو تمہاری مرضی آئے کرتے

رہو..... صادق چکاری نے کہا لیکن وہ مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ
وہ فلم رول انہیں اس سوراخ سے کیوں نہ مل سکا جبکہ انہوں نے وہ
مشینوں سے چیکنگ کی ہے۔ ایسی صورت میں تو انہیں وہ فلم رو
مل جانا چاہئے تھا۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے فلم رول سور
میں رکھ کر سوراخ کا منہ پتھر سے بند کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ سا
وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ ذہن کو چیک کرنے والی مشین نے اس با
کو چیک کیوں نہیں کیا کہ اس نے فلم رول اس سوراخ میں ڈال
تھا۔ اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ چونکہ اس وقت اس کے ذہن
بار بار تاریکی جھپٹ رہی تھی اس لئے وہ یقیناً نیم مدہوشی کے عالم
تھا۔ اس لئے شعور سے یہ بات لاشعور تک پہنچ ہی نہیں سکتی تھی
اس کے لاشعور کو چیک کرنے والی مشین کو اصل حقیقت کا علم نہ
سکا۔

"اسے انجکشن لگا دو کرنل چوپڑہ کیونکہ یہ انتہائی خطرناک آد
ہے۔ اگر یہ ہوش میں رہا تو یہ یہاں سے فرار بھی ہو سکتا ہے یا خود ک
بھی کر سکتا ہے"۔ کرنل شوالا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھ
تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل چوپڑہ نے جیب
ایک سرنج نکالی اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور آگے بڑھ کر ا
نے سوئی بڑی بے دردی سے صادق چکاری کے بازو میں اتار دی۔ ا
لمحے کے لئے تو صادق چکاری کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی
لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ابھی اس سرحدی گاؤں والے مکان
میں موجود تھا۔ عبداللہ یہاں سے نکلنے کے آخری انتظامات کا جائزہ لینے
گیا ہوا تھا اور وہ چاروں سرحد عبور کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے کہ
اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عبداللہ وحشت زدہ
انداز میں اندر داخل ہو گیا۔

"غضب ہو گیا جناب صادق چکاری کافرستانی فوجیوں کے ہاتھ لگ
گیا ہے"۔ عبداللہ نے متوحش سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار
اچھل پڑا۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی بگڑ سے گئے تھے۔

"کیسے۔ کب۔ کس طرح اطلاع ملی تمہیں۔ کیا ہوا ہے"۔ عمران
نے انتہائی بے چین اور مضطرب سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی آیا"..... عبداللہ نے کہا اور تیزی سے
مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیل گیا تھا۔

"پھر تو مشن ہی ختم ہو گیا" صفدر نے کہا۔

"تم نے اسے باہر نکلنے کی جو تجویز بتائی تھی یہ اسی کا نتیجہ ہو گا" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن عمران خاموش رہا۔ چند لمحوں بعد عبداللہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا جس سے اس نے پہلے مارگا گاؤں کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے کافرستانی فوجیوں میں اپنے مخبر الیون ون سے خود بھی بات کی تھی اور عمران کی بھی بات کرائی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر کے وہ خود بھی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح ہی بگڑا ہوا تھا۔ بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ کافی دیر تک یہ بلب اسی انداز میں جلتا رہا۔ پھر اچانک ایک جھماکے کے بعد وہ مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ عبداللہ نے ٹرانسمیٹر کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ عبداللہ بول رہا ہوں بی اے سی تھرٹی ون اوور" عبداللہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ بی اے سی الیون ون بول رہا ہوں۔ اوور" ... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جس سے پہلے بات چیت ہوتی رہی تھی۔

"الیون ون۔ سرخ شاہین کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ... عبداللہ نے کہا۔

وہ کرنل شوالا کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ انہوں نے انتہائی ...ت انداز میں کافرستانی فوج کو ڈاج دے کر گاؤں سے نکلنے کی ... کی۔ پہلے سرخ شاہین نے تنگ درے کی مشرقی پہاڑی کو ... سے اڑا دیا۔ اس طرح اس کے اوپر موجود مشین گن پوسٹ تباہ ... ہے مغربی پہاڑی پر اور باہر فوج پر انتہائی خوفناک میزائلوں کی ... دی گئی۔ اس دوران سرخ شاہین اپنے دو ساتھیوں سمیت ... مشرقی پہاڑی والے حصے سے باہر نکل جانے میں کامیاب ہو ... جہاں وہاں پوری مشین گن پوسٹ تباہ نہ ہوئی تھی۔ وہاں چار ... فوجی ابھی موجود تھے۔ ان سے ان کا ٹکراؤ ہو گیا۔ انہوں نے ان پر ... دیا۔ سرخ شاہین کے دو ساتھی تو وہیں ہلاک ہو گئے جبکہ سرخ شاہین زخمی ہونے کے باوجود وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ... پیچھا کیا گیا لیکن وہ غائب ہو گیا تھا۔ اس کے جسم سے نکلنے والے ... کے نشانات آگے جا کر غائب ہو گئے تھے۔ کرنل شوالا کو جب ... اطلاع ملی تو اس نے پورے علاقے کو گھیر لیا اور پھر کھوجی کتے ... گئے۔ ان کھوجی کتوں نے خون کی بو سونگھ کر ایک تنگ سی ... سرخ شاہین کو بے ہوشی کے عالم میں تلاش کر لیا۔ اس کے سر ... حصے میں شدید چوٹ لگی تھی اور وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اسے ... اٹھا لیا گیا اور پھر ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کسی قریبی ... لے جایا گیا جبکہ گاؤں پر خوفناک بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا ... اس کے بعد زیر زمین ہیڈ کوارٹر ... بھی ٹریس کر لیا گیا اور

فوجی ماہرین نے اسے چیک کیا لیکن وہاں سے کاغذات کی راکھ کے
علاوہ اور کچھ نہ ملا۔ البتہ وہاں سے ایک جدید ساخت کا کمپیوٹر ملا جس
کی میموری واش کر دی گئی تھی لیکن ماہرین نے اسے چیک کیا تو پتہ
چلا کہ کمپیوٹر میں موجود تمام معلومات کو کسی فلم رول میں منتقل کر لیا
گیا ہے لیکن فلم رول ہیڈ کوارٹر سے نہ مل سکا تو ایک شدید زخمی آدمی
سے اس بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ اس نے بتایا کہ سرخ
شاہین نے کمپیوٹر میں موجود تمام معلومات جن میں مشکباری مجاہدین
کے لیڈروں اور تنظیموں کے بارے میں، ان کے خفیہ اڈوں اور ان
کے خفیہ اسلحہ کے سٹوروں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ فائنل ماسٹر
پلان اس کے سامنے سرخ شاہین نے کمپیوٹر سے ایک فلم رول میں
منتقل کیا اور پھر کمپیوٹر کی میموری واش کر کے وہ یہ فلم رول جیب میں
ڈال کر چلا گیا۔ اس زخمی نے بتایا کہ وہاں سے نکلنے کے لئے کیا ترکیب
استعمال کی گئی اور پھر اس نے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی
عمران نے ٹرانسمیٹر پر سرخ شاہین کو یہ تجویز بتائی تھی لیکن سرخ شاہین
سے وہ فلم رول نہ مل سکا تو پھر اس کے ہیڈ کوارٹر سے لے کر اس غار
تک جہاں سے وہ ملا تھا اور اردگرد کے تمام علاقے کو انتہائی جدید ترین
مشینری سے چیک کیا گیا لیکن وہ فلم رول نہیں مل سکا۔ اوور"۔ الیون
ون نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ الیون ون۔ میں سورج بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ عمران
نے عبداللہ کو ہاتھ کے اشارے سے خاموش رہنے کا کہہ کر خود بات

شروع کر دی۔

ں سر۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے الیون ون نے کہا۔

رخ شاہین کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے
پوچھا۔

علوم نہیں جناب۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اسے کسی
پتال میں لے جایا گیا ہے۔ اوور"۔۔۔ الیون ون نے جواب دیا۔

رنل شوالا کون ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

اس مشن کا انچارج کمانڈر ہے۔ ماؤنٹین ایف کا کرنل ہے۔
"۔۔۔ الیون ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یوں کے علاوہ بھی کوئی ایجنسی وہاں موجود ہے یا نہیں۔
"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

ں ہاں۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف اپنے ایکشن گروپ کے
یلی کاپٹرز پر اس وقت پہنچا تھا جب گاؤں بمباری سے تباہ کر دیا
تھا اور سرخ شاہین کو غار سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔ مجھے
ہوا ہے کہ چیف شاگل نے سرخ شاہین کو اپنی تحویل میں لینا
کرنل شوالا نے انکار کر دیا۔ جس پر بات پرائم منسٹر تک پہنچ
پرائم منسٹر کے حکم پر سرخ شاہین کو کرنل شوالا کی ہی تحویل
ما گیا اور چیف شاگل اپنے ساتھیوں سمیت واپس کافرستان چلے
ں۔ اوور"۔۔۔ الیون ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یا تم اس ہسپتال کو ٹریس کر سکتے ہو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے

کہا۔
"نہیں جناب۔ اس کا علم صرف کرنل شوالا اور کرنل چوپڑا
ہے۔ کرنل چوپڑہ ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کر رہے تھے۔ کرنل شوالا سا
گئے تھے اس کے علاوہ کسی اور کو علم نہیں ہے۔ اوور"۔۔۔ ایلون
نے جواب دیا۔
"اب گاؤں کے گھیرے کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران ا
پوچھا۔
"باقی سب چلے گئے ہیں صرف ایک کمپنی ماؤنٹین ایف کی باقی
گئی ہے۔ اوور"۔۔۔ ایلون ون نے کہا۔
"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"وہیں سے جناب۔ میرا تعلق بھی ماؤنٹین ایف سے ہی ہے
اوور"۔۔۔ ایلون ون نے جواب دیا۔
"کرنل شوالا کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھ
"ماؤنٹین ایف ساپور چھاؤنی میں تعینات ہے جناب۔ کرنل شو
اس چھاؤنی کے انچارج ہیں۔ وہیں چھاؤنی کے اندر ہی علیحدہ آفیس
کالونی موجود ہے جس کی کوٹھی نمبر ایک میں کرنل شوالا رہتے ہیں
اوور"۔۔۔ ایلون ون نے جواب دیا۔
"اس کے بیوی بچوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور"۔۔۔ عمرا
نے پوچھا۔
"ان کی بیوی تو دماغی طور پر تندرست نہیں ہے۔ صرف ایک ب

"ان کا نام مورتی ہے۔ وہ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ کارگل
یونیورسٹی میں۔ یہ سری نگری کی سب سے مشہور یونیورسٹی ہے جناب
اوور"۔۔۔ ایلون ون نے کہا۔
"کس کلاس میں ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ ویسے جوان لڑکی ہے۔ کسی بڑی کلاس
میں ہی پڑھتی ہو گی۔ اوور"۔۔۔ ایلون ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا وہ وہیں یونیورسٹی میں ہی رہتی ہے یا علیحدہ رہتی ہے۔
اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"اس کا مجھے علم نہیں ہے جناب۔ اوور"۔۔۔ ایلون ون نے جواب
دیا۔ عمران نے اوکے اینڈ اوور آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔
"ہاں۔ اب یہی حل ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد عمران نے آنکھیں
کھولتے ہوئے کہا۔
"کیا"۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"ہمیں سری نگری پہنچنا ہے۔ وہاں سے کرنل شوالا کی لڑکی مورتی
کو اپنی تحویل میں لے کر اس کرنل شوالا کو قابو میں کرنا ہے۔ اس کے
بدلے ہم صادق چکاری کو ان کی تحویل سے چھڑوا سکتے ہیں"۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"لیکن اس کے لئے تو کافی وقت چاہئے عمران صاحب۔ جبکہ صادق
چکاری کی زندگی تو خطرے میں ہو گی۔ اسے تو کسی بھی لمحے ہلاک کیا جا

سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو معلوم نہیں ہے کہ صادق چکاری کو کہاں رکھا … ہے۔ عمران ٹھیک کہتا ہے۔ جب تک یہ کرنل شوالا قابو میں نہ آئے گا اس وقت تک صادق چکاری کا پتہ نہیں چل سکتا"۔۔۔ تنویر نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ صادق چکاری ساپور چھاؤنی کے ہسپتال … موجود ہوگا"۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"میرا بھی یہی خیال ہے کیونکہ فوجیوں کی واقعی یہی نفسیات ہ… ہیں لیکن ساپور چھاؤنی بہت بڑی چھاؤنی ہے اور اس وقت وہاں … الرٹ ہو چکا ہوگا اور ہمارے پاس کوئی ماورائی طاقتیں نہیں ہیں کہ چھاؤنی میں گھس کر صادق چکاری کو وہاں سے نکال لائیں"۔۔۔ عم… نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ وقت طویل منصوبہ بندی کا نہیں ہے و… صادق چکاری کو یقیناً ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہمیں فوری طور پر ایک… لینا چاہئے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اس وقت وہ تنویر سے بھی ز… ڈائریکٹ ایکشن کا قائل نظر آ رہا تھا۔

"عبداللہ۔ کیا تم کبھی صادق چکاری سے ملے ہو"۔۔۔ عمران نے خاموش بیٹھے ہوئے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ دو بار مل چکا ہوں"۔۔۔ عبداللہ نے جواب دیا تو عم…

… کر سیدھا ہو گیا۔

"ان کے حلیے اور قد و قامت کے بارے میں تفصیل بتاؤ"۔ عمران … لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے ساتھی صفدر جیسا قد و قامت ہے۔ جہاں تک حلیے کا تعلق … اگر آپ کہیں تو میں ان کا ایک فوٹو آپ کو دکھا سکتا ہوں"۔ … نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"فوٹو ہے تمہارے پاس"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں … کہا۔

"جی ہاں۔ صادق چکاری صاحب ہیڈ کوارٹر سے پہلے ہمارے … آپ کے لیڈر تھے اور میں ان کا نائب تھا۔ ویسے بھی وہ میرے کافی … دوست ہیں"۔۔۔ عبداللہ نے کہا۔

"جلدی لے آؤ فوٹو۔ فوراً"۔۔۔ عمران نے کہا اور عبداللہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ آئی ہے"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"صادق چکاری کی زندگی فوری طور پر بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے … نقلی صادق چکاری کو سامنے لایا جائے۔ اس طرح اصلی اور نقلی کا … ڈال کر انہیں الجھا دیا جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن نقلی صادق چکاری کہاں موجود رہے گا اور کیسے"۔۔۔ صفدر … حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے شاگل تک یہ بات پہنچانی پڑے گی"۔۔۔ عمران نے

گول مول سا جواب دیا۔ اسی لمحے عبداللہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ
ایک فوٹو موجود تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے فوٹو لیا تو اس نے
اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔ فوٹو میں عبداللہ کے ساتھ ایک آدمی
جس کا قد و قامت صفدر جیسا ہی تھا۔

"او کے۔ صفدر یہ فوٹو لو اور اپنے چہرے پر صادق چکاری کا میکا
اپ کرو۔ جلدی کرو۔ میں شاگل تک اس بات کو پہنچاتا ہوں"۔ عمرا
نے فوٹو صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے فوٹو لیا اور ا
کر وہ اپنے بیگ کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں میک اپ کا خصوص
سامان موجود تھا۔

"عبداللہ۔ اس مارگا گاؤں سے قریب کوئی سپاٹ ایسا تھا جہا
مشکباری مجاہدوں کا کوئی خفیہ اڈہ ہو"۔ عمران نے عبداللہ
مخاطب ہو کر کہا۔

"آڈی پہاڑی کے قریب ایسا خفیہ اڈہ موجود ہے عمران صاحب۔
آڈی پہاڑی مارگا گاؤں سے تقریباً پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر صافی چھاؤ
کے قریب واقع ہے اور اس پہاڑی سے اس چھاؤنی پر اکثر حملے
ہوتے رہتے ہیں۔ اس اڈے کا علم کافرستانی فوج کو بھی ہے۔ لیکن
آج تک اس اڈے کو ٹریس نہیں کر سکے"۔ عبداللہ نے کہا۔

"اس اڈے کا انچارج کون ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کمانڈر ابو یوسف"۔ عبداللہ نے جواب دیا۔

"کیا تم کمانڈر ابو یوسف سے میری بات کرا سکتے ہو"۔ عمرا

...پوچھا۔

ی ہاں۔ لیکن ٹرانسمیٹر پر ہی ہو گی"۔ عبداللہ نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ لے آؤ ٹرانسمیٹر"۔ عمران
کہا تو عبداللہ اٹھ کر ایک بار پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک خصوصی ساخت کا لانگ رینج
سمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کو میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی
ٹ کرنا شروع کر دی۔ عمران غور سے فریکونسی کو دیکھتا رہا۔

یلو ہیلو۔ بی اے سی تھرٹی ون کالنگ۔ اوور"۔ عبداللہ نے
میٹر کا بٹن دبا کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

یس۔ بی اے سی۔ فارٹی فارٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

فارٹی فارٹی۔ تمہیں معلوم ہے کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔
اوور"۔ عبداللہ نے کہا۔

ہاں۔ لیکن اب تو سورج کے نکلنے کا سکوپ ہی باقی نہیں رہا۔
اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

سورج سے بات کرو۔ پھر وہ تمہیں خود ہی بتا دے گا کہ کیا ہونا
۔ اوور"۔ عبداللہ نے کہا۔

ہیلو فارٹی فارٹی۔ میں سورج بول رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران
کہا۔

یس سر۔ حکم فرمائیے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نے آپ کے

ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا ہے۔اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا
"آپ کو معلوم ہے کہ ٹارگٹ ہٹ کر دیا گیا ہے۔اوور"۔ عم
نے کہا۔
"جی ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تھرٹی ون سے کہا تھا کہ اب سو
نکلنے کا سکوپ ختم ہو گیا ہے۔اوور"..... ابو یوسف نے جواب دیا۔
"مایوس ہونے والی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی ہر صورت
ٹارگٹ کو ہٹ کرنا ہے اور ابھی ٹارگٹ میں جان باقی ہے۔
خیال ہے کہ ٹارگٹ کی اس جان کو قائم رکھنے کے لئے دوسرا ٹار
سامنے لایا جائے اور اسے آپ کے اڈے میں پہنچایا جائے تاکہ وہ لو
الجھن میں پھنس جائیں اور ہمیں اصل ٹارگٹ ہٹ کرنے کا وقت
جائے گا۔اوور"..... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جناب۔ کیونکہ م
اطلاع کے مطابق ٹارگٹ کو گاؤں سے ساپور چھاؤنی لے جایا گیا۔
وہاں ان کا علاج کیا گیا ہے اور پھر مشینری کے ذریعے ان کے ذہن
چیکنگ کی گئی ہے۔ اس طرح انہیں یہ بات تو معلوم ہو گئی ہے کہ
اصل ٹارگٹ ہے لیکن ان کے پاس کوئی فلم رول تھا جو انہیں نہ
مل رہا۔ اس لئے انہوں نے انہیں قید میں رکھا ہوا ہے اور اب وہ
رول ٹریس کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری
گاؤں کے قریب لائی جا رہی ہے۔ یہ مشینری اس قدر جدید ہے کہ
ہمارا سپاٹ بھی چیک کر سکتی ہے۔ اس لئے ہم اپنا سپاٹ کلوز کر

یہ لوگ یہاں سے شفٹ ہو رہے ہیں۔اوور"..... ابو یوسف نے
جواب دیا۔
"انہیں کس طرح ان باتوں کا پتہ چلا ہے۔اوور"..... عمران نے
پوچھا۔
"ساپور چھاؤنی میں میرا ایک خاص آدمی موجود ہے جناب۔ اس
نے یہ خفیہ اطلاع بھجوائی ہے تاکہ ہم اپنا سپاٹ بچا لیں۔اوور"۔ ابو
یوسف نے جواب دیا۔
"کیا یہ تمہارا آدمی چھاؤنی سے ٹارگٹ کو برآمد کرانے میں مدد دے
سکتا ہے۔اوور"..... عمران نے پوچھا۔
"اس چھاؤنی میں انتظامات انتہائی سخت کر دیئے گئے ہیں۔ بہرحال
اس سے مدد لی جا سکتی ہے اگر وہ کر سکا تو۔اوور"..... ابو یوسف نے
جواب دیا۔
"اس سے براہ راست رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔اوور"..... عمران
نے پوچھا۔
"وہ چھاؤنی کے مواصلاتی نظام کا انچارج ہے۔ کیپٹن نرائن اس کا
نام ہے۔ اگر آپ اس چھاؤنی کی جنرل فریکونسی پر کال کریں تو
کیپٹن نرائن ہی کال اٹنڈ کرے گا۔ اس کا کوڈ اسلم ہے۔ آپ کہیں کہ
آپ نے کیپٹن اسلم سے بات کرنی ہے تو وہ سمجھ جائے گا اور پھر وہ خود
ہی اٹنڈ کال کو محفوظ کر لے گا۔اوور"..... دوسری طرف سے کہا

"کیا فریکونسی ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتادی گئی۔

"کیا آپ اسے میرے متعلق بریف کر سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ دس منٹ بعد اسے کال کریں۔ میں اس دوران اسے بریف کر دوں گا۔ وہ ہمارا خاص آدمی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اس سے بات کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ میں دس منٹ بعد اسے کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر ابو یوسف کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ اوور"...... عمران نے بغیر کوئی نام لئے کہا۔

"یس کیپٹن نرائن بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیپٹن اسلم سے بات کرنی ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ مجھے فارٹی فارٹی کی کال مل چکی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن۔ آپ کی چھاؤنی میں صادق چکاری کو رکھا گیا ہے۔ کیا

...ت ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سرخ شاہین اس وقت چھاؤنی کے ایک خصوصی سیل میں موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اسے اس سیل سے نکالا جا سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سپیشل سیل سے کسی کو نہیں نکالا جا سکتا اور نہ ہی ان سے کوئی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ تفصیل بتا سکتے ہیں کہ یہ سیل کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سپیشل سیل چھاؤنی کے نیچے بنے ہوئے خصوصی تہہ خانوں میں بنے ہوئے ہیں۔ یہ تہہ خانے میکنزم کے تحت کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور ان میں باقاعدہ کمپیوٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا تمام تر کنٹرول علیحدہ ایک سیکشن کے پاس ہے جس کا کوئی تعلق چھاؤنی کے دوسرے افراد کے ساتھ نہیں ہے۔ اس لئے مزید تفصیل بھی نہیں بتائی جا سکتی۔ اوور"...... کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سرخ شاہین کے زندہ رہنے کے کتنے امکانات موجود ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرا ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ سپیشل سیل میں موجود ہیں۔ اوور"۔

کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شوالا انچارج ہے ساپور چھاؤنی کا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہی انچارج ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل شوالا اب کہاں ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مار گاؤں گئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں سے انہیں کسی فلم رول کی تلاش ہے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس نے واقعی صادق چکاری میک اپ کیا ہوا تھا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی صفدر۔ اب ہمیں فوری طور ساپور چھاؤنی پہنچنا ہے اور وہاں سے ہمیں صادق چکاری کو ہر صورت میں نکالنا ہے اور اس کے لئے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو میں میک اپ واش کر دوں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔

"عبداللہ۔ ہم نے فوری طور پر براہ راست ساپور چھاؤنی پہنچنا ہے کیا اس کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مثلاً کس قسم کا انتظام"۔۔۔۔ عبداللہ نے کہا۔

"کوئی فوجی ہیلی کاپٹر مل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ حالات اس قدر سخت ہیں اور ہمیں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اب یہاں سے سرحد پار کرنا بھی انتہائی مشکل ہو رہا ہے۔ یکلخت انتہائی سخت نگرانی اور چیکنگ شروع کر دی گئی ہے"۔۔۔۔ عبداللہ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے کافرستان جانا پڑے گا اور وہاں سے مشکبار میں داخل ہونا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں اس قدر سختی نہیں ہو گی۔ وہاں اگر آپ چاہیں تو بوٹ مل سکتی ہے"۔۔۔۔ عبداللہ نے کہا۔

"پہلے روٹ چیک کر لیں۔ پھر بات ہو گی۔ تم ایسا کرو کہ کافرستان اور اس سے ملحقہ مشکبار وادی کا تفصیلی نقشہ لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور عبداللہ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

ایک غار کے باہر کرنل شوالا کرنل چوپڑہ اور دوسرے فوجی آفیسر
موجود تھے۔ غار کے اندر ایک چھوٹی سی مشین زمین میں نصب تھی ا
ایک آدمی جھک کر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور سب
نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ ان سب کے چہروں پر امید وبیم کے
تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد مشین آف کر دی گئی اور وہ آد
جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی باہر آگیا۔

"سوری کرنل۔ اس غار میں کوئی فلم رول موجود نہیں ہے"۔ اس
فوجی نے باہر آکر کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر وہ فلم رول گیا کہاں"...... کرنل
شوالا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر اگر ایسا رول ہوتا تو یقیناً اب تک مل چکا ہوتا"...... کرنل
چوپڑہ نے کہا۔

"نہیں کرنل چوپڑہ۔ یہ فلم رول بہرحال تھا لیکن اب کہاں گیا۔ یہ
بات سمجھ میں نہیں آرہی"...... کرنل شوالا نے کہا۔

"سر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس صادق چکاری نے ہاتھ گھما کر دور
کہیں اسے پھینک دیا ہو اور ہم اسے یہیں تلاش کرتے پھر رہے
ہوں"۔ ایک فوجی افسر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جہاں تک کوئی شخص اسے پھینک سکتا ہے وہاں تک
تو ہم نے چیکنگ کر لی ہے۔ بہرحال مزید وسیع ایریئے میں چیکنگ کرنی
ہوگی"...... کرنل شوالا نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ ایک طرف
عارضی کیمپ لگایا گیا تھا۔ کرنل شوالا نے وہاں پہنچ کر ہدایات دینا
شروع کر دیں اور پھر اس کی ہدایات کے مطابق سب لوگ تیزی سے
ادھر ادھر پھیل گئے۔ کرنل شوالا کرنل چوپڑہ کے ساتھ کیمپ میں ہی
بیٹھ گیا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ فلم رول یہاں موجود ہے لیکن آخر وہ چیک
کیوں نہیں ہو رہا"...... کرنل شوالا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس صادق چکاری پر کیوں نہ سختی کی جائے اور اسے بتانے پر مجبور
کر دیا جائے"...... کرنل چوپڑہ نے کہا۔

"اسے خود بھی معلوم نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے اسے
نیم بے ہوشی کے عالم میں کہیں پھینک دیا ہو۔ اس لئے اس کے شعور
اور لاشعور میں اس بارے میں کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ ورنہ تو ہمیں
یہاں خراب ہونے کی ضرورت نہ پڑتی"...... کرنل شوالا نے منہ بناتے

ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ م
موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی کرنل شوالا نے ہاتھ ب
کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر کالنگ کرنل شوا
اوور"..... پرائم منسٹر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کی تیز اور سخت آ
سنائی دی۔
"یس سر۔ کرنل شوالا اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"..... کرنل شوالا
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں۔ اوور"..... دوسری طر
سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ پرائم منسٹر کالنگ۔ اوور"..... چند لمحوں بعد پرائم منسٹ
بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔
"یس سر۔ کرنل شوالا اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"..... کرنل شوالا
ایک ہی فقرے میں دو بار سر کہتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"وہ فلم رول مل گیا ہے۔ اوور"..... پرائم منسٹر صاحب
پوچھا۔
"نو سر۔ انتہائی جدید ترین مشینری سے مکمل چیکنگ کر لی
ہے۔ وہ فلم رول دستیاب نہیں ہو سکا۔ اب ہم وسیع ایریئے
چیکنگ کر رہے ہیں کہ شاید اس صادق چکاری نے ہاتھ گھما کر اسے
پھینک دیا ہو۔ اوور"..... کرنل شوالا نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ صادق چکاری کا کوئی ساتھی اور بھی ہو جو
وہ رول لے کر نکل گیا ہو۔ اوور"..... پرائم منسٹر نے کہا۔
"نہیں سر۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کا ذہن چیک کرنے والی مشین اس
کے بارے میں بتا دیتی۔ اوور"..... کرنل شوالا نے جواب دیا۔
"صادق چکاری اب کہاں ہے۔ اوور"..... پرائم منسٹر نے پوچھا۔
"وہ چھاؤنی کے سپیشل سیل میں قید ہے جناب۔ اوور"..... کرنل
شوالا نے کہا۔
"تم اپنے نائب کو یہاں چیکنگ کا کام دے کر ساپور چھاؤنی پہنچو۔
حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ صادق چکاری کو ایسی جگہ پر رکھا جائے
جس کا علم صرف اعلیٰ ترین حکام کو ہو کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کی طرف سے خطرہ موجود ہے کہ وہ کسی بھی لمحے صادق چکاری کو
تمہاری تحویل سے نکال سکتی ہے۔ اوور"..... پرائم منسٹر نے کہا۔
"کیا یہ فیصلہ ہو گیا ہے سر کہ اسے زندہ رکھا جائے گا جبکہ پہلے تو
یہ علم تھا کہ اسے فلم رول ملنے کے بعد ہلاک کر دیا جائے گا۔ اوور"۔
کرنل شوالا نے کہا۔
"یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے تمہارا نہیں اور نہ حکومت تمہیں
اس بارے میں کچھ بتانے کی پابند ہے۔ اوور"..... پرائم منسٹر نے
انتہائی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"سوری سر۔ آئی ایم رئیلی سوری سر۔ اوور"..... کرنل شوالا نے
انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"تم ساپور چھاؤنی پہنچو۔ میرے ملٹری سیکرٹری کرنل پرشاد کو ذاتی طور پر جانتے ہو۔ وہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے خصوصی ہیلی کاپٹر پر چھاؤنی پہنچے گا۔ تم نے صادق چکاری کو بے ہوش کر کے اس کے ساتھ بھیج دینا ہے اور اسے ہوش میں لانے کی دوا بھی دے دینی ہے اس کے بعد تم نے اس فلم رول کی تلاش کا کام کرنا ہے۔ اوور" ۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی ہیلی کاپٹر پر روانہ ہو جاتا ہوں۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل شوالا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کرنل چوپڑہ۔ میں اس صادق چکاری کی ڈیلوری دے کر واپس آجاؤں گا۔ تم اس دوران فلم رول کی تلاش جاری رکھو"...... کرنل شوالا نے کرنل چوپڑہ سے کہا جو اس کے اٹھتے ہی خود بھی اٹھ کھڑا تھا۔

"یس کرنل"...... کرنل چوپڑہ نے جواب دیا اور کرنل شوالا سر ہلاتا ہوا کیمپ کے بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے وزیراعظم اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ میز پر چار مختلف رنگوں کے ٹیلی فون موجود تھے۔ ان کے ساتھ ہی ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر اور ایک انٹرکام بھی موجود تھا کہ سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل میز پر رکھ کر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری کرنل پرشاد بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے کرنل پرشاد"...... پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹارگٹ کو ساپور چھاؤنی سے وصول کر کے میں نے آپ کی

ہدایات کے مطابق اسے کرنل منٹن کے حوالے کر دیا ہے۔ آپ
سے رپورٹ لے لیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مؤ
لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے
کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی مؤ
آواز سنائی دی۔

"کرنل شیام سے بات کراؤ"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیو
دیا۔ چند لمحوں بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کرنل شیام بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ا
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ٹارگٹ کے بارے میں"...... پرائم منس
پوچھا۔

"ٹارگٹ ہٹ کر لیا گیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے ج
دیا گیا۔

"کوئی پرابلم"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر۔ آل از اوکے"...... کرنل شیام نے جواب دیا۔

"اوکے"...... پرائم منسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور

دیا۔ ان کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے
ابھی انہوں نے میز پر رکھی ہوئی فائل اٹھائی ہی تھی کہ نیلے رنگ
... کی گھنٹی بج اٹھی اور پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ
... کے فون کا تعلق براہ راست صدر مملکت سے تھا۔ انہوں نے
... رسیور اٹھا لیا۔

"..."...... پرائم منسٹر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے ساپور چھاؤنی سے صادق چکاری کو اپنی تحویل میں لے لیا
کیا یہ رپورٹ درست ہے"...... دوسری طرف سے صدر کی باوقار
... سنائی دی۔

"... سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی اور نہ ہی
... وجہ بتائی ہے"...... صدر مملکت کا لہجہ قدرے ناخوشگوار تھا۔

"میں نے سوچا کہ جب معاملہ مکمل ہو جائے گا تو میں آپ سے
... سے بات کروں گا۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے معاملہ مکمل ہونے
... ملی ہے۔ ابھی میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال
... ہے۔ دراصل مجھے خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ صادق چکاری
... یوں کی سب سے خوفناک اور خطرناک تنظیم الجہاد کا لیڈر ہے
وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے اس تنظیم کو کنٹرول کرتا اور چلاتا ہے اور
... معلوم ہے کہ تمام تنظیموں میں سے کافرستانیوں کو سب سے
... نقصان الجہاد ہی پہنچا رہی ہے اور یہ تنظیم پاکیشیا اور مشکباری

تنظیموں کے درمیان رابطے کا کام کر رہی ہے اور یہ اطلاع بھی مجھے
ہے کہ الجہاد صادق چکاری کو زندہ یا مردہ ہمارے ہاتھوں سے نکالنے
لئے کام کر رہی ہے اور اس کے مخبر کافرستانی فوجیوں میں بھی مو
ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ صادق چکاری
ماؤنٹین ایف کی تحویل سے نکال کر خصوصی تحویل میں لے لیا جا
اور اس کے بعد اس سے الجہاد کے بارے میں تمام معلومات حاصل
کے اس تنظیم کے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کی جائے"۔ پرا
منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے
پوچھا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ نے واقعی جو کچھ کیا ہے اچھا کیا ہے لیکن صا
چکاری کو آپ نے پھر بھی تو فوج کے کسی سیکشن کی تحویل میں ہی
ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ الجہاد والے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ا
سراغ لگا لیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں نے اس سلسلے میں باقاعدہ سوچ سمجھ کر منص
بندی کی ہے۔ ساپور چھاؤنی سے صادق چکاری کو میرے مل
سیکرٹری نے اپنے ہیلی کاپٹر میں اٹھایا ہے اور پھر اس نے میرے حک
بے ہوش صادق چکاری کو راگن کے کرنل شیام کے حوالے کیا
لیکن کرنل شیام نے ملٹری سیکرٹری سے اپنا تعارف بطور کرنل ٹ

ا ہے اور اس نے کرنل ٹنڈن کا میک اپ کیا ہوا تھا جبکہ کرنل
ں چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ پھر کرنل شیام نے صادق چکاری کو تباکی ایئر
ے کمانڈر لچھمن کے حوالے کیا ہے اور کمانڈر لچھمن نے اسے اپنے
سی ہیلی کاپٹر میں کنڈور کے سپیشل کیمپ پہنچا دیا ہے۔ کیمپ
کرنل پرشاد اسے اپنے خصوصی کیمپ میں رکھ کر اس سے پوچھ
ے گا۔ کمانڈر لچھمن کے ہیلی کاپٹر میں مخصوص ٹائم بم لگا دیا گیا
س کی وجہ سے واپسی پر فضا میں ہی اس کا ہیلی کاپٹر دھماکے سے
گیا اور کمانڈر لچھمن ہلاک ہو گیا اسے حادثہ ظاہر کیا جائے گا کہ
لچھمن کا ہیلی کاپٹر کسی پہاڑی چٹان سے ٹکرا کر تباہ ہوا ہے جبکہ
کرنل شیام کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کی کار کو ایک ٹرالر
اچانک ٹکر مارے گا۔ اس طرح وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو جائے گا
اس طرح صادق چکاری تک پہنچنے کے تمام راستے مسدود کر دیئے گئے
ہیں۔ اب صرف کرنل پرشاد، آپ اور میرے علاوہ کسی اور کو معلوم
نہیں ہے کہ صادق چکاری کہاں گیا۔ آیا وہ زندہ بھی ہے یا نہیں"۔
م منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو واقعی حیرت انگیز منصوبہ بندی کی ہے لیکن جب تک
صادق چکاری کی لاش سامنے نہیں آئے گی اسے ٹریس کرنے کی بہرحال
کوشش جاری رہے گی"...... صدر نے کہا۔

"جناب کرتے رہیں ٹریس۔ آپ سے اور مجھ سے ظاہر ہے وہ معلوم
نہیں کر سکتے اور سپیشل بیس کے بارے میں بھی سوائے آپ کے اور

میرے اور کسی کو علم نہیں ہے۔ اس لئے وہ کہاں اور کیسے ٹر
کریں گے جبکہ کرنل پرشاد پوچھ گچھ کے سلسلے میں انتہائی تربیت یا
آدمی ہے۔ وہ اس صادق چکاری کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لے گا
اس کے بعد اس الجہاد کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا جائے گا اور اگر وہ
رول مل گیا تو پھر باقی تنظیموں اور اڈوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا
طرح مشکباری تحریک آزادی کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائے گا
پرائم منسٹر نے کہا۔

"گڈ۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ بہرحال یہ مشن آپ
ہے اور آپ نے ہی اسے مکمل طور پر ڈیل کرنا ہے"۔ صدر نے کہا

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ آپ دیکھیں گے کہ میں مشکباریوں
جدوجہد کا خاتمہ کس طرح کرتا ہوں"۔ پرائم منسٹر نے انتہا
بااعتماد لہجے میں کہا۔

"آپ چیف شاگل کو فون کر کے اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگا دیں
وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈیل کرے تاکہ اگر پاکیشیا سیکر
سروس صادق چکاری کے معاملے میں کام کرے تو کافرستان سیکر
سروس اسے کور کر سکے"..... صدر نے کہا۔

"جناب اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سرو
چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے وہ صادق چکاری تک پہنچ ہی نہ
سکتی"..... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی

... انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ فلم رول کو تلاش کیا جا رہا ہے
... وہ وہاں پہنچ کر فلم رول کو اپنے قبضے میں لے لیں۔ آپ
...نان سیکرٹ سروس کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ انہیں چیک کرے اور
... کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ مارگا گاؤں جا کر وہاں چارج سنبھال
... فوج کے ساتھ مل کر اس فلم رول کو ٹریس بھی کریں اور مل
... اسے اپنی تحویل میں لے کر آپ تک پہنچا دیں"..... صدر نے

... ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں"۔
... نے کہا تو دوسری طرف سے "اوکے" کے الفاظ کے ساتھ ہی
... ہو گیا۔ پرائم منسٹر نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر
... پریس کر دیا۔

... سر"..... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز
... دی۔

... فرستان سیکرٹ سروس چیف شاگل کی مجھ سے بات کراؤ"۔
... نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔
... بعد پانچ منٹ بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم
... نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
... . پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
... فرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل لائن پر موجود ہیں
... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

"ہیلو ..... پرائم منسٹر نے ایک لمحہ رک کر تحکمانہ لہجے میں

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سر

دوسری طرف سے شاگل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر شاگل۔ صادق چکاری کو حکومت اپنی تحویل میں لے
ہے۔ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق
کو ٹریس کر کے اور حکومت کی تحویل سے حاصل کرنے کے لئے
رہی ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ انہیں ٹریس کر کے نہ
انہیں روکیں بلکہ ان کا خاتمہ کر دیں" ..... پرائم منسٹر نے تحکمانہ
میں کہا۔

"صادق چکاری تو فوج کی تحویل میں تھا جناب اور میں نے
کہا تھا جناب کہ اسے فوج کی تحویل سے نکال لیا جائے کیونکہ
تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن میری
رد کر دی گئی۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ اب آپ فرما رہے
صادق چکاری کو فوج کی تحویل میں سے لیا گیا ہے۔ اس سے کیا
ہوا۔ مجھے معلوم ہونا چاہئے تاکہ میں اسی انداز میں کام کر سک
شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صادق چکاری کو فوج کی تحویل سے لے لیا گیا ہے اور
سے مطلب آپ میری ذات اور صدر مملکت کی ذات سمجھ لیں اور
اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا جا سکتا" ..... پرائم منسٹر نے کہا۔

صرف اتنا بتا دیں کہ اسے مشکبار میں رکھا گیا ہے یا کافرستان میں
تاکہ میں اسی لحاظ سے اپنی منصوبہ بندی ترتیب دے سکوں"۔ شاگل
نے کہا۔

"مشکبار کا مسئلہ مشکبار میں ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اسے
مشکبار میں ہی رکھا گیا ہے" ..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈیل کر
لوں گا" ..... شاگل نے جواب دیا۔

"مجھے آپ نے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا ہے" ..... پرائم منسٹر
نے کہا۔

"یس سر" ..... شاگل نے کہا اور پرائم منسٹر نے رسیور رکھ دیا۔ ان
کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تیرنے لگی تھی کیونکہ انہوں نے جان
بوجھ کر شاگل کو چکر دیا تھا کہ صادق چکاری کو مشکبار میں رکھا گیا ہے
کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اس شاگل کے
کسی آدمی سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ مشکبار
میں ہی صادق چکاری کو ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کے دارالحکومت میں ناٹران کے خصوصی اڈے پر موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمین میک اپ اور ایکریمین سیاحوں کے کاغذات کی بنیاد پر دارالحکومت پہنچے تھے اور پھر ایئرپورٹ سے نکل کر وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ایکریمین سیاحوں کے سب سے مقبول ہوٹل گرانڈ پہنچے تھے جہاں انہیں چوتھی منزل پر کمرے مل گئے۔ عمران نے ایک ہفتے کے لئے کمرے بک کرائے تھے لیکن کمرے میں پہنچ کر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ تبدیل کیا اور پھر میک اپ کے ساتھ ساتھ لباس بھی تبدیل کر کے انہوں نے باقی بیگ تو کمروں میں چھوڑے اور ضروری سامان ایک بیگ میں ڈال کر وہ اس بیگ سمیت ہوٹل سے باہر آ گئے۔ عمران ساتھیوں سمیت ہوٹل سے پیدل ہی قریبی مارکیٹ پہنچا اور پھر ایک پبلک فون بوتھ سے اس نے ناٹران کو فون کر کے اسے گاڑی بھیجنے

کا کہا۔ چنانچہ اس گاڑی میں بیٹھ کر وہ ناٹران کے خصوصی اڈے پر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ مجھے یہاں آنے سے پہلے فون کر دیتے تو میں آپ کو ایئرپورٹ سے ہی اٹھا لیتا"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اٹھانے سے پہلے ہمیں شاگل اٹھا کر لے جاتا"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا شاگل کو آپ کی یہاں آمد کا علم تھا جبکہ مجھے تو چیف نے اس بارے میں کوئی بات نہیں بتائی"...... ناٹران حیرت بھرے لہجے میں بولا۔

"چیف کے لحاظ سے تو ہم وادی مشکبار میں موجود ہیں لیکن وہاں حالات ایسے پیش آئے کہ ہمیں یہاں آنا پڑا اور جس قسم کا مشن ہے اس لحاظ سے لامحالہ شاگل نے ہمیں چیک کرنے کے لئے انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے ہمیں یہاں تک پہنچنے کے لئے چکر چلانا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم ترین مشن ہے"...... ناٹران نے چونک کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن موجود تھے۔ ملازم نے چائے کے برتن درمیانی میز پر رکھے اور ٹرالی لے کر وہ واپس چلا گیا۔ ناٹران نے چائے بنانا شروع کر دی اور عمران نے اسے

مشن کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

" اوہ ۔ تو آپ یہاں سے مشکبار میں داخل ہونا چاہتے ہیں تاکہ ساپور چھاؤنی سے صادق چکاری کو آزاد کرایا جا سکے "...... ناٹران نے چائے کی تیار شدہ پیالیاں ہر ایک کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ یہاں سے ہم زیادہ آسانی سے اور جلدی وہاں تک پہنچ سکتے ہیں جبکہ وہاں سے وہ لوگ الرٹ تھے اور ہمارے پاس جلد از جلد ساپور پہنچنے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں تھا اور صادق چکاری کو کسی بھی وقت ہلاک کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" یہاں سے تو آپ براہ راست ساپور جا سکتے ہیں ۔ ساپور عمارتی لکڑی کی بہت بڑی منڈی ہے اور وہاں دنیا بھر کے تاجر جاتے رہتے ہیں ۔ باقاعدہ ایئر سروس ہے "...... ناٹران نے کہا۔

" پہلے مجھے ٹرانسمیٹر لا دو تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ اب تک کیا پوزیشن ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم جب وہاں پہنچیں تو چڑیاں کھیت ہی چگ چکی ہوں "...... عمران نے کہا۔

" تو کیا آپ کا وہاں کوئی آدمی موجود ہے "...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دل والوں کے دل والوں سے رابطے تو بہر حال ہوتے ہی ہیں " ۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" عمران صاحب ۔ یہ لوگ آخر صادق چکاری کو کیوں زندہ رکھے

ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" صادق چکاری اس وقت مشکباری مجاہدین ، ان کی تنظیموں ، ان کے اڈوں اور اسلحے کے سٹوروں کا انسائیکلوپیڈیا ہے ۔ تمہارا کیا خیال ہے وہ لوگ احمق ہیں کہ اسے ہلاک کر کے اس سنہری موقع کو کھو بیٹھیں ۔ وہ صادق چکاری کو اس وقت تک زندہ رکھنے پر مجبور ہیں جب تک وہ اس سے اپنے مطلب کی تمام معلومات حاصل نہ کر لیں "...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ناٹران ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس آیا اور اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایک ... ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ اوور "...... عمران نے صرف ہیلو ہیلو کہہ کر کال کرتے ہوئے کہا۔

" یس کیپٹن نرائن سپیکنگ ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" کیپٹن اسلم سے بات کرنی ہے ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" ایک منٹ توقف کیجئے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ... اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ... دوبارہ سنائی دی۔

" ... بول رہا ہوں ۔ کیا پوزیشن ہے سرخ شاہین کی ۔ اوور "... نے کہا۔

"انہیں یہاں سے لے جایا جا چکا ہے جناب۔ اوور"...... د
طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کہاں۔ کب۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"کرنل شوالا مارگا گاؤں سے اچانک یہاں چھاؤنی آئے۔ اس
بعد پرائم منسٹر سیکرٹیٹ کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں پرائم منسٹ
ملٹری سیکرٹری یہاں پہنچ گئے اور پھر سرخ شاہین کو سپیشل سیل
بے ہوشی کے عالم میں نکال کر پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری
حوالے کر دیا گیا اور وہ ہیلی کاپٹر لے کر واپس چلے گئے اور کرنل
بھی واپس مارگا گاؤں چلے گئے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن نرائن نے ج
دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شوالا کو وہ فلم رول مل گیا ہے کہ نہیں۔ اوور"...... ع
نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہاں اس کی مسلسل تلاش جاری ہے۔ او
کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر

"اب یہ کام تم نے کرنا ہے کہ معلوم کرو کہ پرائم منسٹر کا
سیکرٹری صادق چکاری کو کہاں لے گیا ہے اور کیوں"...... عمران
ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ابھی معلوم کر لوں گا۔ وہاں میرے باخبر ذرائع موجود ہ
آپ مجھے پندرہ منٹ کی اجازت دے دیں"...... ناٹران نے ک

ان نے اثبات میں سرہلا دیا اور ناٹران اٹھ کر بیرونی دروازے کی
بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ساپور چھاؤنی جانے کا کوئی فائدہ نہیں
اب پہلے صادق چکاری کو ٹریس کرنا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ناٹران ابھی معلوم کر لے گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہم ادھر لگ گئے۔
ورنہ ہم خواہ مخواہ لڑتے بھڑتے ساپور چھاؤنی پہنچتے تو وہاں سے ہمیں
... ہونا پڑتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس فلم رول کو کوئی اہمیت نہیں دے
... حالانکہ جو کچھ بتایا گیا ہے اگر یہ فلم رول کافرستان کے ہاتھ لگ
... مشکباری جہاد کو زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا"...... کیپٹن
... نے کہا۔

"اگر یہ فلم رول انہیں مل بھی گیا تو یہ لوگ اس سے فوری طور پر
... فائدہ نہ اٹھا سکیں گے کیونکہ صادق چکاری اتنا احمق نہیں ہے جتنا
... اسے سمجھ رہے ہیں۔ اس نے یقیناً یہ معلومات کسی خفیہ کوڈ
... محفوظ کی ہوں گی۔ دوسری بات یہ کہ زندہ صادق چکاری اس
... رول سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ مشکباری تنظیموں کو بھی یقیناً
... فلم رول کے بارے میں علم ہوگا۔ اس لئے انہوں نے اپنے اڈے
... ٹھکانے تبدیل کر لی ہوں گی۔ جو تنظیمیں ان حالات میں کام کر رہی
... وہ کسی ایک جگہ جامد نہیں ہو سکتیں"...... عمران نے کہا اور
... شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد

ناٹران واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔
"عمران صاحب۔ ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو راگ
چھاؤنی کے کرنل ٹنڈن کے حوالے کیا اور واپس آگیا۔ کرنل ٹنڈن
پتہ کرایا تو معلوم ہوا کہ وہ تو ایک ہفتے سے چھٹی پر گیا ہوا ہے جبکہ
راگن چھاؤنی میں کسی کو ملٹری سیکرٹری کی آمد کا سرے سے علم ہی
نہیں ہے"۔ ناٹران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ صادق چکاری کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے
ساتھ کہیں رکھا گیا ہے۔ صدر کو یقیناً اس کا علم ہوگا۔ کیا وہاں
تمہارے آدمی نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔
"وہاں سے بھی میں معلوم کر چکا ہوں انہیں کسی بات کا علم نہیں
ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس ملٹری سیکرٹری سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"...... عمران نے
کہا۔
"وہ وزیراعظم کے ساتھ تین روزہ دورے پر یورپ چلا گیا ہے
اب سے ایک گھنٹہ پہلے وہ گئے ہیں۔ دورہ پہلے سے طے شدہ تھا"۔
ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو
کس جگہ کرنل ٹنڈن کے حوالے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"میں آپ کی بات اپنے آدمی سے کراتا ہوں۔ آپ خود اس سے
پوچھ لیں وہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں سپیشل سیل کا انچارج ہے"۔

کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا فون اپنی طرف
ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔
سیکرٹریٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ سپیشل سیل میجر ونود سے
"...... ناٹران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
میجر ونود بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
دی۔
بول رہا ہوں میجر ونود۔ تم نے کہا تھا کہ تم جلد ہی چھٹی
پاس آؤ گے۔ کیا پروگرام ہے"...... ناٹران نے بدلے
میں کہا۔
آئی ایم سوری گوبند۔ میں نے کوشش کی تھی لیکن مجھے
مل سکی اور نہ ابھی فوری طور پر ملنے کی کوئی امید ہے۔ اس
خود ہی فون کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ گڈ بائی"...... ناٹران نے کہا اور
دیا۔
وہ محفوظ مقام سے خود ہی فون کرے گا"...... ناٹران نے کہا
ان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی

تو ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ناٹران نے کہا۔

"ظفر بول رہا ہوں۔ مجھے سلیم خان سے بات کرنی ہے"
طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہو
دوسری طرف سے بولنے والے کے دانت نہ ہوں اور بولتے
کے منہ سے ہوا نکل جاتی ہو۔ اس لئے آواز باریک محسوس
تھی۔

"سلیم خان پانچ منٹ بعد آئے گا پھر آپ فون کر لیں"...
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی
اٹھی تو ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ
ہی پریس تھا اس لئے اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ تھ

"یس"...... ناٹران نے کہا۔

"ونود بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی

"گوبند بول رہا ہوں ونود۔ میرے باس رابرٹ سے بات
تم سے ایس سی کے بارے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتے
ناٹران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ناٹران نے رسیو
کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے بھی لہجہ بدل
کرتے ہوئے کہا۔

"... ونود بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے قدرے
... میں کہا گیا۔

"... ملٹری نے ریڈ ایگل کو کہاں پہنچایا ہے"...... عمران نے

"... نے پہلے ہی گوبند کو بتایا ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے جو
... رٹ دی ہے اس کے مطابق اس نے ریڈ ایگل کو ساپور
... لے کر راگن کے کرنل ننڈن کے حوالے کیا ہے۔ کہاں کیا
... ہے یہ میں معلوم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ونود نے
... ونود نے کہا۔

"... ہیلی کاپٹر کا پائلٹ کون تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"... کیپٹن موہو رام ہے۔ وہی پرائم منسٹر کے ہیلی کاپٹر کا
..." ونود نے جواب دیا۔

"... وہ اس وقت کہاں ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"... منسٹر صاحب فارن ٹور پر چلے گئے ہیں اس لئے وہ فارغ ہو
... رہائش گاہ تو پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے اندر ہی ہے لیکن اس
... سپیشل آفیسرز کلب میں ہو گا۔ کیونکہ اس کے بیوی بچے
... اس لئے اس کا زیادہ وقت کلب میں ہی گزرتا ہے"...... ونود
... دیا۔

"... آفیسرز کلب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"... روڈ پر جناب"...... ونود نے جواب دیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا
"کیا تم وہاں سے اس موبو رام کو اغوا کرا سکتے ہو۔ ا
معلومات ملیں گی"...... عمران نے ناٹران سے کہا اور
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر
دیئے۔
"فیصل جان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے
طرف سے فیصل جان کی آواز سنائی دی۔
"ناٹران بول رہا ہوں فیصل جان۔ عمران صاحب ا
سمیت سپیشل اڈے میں موجود ہیں۔ تم پرائم منسٹر کے
کاپٹر کے پائلٹ موبو رام سے واقف ہو گے"...... ناٹران ن
"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں"...... فیصل جان
"وہ اس وقت سپیشل آفیسرز کلب میں ہو گا۔ عمران
سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ پوچھ گچھ
زندہ واپس پہنچا دیا جائے تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے
پوچھ گچھ کی گئی ہے"...... ناٹران نے کہا۔
"کیوں نہیں ہو سکتا۔ میں اسے بے ہوش کر کے سپیش
لے آتا ہوں"...... فیصل جان نے کہا۔
"لیکن خیال رکھنا کہ ہم نے اسے واپس بھی بھیجنا ہے ور
غائب ہونے سے وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے اور ہو سکتا
مقصد ہی فوت ہو جائے جس کے لئے اس سے پوچھ گچھ کی ج

ان نے کہا۔
"یہ کام ماسک میک اپ میں کروں گا کیونکہ وہ مجھے ذاتی طور پر
۔ پھر اسے بے ہوش کر کے لے آؤں گا۔ اس سے پوچھ گچھ کر
کو دوبارہ بے ہوش کر کے وہاں پہنچا دیا جائے گا۔ اس کے بعد
اپنی زبان بند رکھے گا۔ ویسے وہ ذاتی طور پر انتہائی لالچی آدمی
اسے بھاری رقم کا لالچ دیا جائے تو وہ خود ہی سب کچھ بتا دے
فیصل جان نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم اسے لے کر آؤ۔ پھر جیسا موقع ہو گا دیکھا جائے
ناٹران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"میں ملازم کو کہہ آؤں کہ جب فیصل جان اسے لے کر آئے تو وہ
اطلاع کر دے"...... ناٹران نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر
پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ناٹران نے عمران کو اطلاع دی کہ موبو
خصوصی تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا ہے تو عمران اپنے ساتھیوں
ناٹران کی رہنمائی میں اس خصوصی تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ موبو
کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ واقعی انتہائی لالچی
وہاں موجود تھا۔ فیصل جان بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے
اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ سلام دعا کی۔
"کس طرح بے ہوش کیا گیا"...... عمران نے فیصل جان
طب ہو کر پوچھا۔
"پر چوٹ مار کر"...... فیصل جان نے جواب دیا۔

او کے ۔ پھر ایسا ہے کہ تم اور ناٹران باہر چلے جاؤ۔ تم و
مقامی میک اپ میں ہو جبکہ ہم ایکریمین میک اپ میں ہیں اور
آدمیوں کی نسبت ایکریمین بہرحال رقم دینے میں زیادہ فیاض
ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناٹران اور فیصل
دونوں بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ دونوں ہی اس تہہ خانے
باہر چلے گئے تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس موبو رام کے
موجود کرسیوں پر بیٹھ گیا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے موبو
ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر پیچھے ہٹا اور عمران
ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد موبو رام نے کراہتے ہو
آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی
اس کا شعور جاگ پڑا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی
ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گ

"کک ۔ کک ۔ کون ہو تم ۔ اور یہ میں کہاں ہوں ۔ میں تو
روم کی طرف جا رہا تھا کہ کسی نے مجھے ضرب لگائی اور میں بے ہوش
گیا۔ یہ میں کہاں آگیا ہوں ۔ کیا مطلب"...... موبو رام نے مسا
بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام موبو رام ہے اور تم پرائم منسٹر کافرستان کے خصو
ہیلی کاپٹر کے پائلٹ ہو"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کر
ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ مگر تم کون ہو ۔ اور اس طرح تم نے مجھے کیوں یہاں
لایا ہے"...... موبو رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر موبو رام ۔ ہمارے متعلق تم جتنا کم جانو گے اتنا ہی محفوظ
رہو گے ۔ ہم تمہیں ایک آفر کر رہے ہیں ۔ اگر تم نے یہ آفر قبول کر لی
تو تمہیں بھاری رقم مل جائے گی اور کسی کو تمہارے یہاں آنے کا علم
بھی نہیں ہو گا اور تمہیں بے ہوش کر کے واپس پہنچا دیا جائے گا اور یہ
رقم دس لاکھ ڈالر بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو موبو رام کی
آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

"دس لاکھ ڈالر"...... موبو رام نے اس طرح الفاظ ادا کئے جیسے وہ
دل ہی دل میں دس لاکھ ڈالروں کو گن رہا ہو ۔ ان کی اہمیت کا اندازہ
لگا رہا ہو ۔ اس کے چہرے پر بیک وقت حیرت اور جوش کے تاثرات
نمایاں ہو گئے تھے ۔

"یہ تو واقعی بہت بڑی رقم ہے اور اس رقم سے میری زندگی بھی
بدل سکتی ہے ۔ لیکن کیا تم واقعی اتنی بڑی رقم ادا کر سکتے ہو"...... موبو
رام نے کہا۔

"ایکریمیا کے لئے دس لاکھ ڈالر تمہارے کافرستانی دس لاکھ روپوں
جتنی اہمیت رکھتے ہیں مسٹر موبو رام"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو ۔ ایکریمیا تو سپر پاور
ہے اس کے لئے دس لاکھ ڈالرز کی کیا اہمیت ہے ۔ لیکن مجھے کیا کرنا
ہو گا کیا تم پرائم منسٹر کو ہلاک کرانا چاہتے ہو"...... موبو رام نے

کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کے لئے یہ رقم کم ہے۔ تمہیں اسے بیس[illegible] ضرب دینا ہوگی اور ساتھ ہی مجھے ایکریمیا میں پناہ دینی ہوگی"...... [illegible] رام نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے یہ کام نہیں کرانا۔ ہمیں صرف چند معلو[illegible] چاہئیں۔ درست اور صحیح معلومات"...... عمران نے کہا لیکن وہ یہ[illegible] اتنا جان گیا تھا کہ فیصل جان کی بات درست ہے کہ یہ آدمی حد[illegible] لالچی ہے۔

"کیسی معلومات"...... موبو رام نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے یہ بات سن لو کہ اگر ہم تمہیں وہاں سے اغوا کر کے یہا[illegible] سکتے ہیں تو یہاں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کیا جا[illegible] ہے۔ تم پر انتہائی ہولناک تشدد بھی کیا جا سکتا ہے اور اس طرح بھ[illegible] وہ معلومات تم سے حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کے بعد تم زند[illegible] نہیں رہو گے مگر ہم ایکریمین جانتے ہیں کہ اگر رقم خرچ کرنے[illegible] ہمارا کام ہو سکتا ہے تو ہمیں کسی کی جان لینے کا کوئی فائدہ نہیں[illegible] عمران نے کہا۔

"میرے لئے یہ بہت بڑی رقم ہے جناب۔ آپ پوچھیں کیا پو[illegible] چاہتے ہیں۔ جو کچھ مجھے معلوم ہوگا۔ میں درست بتاؤں گا"...... [illegible] رام نے کہا۔

[illegible] ائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کے ساتھ پرائم منسٹر کے [illegible] ہیلی کاپٹر پر سیاپور چھاؤنی گئے جہاں کرنل شوالا نے ایک [illegible] آدمی صادق چکاری کو بے ہوشی کے عالم میں ملٹری سیکرٹری [illegible] کیا اور پھر تم اسے ہیلی کاپٹر میں لاد کر وہاں سے لے آئے اور [illegible] معلوم ہوا ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے اسے راگن کے کرنل ٹنڈن [illegible] کیا لیکن ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کرنل ٹنڈن ایک [illegible] چھٹی پر ہے اور راگن کے کسی آدمی کو بھی اس لین دین کا علم [illegible] ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس آدمی کو ملٹری سیکرٹری [illegible] کے حوالے کیا اور کہاں کیا۔ چونکہ ملٹری سیکرٹری پرائم منسٹر [illegible] غیر ملکی دورے پر چلا گیا ہے اس لئے یہ بھاری رقم کمانے کا [illegible] موقع مل رہا ہے ورنہ ہم ملٹری سیکرٹری کو اغوا کر کے اس سے [illegible] معلوم کر لیتے"...... عمران نے کہا۔

"[illegible] مجھے رقم دو۔ تمہیں میں سب کچھ بتا دوں گا وہ کچھ بھی جو شاید [illegible] کو بھی نہیں معلوم"...... موبو رام نے کہا۔

"[illegible] تمہیں مل جائے گی۔ جب ہم نے خود ہی پیشکش کی ہے تو [illegible] ہم رقم دیں گے لیکن اس وقت جب ہمیں احساس ہو جائے گا [illegible] نے ہمارے مطلب کی اور درست معلومات مہیا کی ہیں"۔ [illegible] نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

[illegible] مشکباری صادق چکاری کو بظاہر کرنل ٹنڈن کے ہی حوالے [illegible] لیکن وہ کرنل ٹنڈن نہ تھا بلکہ راگن کا کرنل شیام تھا البتہ

اس نے کرنل ٹنڈن کا میک اپ کر رکھا تھا لیکن میرے کرنل
اور کرنل شیام دونوں سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں اس لئے
اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ کرنل ٹنڈن نہیں بلکہ کرنل
ہے لیکن چونکہ یہ سرکاری معاملات تھے اس لئے میں خاموش ر
موبو رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شیام کو کہاں یہ آدمی دیا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا

"راگن کمپنی مشکبار اور کافرستان کی درمیانی سرحد پر فرا
سرانجام دیتی ہے۔ وہیں سرحد پر ہی راگن کا ایک خفیہ اڈہ ہے جو
وادی میں ہے۔ یہ کام وہیں ہوا تھا"...... موبو رام نے کہا۔

"لیکن راگن کے کسی آدمی کو اس کا علم نہیں ہے"...... عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ کرنل شیام ہلاک ہو چکا ہے"......
رام نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی چھٹی حس کہہ
تھی کہ موبو رام واقعی بے حد باخبر ہے اس لئے اگر اسے مزید رقم کا
دیا جائے تو یہ بہت کچھ بتا سکتا ہے۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ا
چیک بک نکالی اور اس کا ایک چیک پھاڑ کر اس نے ہاتھ میں لے ل

"اسے آزاد کر دو"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر سے ک

صفدر خاموشی سے اٹھ کر موبو رام کی کرسی کے عقب میں گیا اور
نے کرسی کے ایک پائے کے عقب میں موجود بٹن کو پیر سے پریس
تو راڈز غائب ہو گئے اور موبو رام آزاد ہو گیا۔

"اب ہمارے پاس آ کر بیٹھو موبو رام۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے
تم واقعی انعام کے حق دار ہو"...... عمران نے کہا تو موبو رام
اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا جس پر پہلے صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ
نے ایک اور خالی کرسی سنبھال لی۔

"یہ دیکھو۔ یہ دس لاکھ ڈالر کا گارنٹڈ چیک۔ یہ تمہارا ہو گیا"۔
نے چیک موبو رام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ موبو رام نے
عمران کے ہاتھ سے جھپٹا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس کے
جیسے یکلخت مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ اصل گارنٹڈ چیک ہے۔ اوہ۔ بہت شکریہ۔ یہ
میرا خواب تھا"...... موبو رام نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
پھر چیک کو احتیاط سے تہہ کر کے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی
جیب میں رکھ لیا۔

"تم ایسے ہی ایک اور چیک کے بھی مالک بن سکتے ہو موبو
عمران نے چیک بک کو کھول کر پھر بند کرتے ہوئے کہا تو
رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ دس لاکھ ڈالر کا ایک اور چیک۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ اوہ
میں خواب تو نہیں دیکھ رہا"...... موبو رام نے ایسے لہجے میں کہا
وہ شعور کی بجائے لاشعوری انداز میں بول رہا ہو یا جیسے اسے اپنے
پر یقین نہ آ رہا ہو۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار خود ہی اپنی
پر چٹکی بھری اور عمران اور اس کے ساتھ ہی موبو رام کے اس انداز

پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"یہ سب کچھ حقیقت ہے موبو رام۔ ہم رقم دینے کے معاملے ...
واقعی فیاض ہیں جو ہمارے ساتھ تعاون کرے ہم اسے مالا مال کر ...
ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ جلدی بتاؤ"..... موبو رام نے ...

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم صادق چکاری کے بارے جا...
۔ اسے کہاں لے جایا گیا ہے اور کس طرح اور کس انداز میں۔ اگ...
مجھے یہ سب کچھ بتا دو تو ایک اور چیک تمہیں مل جائے گا اور کم...
کبھی بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا ہے"..... ع...
نے کہا۔

"ہاں۔ میں واقعی جانتا ہوں۔ وہ ملٹری سیکرٹری احمق آدمی ہے ...
سمجھتا ہے کہ موبو رام بس پائلٹ ہی ہے جبکہ میری آنکھیں ہر وقت ...
کھلی رہتی ہیں۔ سنو میں بتاتا ہوں تمہیں۔ جب اس خفیہ اڈے ...
ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو کرنل تندن کے میک میں مو...
کرنل شیام کے حوالے کیا تو میں نے وہاں تباہی ایئر بیس کے کما...
لچھمن کا خصوصی ہیلی کاپٹر بھی کھڑا ہوا دیکھا تھا۔ مجھے یقین ہے ...
صادق چکاری کو کمانڈر لچھمن کے حوالے کیا گیا ہوگا اور پھر یہ ...
اطلاع مجھے مل چکی ہے کہ کمانڈر لچھمن کالانگ کے پہاڑی علاقے ...
ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کا خصوصی ہیلی کاپٹر کسی پہاڑی سے ٹکرا گیا ...
حالانکہ یہ بات سو فیصد جھوٹ پر مبنی ہے۔ کمانڈر لچھمن انتہائی ماہر تر...

... تھا پھر کالانگ تو اس کا اپنا علاقہ ہے۔ وہ سینکڑوں نہیں
... بار وہاں سے گزرا ہوگا۔ اس کی تو آنکھیں بند کر دی جائیں
... میں وہ اس علاقے سے صحیح سلامت ہیلی کاپٹر کراس کر کے لے
... یقیناً کمانڈر لچھمن کو اس لئے ہلاک کرایا گیا ہے کہ وہ یہ نہ بتا
... صادق چکاری کو کہاں اس نے پہنچایا ہے جس طرح کرنل شیام
... ٹینٹ میں ہلاک ظاہر کیا گیا ہے"..... موبو رام نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ کمانڈر لچھمن نے صادق چکاری کو کہاں
جایا ہوگا"..... عمران نے کہا۔

"جہاں تک میری معلومات ہیں کمانڈر لچھمن کا ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تو
... شمال مغرب کی طرف تھا۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ وہ
... علاقے سے واپس اپنے تباہی ایئر بیس پر آ رہا تھا اور کنڈور
... دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں ایک ہی سپیشل بیس
... ہے جس کا نام کنڈور بیس کیمپ ہے اور کرنل پرشاد اس کا
... ہے۔ میں پرائم منسٹر سمیت کئی بار کنڈور بیس کیمپ جا چکا
... یہ جگہ ایسی ہے جہاں کوئی اجنبی آدمی کسی صورت بھی نہیں پہنچ
... مجھے یقین ہے کہ صادق چکاری کو وہیں بھجوایا گیا ہوگا۔ ویسے بھی
... پرشاد پہلے ملٹری انٹیلی جنس میں کیپٹن تھا۔ وہ پرائم منسٹر کا دور
... دار ہے۔ پرائم منسٹر نے خصوصی طور پر اسے کرنل کے
... پر ترقی دے کر کنڈور سپیشل بیس کیمپ کا کمانڈر بنا دیا ہے۔
... منسٹر صاحب اس پر بے حد اعتماد کرتے ہیں اور میں نے اکثر دیکھا

ہے کہ وہ کرنل پرشاد کی صلاحیتوں کی تعریف کرتے رہتے ہیں
کرنل پرشاد حد درجہ ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ یہ بیس کیمپ اس
بنایا گیا ہے کہ کافرستان کے ایسے آدمیوں کو جن سے معلومات
کرنی ہوں وہاں بھیجا جاتا ہے اور وہاں کرنل پرشاد ان آدمیوں پر
ایسے ظلم کرتا ہے کہ وہ چاہے دنیا کے بہادر ترین آدمی کیوں نہ
سب کچھ بتا دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں"...... موبو رام نے
بولتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور
سامنے رکھی ہوئی میز پر پھیلا دیا۔

"اب تم بتاؤ کہ کنڈور بیس کیمپ کہاں ہے"...... عمران نے
رام سے مخاطب ہو کر کہا تو موبو رام نقشے پر جھک گیا۔ وہ چند
تک نقشے کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک جگہ پر انگلی رکھ دی۔

"یہ ہے کنڈور کا پہاڑی علاقہ اور یہاں یہ کیمپ ہے۔ کیا نگ
پہاڑی کے اندر خفیہ کیمپ"...... موبو رام نے کہا۔

"تم وہاں گئے ہو۔ اس کی جو کچھ تفصیل تم بتا سکتے ہو بتاؤ"
عمران نے کہا تو موبو رام نے جو تفصیل بتائی اس سے معلوم ہو
پہاڑی کے اندر ایک خفیہ اڈہ بنا ہوا ہے۔ جہاں پندرہ کے قریب ا
ہیں۔ یہاں ایسی مشینری نصب ہے جو ارد گرد کے تمام علاقوں
چیکنگ کرتی رہتی ہے اور اس بارے میں اطلاع کنڈور علاقے
واقع ایک پہاڑی چھاؤنی اور ایئر بیس کو پہنچا دیتی ہے جبکہ ایئر
کیمپ میں باقاعدہ ٹارچنگ روم بھی بنایا گیا ہے جہاں لوگوں

...لائی جاتی ہیں۔

...ن تو ہوگا"...... عمران نے کہا۔

... ٹرانسمیٹر سے رابطہ ہے یا اندر موجود مشینری کی مدد سے"۔

...رام نے جواب دیا۔

...ی فریکونسی"...... عمران نے کہا۔

...نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی
...رام نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

...تم نے بتایا ہے اسے جب تک کنفرم نہ کر لیا جائے
...تمہاری باتوں پر کیسے یقین کیا جا سکتا ہے اگر تمہیں ٹرانسمیٹر
...علم نہیں تو تم پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے اپنے طور پر معلوم
...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

...ہاں۔ میں معلوم تو کر سکتا ہوں لیکن میں وہاں کال تو نہیں کر
...تو سب کچھ وہ لوگ سمجھ جائیں گے"...... موبو رام نے
...لہجے میں کہا۔

...کال نہ کرنا۔ تم صرف فریکونسی معلوم کرو"...... عمران نے

...فون کرنا ہوگا"...... موبو رام نے کہا۔

...فون لے آؤ البرٹ"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر
...بڑبڑاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

...سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ ایکریمیا کو اس صادق

چکاری سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے جبکہ ایکریمیا کا کسی طرح
تعلق اس صادق چکاری سے نہیں ہے"۔۔۔۔۔ موبو رام نے کہا
"تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ ایکریمیا کے چند سیاح وادی
اغوا کر لئے گئے تھے۔ یہ سیاح نہ تھے بلکہ ایکریمی حکومت کے ا
تھے اور ایکریمیا حکومت ہر صورت میں انہیں برآمد کرنا چاہتی
مشکبار تنظیموں اور کافرستان حکومت دونوں نے ان سیاحوں
سے لاتعلقی اور لاعلمی کا اظہار کر دیا ہے لیکن ایکریمیا کو معلوم
کہ صادق چکاری ان کے بارے میں جانتا ہے لیکن اس سے
ایکریمین ایجنٹ صادق چکاری تک پہنچتے کافرستان حکومت
اغوا کرالیا۔ چنانچہ ہمیں یہاں بھیجا گیا تاکہ ہم صادق چکاری
کر کے اس سے ان سیاحوں کے بارے میں معلومات حاصل
ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صادق چکاری کو ساپور چھاؤنی میں رکھا
لیکن پھر اطلاع ملی کہ اسے وہاں سے نکال لیا گیا ہے۔ اس کے
ہوا اس کے بارے میں تمہیں علم ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب
ہوئے کہا تو موبو رام نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے وا
سمجھ آگئی ہو کہ ایکریمینز کیوں صادق چکاری کے پیچھے اتنی بھا
خرچ کر رہے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کا
فون پیس تھا۔

"یہ موبو رام کو دے دو اور موبو رام۔ اس پر لاؤڈر کا بٹن مو

… دو تاکہ ہم بھی تمہاری بات چیت سن سکیں"۔۔۔۔۔ عمران
… موبو رام نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر کے ہاتھ سے
… انہیں فون پیس لے کر اس پر لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر
… نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"…شل افیسرز کلب"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
…

"… رام بول رہا ہوں۔ یہاں میرا دوست سوشیل موجود ہوگا۔
… میری بات کراؤ"۔۔۔۔۔ موبو رام نے کہا۔

"… سوشیل بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
…

"… رام بول رہا ہوں سوشیل"۔۔۔۔۔ موبو رام نے کہا۔

"… اچانک کہاں چلے گئے ہو۔ میں یہاں تمہارا انتظار کرتے
… گیا ہوں۔ کامنی بھی آئی ہوئی ہے۔ وہ بھی تمہارا انتظار کر
… دوسری طرف سے کہا گیا۔

"… اچانک ایک سرکاری کام کے لئے جانا پڑا ہے۔ میں جلد ہی
… جاؤں گا۔ مجھے اس کام کے سلسلے میں کرنل پرشاد سے بات
… لیکن مجھے اس کی فریکونسی کا علم نہیں ہے۔ اس کی فریکونسی تو
… موبو رام نے کہا۔

"… پرشاد کی فریکونسی۔ تمہارا مطلب ہے کہ کنڈور سپیشل
… پ کی فریکونسی۔ لیکن وہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ سوری موبو

رام میں وہ نہیں بتا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"میں یہ سرکاری کام کر رہا ہوں۔ کوئی ذاتی کام تو نہیں
موبو رام نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"کچھ بھی ہو۔ بہرحال آئی ایم سوری"...... دوسری طرف
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اسی کو معلوم ہے"...... مو
بے بس سے لہجے میں کہا۔
"تم یہیں بیٹھو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ا
سے باہر نکل گیا۔ باہر ناٹران اور فیصل جان موجود تھے۔
"ناٹران کیا تم پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں اپنے آدمی سے
کر سکتے ہو کہ کنڈور سپیشل بیس کیمپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی
عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... ناٹران نے جواب د
کہا۔
"تو پھر جلد از جلد معلوم کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں فیصل
کو سپیشل آفیسرز کلب سے ایک اور آدمی کو اغوا کر کے یہاں لا
گا"...... عمران نے کہا اور ناٹران اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
"کس کو عمران صاحب"...... فیصل جان نے چونک کر پو
"ایک آدمی سوشیل نام کا ہے۔ اس موبو رام کا بڑا گہرا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہاں۔ وہ واقعی اس کا گہرا دوست ہے اور انتہائی عیاش طبع
فیصل جان نے جواب دیا اور پھر دس منٹ بعد ناٹران
یا۔
لوم نہیں ہو سکا عمران صاحب۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"فیصل جان تم جاؤ اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آؤ"۔
نے کہا تو فیصل جان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا
باہر چلا گیا۔
اس موبو رام نے کیا بتایا ہے عمران صاحب"...... ناٹران نے

منٹ۔ میں اس کو بے ہوش کر دینے کا کہہ کر ابھی واپس آتا
ہے سوشیل کے آنے میں کچھ وقت لگ جائے گا"۔ عمران
نے کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران واپس
میں چلا گیا۔
۔ موبو رام کا خاص خیال رکھنا۔ میں کچھ دیر بعد آؤں
ان نے کہا اور پھر واپس مڑ کر باہر آ گیا اور پھر باہر آ کر اس
تفصیل بتانی شروع کر دی جبکہ اس دوران صفدر باقی
ساتھ وہاں آ گیا۔
رام کو بے ہوش کر کے میں نے دوبارہ راڈز میں جکڑ دیا
صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اب آپ کو اس کا
کیمپ پر ریڈ کرنا ہو گا"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس سے پہلے مجھے معلوم کرنا ہو گا کہ اس کا
کے لئے کس کس ایجنسی کو تعینات کیا گیا ہے"...... عمران

"وہ کیسے معلوم ہو گا"...... ناٹران نے حیران ہو کر کہا۔

"شاگل سے معلوم کرنا ہو گا۔ فون تم لے آئے ہو گے
عمران نے مسکراتے ہوئے پہلے ناٹران کو جواب دیا اور پھر
مخاطب ہو گیا اور صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون پیس عمران
بڑھا دیا۔

"ہاں عمران صاحب۔ آپ بے فکر ہو کر بات کریں"...
نے جواب دیا اور عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے نمبر
شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف آف
سیکرٹ سروس جناب شاگل سے میری بات کرائیں"......
اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد شاگل کی
آواز سنائی دی۔

"ارے ارے۔ اتنا اونچا کیوں بول رہے ہو۔ کیا بہر

ں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کہاں سے بول رہے ہو"...... شاگل نے اس بار قدرے آہستہ
ہوئے کہا۔

تمہارے سیکرٹری کو بتایا ہے کہ میں پاکیشیا سے بول رہا
اس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم نے
آنے سے پہلے متعلقہ آدمیوں کو حکم دے دیا ہو گا کہ وہ
بتائیں کہ میں کہاں سے بات کر رہا ہوں"...... عمران

جھوٹ بول رہے ہو۔ میرے پاس مصدقہ اطلاعات موجود
پاکیشیا سے وادی مشکبار میں داخل ہو چکے ہو"...... شاگل

نہیں تو کل وہ بھی پاکیشیا کا ہی حصہ بن جائے گا۔ ویسے مجھے
شاگل کہ تم نے اپنی اہمیت اس قدر کم کر لی ہے کہ اب
اور صدر تم پر اعتماد ہی نہیں کرتے۔ مجھے اس پر بے حد
ب حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم میں کتنی صلاحیتیں ہیں۔
ب کہ تمہارے خلاف مشن مکمل کرتے ہوئے مجھے کتنے
سے گزرنا پڑتا ہے اور پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اب تک
نے مجھے تمہارے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچایا ہوا ہے
باوجود تمہارے ملک کا پرائم منسٹر اور صدر تمہیں ایک
ناکارہ آدمی سمجھتے ہیں اور تمہارے علاوہ وہ تھرڈ کلاس لوگوں

پر اعتماد کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم خواہ مخواہ غلط بات کر رہے
تمہاری یہ بات تو واقعی درست ہے کہ تم اپنی قسمت کی
اب تک میرے ہاتھوں سے بچے ہوئے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں
قسمت ساتھ نہیں دیا کرتی"...... شاگل نے جواب دیا اور
تھ ساتھ باقی ساتھی بھی شاگل کا جواب سن کر بے اختیار مسکرا

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کا فیصلہ تو بعد میں ہوتا رہے گا
اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب، صادق
ساپور چھاؤنی سے نکال کر لے گئے ہیں اور اس کے لئے انہو
خصوصی ہیلی کاپٹر اور اپنے ملٹری سیکرٹری کو استعمال کیا ہے
مجھے معلوم ہوا ہے کہ صادق چکاری کو انہوں نے کافرستان
خفیہ مقام پر پہنچا دیا ہے جبکہ تمہیں اس کی ہوا تک
دی"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے وہ سب
کرنا چاہتے ہو جہاں صادق چکاری کو رکھا گیا ہے۔ مجھے معلو
میں تمہیں نہیں بتا سکتا"...... شاگل نے کہا اور عمران
مسکرا دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے آفس میں بیٹھے اپنے
رعب جھاڑتے رہو۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے
ہمدردی ہے۔ تمہیں واقعی عضو معطل بنا کر رکھ دیا گیا ہے"

...ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"...نہیں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ صادق چکاری کو وادی
...میں ہی رکھا گیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ مجھے سب کچھ
..." شاگل نے کہا۔

"...تمہیں وادی مشکبار میں ہونا چاہئے تھا جبکہ تم یہاں بیٹھے
..." عمران نے کہا۔

"...تمہارے خلاف کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مشکبار
...وادی موجود ہیں۔ جیسے ہی مجھے تمہاری کسی جگہ موجودگی کی
...میں موت بن کر تم پر جھپٹ پڑوں گا۔ تمہارے علاوہ بھی
...اور بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں اس لئے میں ہیڈ کوارٹر
...ہوں"...... شاگل نے کہا۔

"...میں صادق چکاری کا پتہ کر لوں گا تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں
...کر دوں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور فون آف کر

"...تو کہہ رہا ہے کہ صادق چکاری وادی مشکبار میں ہے"۔
...کہا۔

"...لیکن مجھے چیک کرنا پڑے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اس
...منسٹر نے یہ مشن اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور شاگل کو بھی
...بات نہیں بتائی گئی۔ البتہ کرنل پرشاد سے اگر بات ہو گئی تو
...بات سامنے آجائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اس موبو رام کے

"اندازے سرے سے ہی غلط ہوں"...... عمران نے کہا

ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

صادق چکاری کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بیٹھے
پایا۔ اس کے جسم کے گرد فولادی راڈز موجود تھے۔ جبکہ سامنے
ستانی فوجی ہاتھ میں سرنج پکڑے کھڑا ہوا تھا۔ صادق چکاری
یرت سے ادھر ادھر دیکھا کیونکہ وہ جس کمرے میں پہلے راڈز والی
میں جکڑا ہوا تھا اور اسے اس طرح ایک فوجی نے انجکشن لگا کر
ش کیا تھا یہ کمرہ اس سے قطعی مختلف تھا یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا
میں انتہائی جدید ترین ٹارچنگ کے سامان کے ساتھ ساتھ قدیم
ہتھیار تلواریں، نیزے اور خنجر بھی دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے
وہ کمرہ بالکل سادہ تھا۔

"م کہاں ہیں"...... صادق چکاری نے اس فوجی سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"تم کنڈور سپیشل بیس کیمپ میں ہو۔ تم یقیناً اس بیس کیمپ

کے بارے میں جانتے ہو گے"...... اس فوجی نے جواب دیا اور
چکاری بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اس کیمپ کے بارے میں
کچھ سن چکا تھا۔ کئی مشکباری لیڈروں کو یہاں پہنچایا گیا تھا اور
مشکباری مجاہدین نے اس کیمپ کو ٹریس کرنے کی بھی کوشش
تھی لیکن آج تک اس کیمپ کو ٹریس نہ کیا جا سکا تھا۔

"تو میں کرنل پرشاد کی تحویل میں ہوں"...... صادق چکاری
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور ابھی کرنل صاحب آ رہے ہیں۔ تمہاری بہتری اسی
ہے کہ جو کچھ کرنل صاحب پوچھیں۔ تم بتا دو۔ ورنہ اس کمرے
بڑے بڑے جغادری بھی بولنے پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن یہ اور بات
کہ اس کے بعد پھر وہ کبھی نہ بول سکے"...... اس فوجی نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... صادق چکاری نے پوچھا۔

"میرا نام کیپٹن نریندر ہے"...... اس فوجی نے جواب دیا اور
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد
بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بھی فوجی یونیفا
تھی اور سٹارز کے لحاظ سے وہ کرنل تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر بے
معصومیت اور سادگی تھی جیسے وہ بے حد سادہ مزاج آدمی ہو۔

"ہونہہ۔ تو تم ہو وہ صادق چکاری جو کافرستانی حکومت کے
مسئلہ بنا ہوا تھا"...... آنے والے نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا
کر کہا۔ اس کا لہجہ بھی بے حد نرم تھا۔

"تمہارا نام کرنل پرشاد ہے"...... صادق چکاری نے حیرت بھرے
... کیونکہ اس نے جو کچھ کرنل پرشاد کے بارے میں سن رکھا
... شخص بالکل مختلف نظر آ رہا تھا۔

"ہاں۔ میرا نام کرنل پرشاد ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے
... جواب دیا۔

"تمہارے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے تم بظاہر تو اس سے قطعی مختلف
... صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد بے اختیار ہنس پڑا۔

"... میرے بارے میں کہا جاتا ہے وہ بے حد کم ہے۔ لیکن ایسا
اس وقت بنتا ہوں جب سیدھی انگلی سے کام نہیں چلتا۔ بہرحال
... یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم سے دو معاملات کے بارے میں
... حاصل کی جائیں۔ ایک تو قلم رول ہے جو باوجود کوشش
... نہیں ہو سکا اور دوسرا الجہاد تنظیم کے بارے میں تمام
... جس کے تم لیڈر ہو"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"... مجھے یہاں کرنل شوالا نے بھجوایا ہے"...... صادق چکاری نے

"... نہیں یہاں پرائم منسٹر کے حکم سے لایا گیا ہے"۔ کرنل
... جواب دیتے ہوئے کہا۔

"... تم پہلے کرنل شوالا سے بات کر لو۔ کرنل شوالا نے میری
... کے دوران میرے ذہن کو انتہائی جدید ترین مشینری سے
... تھا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ بھی اس کے پاس ہو گی اور اگر

واقعی کوئی فلم رول میرے پاس تھا تو اس کے بارے میں ک
علم ہو جائے گا اور الجہاد کے بارے میں بھی"...... صادق چ
کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کسی سے کچھ پوچھنے کی۔ تم یہاں مو
تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے"..... کرنل پرشاد نے جواب دیا

"تو پھر سن لو کہ میرا الجہاد سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں
علیحدہ تنظیم ہے۔ اس کے لیڈر کا نام البتہ محمد علی مجاہد ہے
اتنا جانتا ہوں اس سے زیادہ نہیں۔ جہاں تک اس فلم رول
ہے۔ ایسا رول بنانے کا میں نے سوچا ضرور تھا لیکن اسے
نہیں پہنایا تھا کیونکہ اتنی سمجھ مجھ میں بھی ہے کہ اگر ا
کافرستان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر وادی مشکبار کی تمام تحریک
ہمیشہ کے لئے دم توڑ دے گی"..... صادق چکاری نے جواب د

"تم درست کہہ رہے ہو گے لیکن مجھے تو بہر حال الجہاد کے
میں تفصیلات چاہئیں اور اس فلم رول کے بارے میں بھی او
بتانا ہے"..... کرنل پرشاد نے اسی طرح سادہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"..... صادق چکا
جواب دیا۔

"جو کچھ میں نے معلوم کرنا تھا وہ تم نے بتایا نہیں۔ تم نے
ہے"..... کرنل پرشاد کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اب مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں"..... صادق چکاری نے

ے کہا۔

"کیپٹن نریندر"..... کرنل پرشاد نے مڑ کر کیپٹن نریندر سے کہا۔

"..... کیپٹن نریندر نے اٹین شن ہوتے ہوئے کہا۔

"صادق چکاری کو پاسم ون ہنڈرڈ کا انجکشن لگا کر چھت سے الٹا لٹکا
..... کرنل پرشاد نے کہا۔

"..... کیپٹن نریندر نے کہا۔

"رک جاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی ہولناک عذاب
..... صادق چکاری نے کہا۔

"ہولناک عذاب نہیں ہے بلکہ سب سے کم درجے کا عذاب
..... کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"میں دونوں باتیں بتانے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ دونوں باتیں
ستان کے پرائم منسٹر کو بتاؤں گا تاکہ میں ان سے اپنے بارے
یقین دہانی حاصل کر سکوں۔ ویسے میرا نام صادق چکاری
تم چاہے جو کچھ بھی کر لو۔ تم مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر
..... صادق چکاری نے کہا۔

"منسٹر صاحب تم جیسے تھرڈ کلاس آدمی سے کیسے بات کر سکتے
صادق چکاری۔ تمہاری کیا اہمیت ہے"..... کرنل پرشاد نے
نے کہا۔

"کے۔ پھر پاسم ون ہنڈرڈ کیا تھری ہنڈرڈ کا انجکشن لگا کر دیکھ
تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں نے کوا سیما کا باقاعدہ

مکمل کورس کر رکھا ہے"...... صادق چکاری نے کہا تو کرنل پر
اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔اوہ۔تم کواسیما کے بارے میں کیسے جانتے ہو"......
پرشاد کے لہجے میں حیرت تھی۔
"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میرا نام صادق چکاری ہے
معلوم ہے کہ میری کیا اہمیت ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ
بھی وقت میں کافرستانیوں کے ہاتھ لگ سکتا ہوں اور میں کافرس
کی فطرت اور ظلم و ستم کے بارے میں بھی جانتا ہوں۔اس لئے
نے حفظ ماتقدم کے طور پر یہ کورس کیا تھا اور تم نے یہ الفاظ
جس ردعمل کا اظہار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں م
ہے کہ کواسیما کا مکمل کورس جس نے کر رکھا ہو اس پر جسمانی
بے کار ثابت ہوتا ہے۔جیسے ہی تم تشدد کرو گے میرے اعصاب
ہو جائیں گے"...... صادق چکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن پھر تم پاسم ون ہنڈرڈ سے کیوں خوفزدہ ہو گئے تھے"۔کر
پرشاد نے کہا۔
"میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوا تھا۔اس کا مجھ پر کیا اثر ہونا۔
میں نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ جب تم نے
سے کچھ حاصل نہیں کر سکنا تو تم نے ردعمل کے طور پر مجھے ہلاک
دینا ہے جبکہ پرائم منسٹر بہرحال ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ان سے تم
کی یقین دہانی لی جا سکتی ہے"...... صادق چکاری نے کہا۔

"صادق چکاری۔تم دنیا کو تو احمق بنا سکتے ہو۔مجھے نہیں۔یہ
بات نہیں ہے کہ تم جیسا آدمی صرف اپنی جان بچانے کے لئے سب
بتا دے۔میں تم لوگوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہوں۔
جان تو دے سکتے ہو لیکن خود کچھ نہیں بتا سکتے۔اس لئے تمہاری یہ
بات تم صرف اپنی جان کے تحفظ کی خاطر سب کچھ خود ہی بتا دو گے
غلط ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔
"جو تم نے سوچا ہے وہ درست ہے لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ
بھی درست ہے۔اس کی چند خاص وجوہات ہیں جو تمہیں نہیں بتائی جا
سکتیں صرف پرائم منسٹر کو ہی بتائی جا سکتی ہیں۔اگر تم میری بات
مانتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارا جو جی چاہے کر لو۔میں کوئی
بات نہیں کروں گا"...... صادق چکاری نے کہا۔
"پرائم منسٹر صاحب تو تین روز کے لئے غیر ملکی دورے پر گئے
ہوئے ہیں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔
"تو پھر کیا ہوا۔میں یہاں سے بھاگ تو نہیں سکتا"...... صادق
چکاری نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔لیکن پھر تمہیں ان تینوں دنوں کے دوران بے
ہوش رہنا پڑے گا"...... کرنل پرشاد نے کہا۔
"کیا تم مجھ سے اس قدر خوفزدہ ہو۔حیرت ہے جبکہ مجھے بھی معلوم
ہے کہ پاسم ون ہنڈرڈ بیس کیمپ سے فرار ناممکن ہے"...... صادق چکاری نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے خوفزدہ نہیں ہوں بلکہ میں اس بات سے خوف[...]
کہ کہیں تم خودکشی نہ کرلو"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"مسلمان خودکشی کو حرام موت سمجھتے ہیں اور میں کم از[...]
موت نہیں مرنا چاہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے[...]
کی موت نصیب کرے لیکن اگر شہادت کی موت میرے نصیب[...]
نہیں ہے تو پھر فطری موت میرے لئے قابل قبول ہو گی۔ حرا[...]
نہیں۔ صادق چکاری نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں اس بیس کیمپ کے ایک[...]
کمرے میں رکھا جائے گا"...... کرنل پرشاد نے کہا اور اٹھ کھڑا[...]
پھر وہ کیپٹن نریندر کی طرف مڑ گیا۔

"صادق چکاری کو سپیشل سیف سیل میں پہنچا دو۔ خیال[...]
اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جس سے یہ فرار[...]
کیونکہ اس کی ذہانت اور منصوبہ بندی پوری وادی مشکبار[...]
ساتھ کافرستان میں بھی مشہور ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا تو[...]
چکاری بے اختیار مسکرا دیا۔

"سنو صادق چکاری۔ چونکہ تم ایک ذہین آدمی ہو اور میں
ذہانت کا قدردان رہا ہوں اس لئے میں نے تم پر کسی قسم کا کو[...]
نہیں کیا۔ ورنہ میرے پاس ایسے ایسے آلات موجود ہیں کہ جو کو[...]
نے کیا ہوا ہے وہ بھی ان آلات کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتا
تم سے ہر بات اگلوا لیتا۔ لیکن اس طرح تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

[...] بیان میں اس لئے خاموش ہو گیا ہوں کہ اگر تم خود اپنے طور
[...] بتانے پر آمادہ ہو گئے ہو اور بہرحال تم کافرستان کی نوج میں
[...] اس لئے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم دوبارہ ہمارے ساتھ
[...] جاؤ"...... کرنل پرشاد نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"[...]ہاری اس قدر افزائی کا شکریہ کرنل پرشاد۔ مجھے یقین ہے کہ
[...] کی آمد پر تمہیں ان کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا"۔
[...] چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر
[...] ہلا دیا جبکہ کیپٹن نریندر نے جیب سے ایک انجکشن نکالا اور اس
[...] پر موجود کیپ ہٹائی اور آگے بڑھ کر اس نے سوئی انتہائی
[...] سے صادق چکاری کے بازو میں اتار دی۔

"[...] مجھے بے ہوش رکھنا چاہتے ہو"...... صادق چکاری نے حیرت
[...] لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس سے تم صرف ایک گھنٹے کے لئے عارضی طور پر بے
[...] گے۔ پھر تمہیں خود بخود ہوش آ جائے گا۔ سپیشل سیف سیل
[...] ایس ایس کہتے ہیں تمہیں وہاں تک پہنچانے کے لئے تمہارا بے
[...]نا ضروری ہے"...... کیپٹن نریندر نے دوا انجکٹ کرتے ہوئے
[...]یا اور پھر صادق چکاری کے ذہن پر دھند سی چھانے لگی اور چند
[...] اس کے احساسات اس دھند میں جیسے ڈوب سے گئے۔

شاگل نے فون کا رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا
"میں اس احمق، نانسنس کو گولی مار دوں گا۔ یہ اپنے آپ کو
کیا ہے نانسنس۔ اگر قسمت نے اسے اب تک میرے ہاتھوں
رکھا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس طرح یہ مجھے فون
میرے ساتھ طنزیہ گفتگو کرے۔ میں اسے گولی مار دوں گا اور
ریشہ ریشہ اپنے ہاتھوں سے ادھیڑ دوں گا"...... شاگل نے بار با
مسلسل میز پر مکے مارتے ہوئے کہا۔ اس کی ابھی عمران سے
بات ہوئی تھی اور عمران نے اسے کھلے عام کہہ دیا تھا کہ اس کی ا
صدر اور پرائم منسٹر کی نظروں میں کچھ نہیں رہی اور عمران کی ان
سے جیسے شاگل کی رگوں میں خون کی بجائے چنگاریاں سی دوڑنے
لگی تھیں۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے
بڑبڑاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"لندن بول رہا ہوں باس چیکنگ روم سے۔ جو کال عمران نے
کی ہے وہ کسی سیٹلائٹ کے ذریعے کی جا رہی تھی۔ اسے چیک
کیا جا سکا"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"سیٹلائٹ سے کی جا رہی تھی۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا یہ عمران
خلائی سیارے پر بیٹھا مجھے کال کر رہا تھا"...... شاگل نے حلق کے
بل دھاڑتے ہوئے کہا۔
"نو نہیں جناب۔ میرا مطلب تھا کہ جہاں سے وہ کال کر رہا تھا وہ
براہ راست کافرستان نیٹ ورک سے مربوط نہیں ہے بلکہ کسی خفیہ
خلائی سیٹلائٹ سے اس کا رابطہ ہے اور اس خفیہ سیٹلائٹ کا
مواصلاتی نیٹ ورک سے رابطہ ہے۔ اس لئے چیکنگ مشینری
چیک نہیں کر سکی کہ کال کہاں سے کی جا رہی ہے"...... دوسری
طرف سے لندن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"یہ نہیں ہو سکتی احمق آدمی۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے
خلائی ونگ کے انچارج ہو۔ جس کا یہ سیٹلائٹ ہے اس سے بات
کرو۔ مجبور کرو کہ وہ بتائے اور اگر وہ نہ بتائے تو پھر اسے کان
سے پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ میں اس کی روح سے بھی اگلوا لوں گا۔
نہیں ہو سکتی چیکنگ۔ ہو سکتی ہے۔ بالکل ہو سکتی ہے۔ یقیناً ہو
سکتی ہے لیکن ٹھہرو۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عمران نے
مجھے بتا دیا ہے کہ وہ وادی مشکبار سے بول رہا ہے۔ اس لئے اب

کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کر
نانسنس" ...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں مسلسل
ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔
"آخر اس عمران نے مجھے فون کیوں کیا تھا۔ یہ شیطان ہے
اس کا کوئی خاص مقصد ہوگا"...... شاگل نے رسیور رکھ کر
ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو شا
اختیار چونک پڑا۔
"یس ۔ کم ان"...... شاگل نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا
کھلا اور شاگل کا نائب رام چندر اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے
انداز میں شاگل کو سلام کیا۔
" بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ عمران نے مجھے فون کیوں کیا ہے
چاہتا ہے ۔ بتاؤ"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تیز لہجے
رام چندر بے اختیار چونک پڑا۔
" عمران نے آپ کو فون کیا ہے ۔ وہ تو ہمارا دشمن ہے
اسے تلاش کر رہے ہیں"...... رام چندر نے میز کی دوسری طرف
بیٹھتے ہوئے کہا۔
" تو کیا دشمن مجھے فون نہیں کر سکتا۔ کیا مطلب ہے
کیوں ۔ وہ فون کیوں نہیں کر سکتا۔ وجہ بتاؤ"...... شاگل ا
پڑا۔
" یہ اس کے لئے اعزاز ہے جناب کہ وہ آپ سے فون پر

"... آپ کے مقابل اس کی اپنی حیثیت ہی کیا ہے ۔ آپ
... جیسے عظیم اور طاقتور ملک کی سیکرٹ سروس کے چیف ہیں
... انتہائی پس ماندہ اور چھوٹے سے ملک پاکیشیا کا ایک عام سا آدمی
... رام چندر نے کہنا شروع کیا تو شاگل کا بگڑا ہوا چہرہ ساتھ
... نارمل ہونے لگ گیا اور رام چندر کے فقرے کے آخر میں تو اس
... پر فخریہ مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔
"گڈ ۔ مجھے ایسے ہی ماتحت چاہئیں جو افسر کی عزت و وقار کے
... میں بہتر جانتے ہوں ۔ گڈ"...... شاگل نے بڑے تحسین آمیز لہجے
... کہا۔
"اس عمران نے کہاں سے آپ کو فون کیا تھا باس"...... رام چندر
... لمحوں بعد پوچھا۔
"... خفیہ سیٹلائٹ سے"...... شاگل نے جواب دیا تو رام چندر
... بے اختیار چونک پڑا۔
"... اتنا ڈرتا ہے آپ سے وہ ۔ ویسے ڈرنا بھی چاہئے اسے"...... رام
... بات پر تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
"... تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ اس لئے اس نے خفیہ
... کے ذریعے مجھے فون کیا ہے تاکہ میں اسے گردن سے نہ پکڑ
... پھر اس نے غلط ہی کیوں مجھے بتایا ہے کہ وہ کافرستان سے
... دارالحکومت مشکبار سے بول رہا ہے"...... شاگل نے کہا۔
"... نے غلط بتایا ہوگا باس ۔ اسے فکر ہوگی کہ آپ لازماً اسے

چیک کر لیں گے۔ اس لئے اس نے خود ہی بتا دیا ہو گا"...... وا
نے کہا۔

"ہاں۔ وہ شیطان ہے۔ اس لئے وہ غلط ہی بتا سکتا ہے۔
ٹھیک ہے۔ وہ جو مرضی آئے کرتا رہے۔ تم بتاؤ کہ تم نے
ہے کہ صادق چکاری کو وادی مشکبار میں کہاں رکھا گیا ہے؟
نے کہا۔

"باس۔ اس بار پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی خفیہ
استعمال کیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ صادق چکاری کو اپنے
ہر ایک سے چھپانا چاہتے ہوں"...... رام چندر نے کہا تو شا
اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھ

"کیا مطلب۔ تفصیل بتاؤ"...... شاگل نے ہونٹ چبا
کہا۔

"باس۔ پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری نے پرائم
خصوصی ہیلی کاپٹر میں ساپور چھاؤنی جا کر وہاں سے کرنل
صادق چکاری کو بے ہوشی کے عالم میں حاصل کیا اور پھر ا
کے کرنل ٹنڈن کے حوالے کر دیا۔ یہ آفیشل رپورٹ ہے
نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق کرنل ٹنڈن
اور کرنل شیام نے کرنل ٹنڈن کا میک اپ کر کے ملٹری سیکر
صادق چکاری کو وصول کیا ہے اور باس۔ کرنل شیام نے
چکاری کو تباکی ایئر بیس کیمپ کے کمانڈر لچھمن کے حوالے کر

اسے اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں لے کر چلا گیا اور اس کے
ن کی موت کی اطلاع ملی۔ اس کا ہیلی کاپٹر کسی پہاڑی سے
گیا اور کرنل شیام کی کار کو کسی نامعلوم ٹرالر نے ٹکر مار
طرح یہ دونوں ہلاک ہو گئے اور پرائم منسٹر صاحب اپنے
ی کے ساتھ تین روز کے غیر ملکی دورے پر چلے گئے
ام چندر نے کہا تو شاگل کے چہرے پر عجیب سی کیفیات ابھر

اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران ٹھیک کہہ رہا تھا اور پرائم
اب نے یہ کیا حماقت کی ہے۔ اس طرح کسی کو پتہ بھی نہیں
شیطان عمران صادق چکاری کو اس طرح اچک کر لے
یہ عقاب کبوتر کو اچکتا ہے۔ ویری سیڈ۔ لیکن یہ تو معلوم
کہ صادق چکاری کو پہنچایا کہاں گیا ہے"...... شاگل نے کہا۔
ں۔ میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق صادق چکاری کو
بیس کیمپ پہنچایا گیا ہے جس کا انچارج مشہور زمانہ
پرشاد ہے"...... رام چندر نے کہا تو شاگل کی آنکھیں
چلی گئی۔
اس طرح حتمی طور پر کیسے بات کر دی"...... شاگل نے
لہجے میں کہا۔
لچھمن کا ہیلی کاپٹر جہاں تباہ ہوا ہے۔ وہ علاقہ تباکی ایئر بیس
ت ہی ہے اور جس وقت وہ تباہ ہوا ہے اس وقت اس کا

رخ اس انداز میں تھا جیسے وہ کنڈور بیس کیمپ سے وا
بیس کی طرف آ رہا ہو اور ہیلی کاپٹر میں صادق چکاری موجو
رام چندر نے کہا۔

"لیکن یہ اندازہ بھی تو ہو سکتا ہے حتمی بات تو نہیں
حتمی طور پر معلوم ہونا چاہئے تاکہ میں صدر صاحب
سکوں"۔ شاگل نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ آپ کرنل پرشاد سے بات کریں۔ آپ کافر
سروس کے چیف ہیں اور وہ ایک عام سا کرنل۔ وہ آپ
بتانے پر مجبور ہوگا"...... رام چندر نے کہا۔

"تم احمق ہو۔ تمہیں وہ کچھ معلوم نہیں ہے جو کچھ مجھے
تمہارا کیا خیال ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے اگر صاد
خفیہ رکھنے کے لئے کمانڈر لچھمن اور کرنل شیام کو ہلاک ک
کیا انہوں نے کرنل پرشاد کو اجازت دے دی ہو گی ک
دے۔ نانسنس ۔ نجانے تمہاری کھوپڑی میں کیا بھرا ہوا
ہوا بھی ہے یا نہیں۔ وہ صاف مکر جائے گا۔ پھر"...... ش
تو رام چندر کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھ
شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ شاگل اس قدر عقا
کرے گا۔

"آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ واقعی آپ باس ہیر
کم علمی اور کوتاہی کا اعتراف ہے لیکن باس ۔ اس کرنل پ

"...ری طرح سے بھی تو اگلوائی جا سکتی ہے"...... رام چندر نے

"...ری طرح سے ۔ کیا مطلب ۔ کھل کر بات کیا کرو ۔ میرے
...ندہ کر آئندہ پہیلیوں میں بات کی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے"۔
...نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"...م ۔ مم ۔ میرا مطلب ہے کہ پرائم منسٹر صاحب کے لہجے میں
...پر اس سے بات کی جا سکتی ہے۔ پھر تو وہ نہ مکر سکے گا"...... رام
...نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"...یا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں پرائم منسٹر بن
...اس سے بات کروں ۔ کیا مطلب ۔ میں پرائم منسٹر بن کر کیسے بات
...ماتا ہوں ۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"...... شاگل نے
...یت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا انداز غصیلا تھا۔

"باس ۔ پرائم منسٹر صاحب کی آواز اور لہجے کی نقل تو کی جا سکتی
... رام چندر نے کہا۔

"...ون کرے گا"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"...یں کر سکتا ہوں باس"...... رام چندر نے کہا۔

"...تم ۔ تم پرائم منسٹر کی آواز میں کرنل پرشاد سے بات کر دو گے۔
...رہے ہو ناں تم"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس
...ہیں رام چندر پر جمی ہوئی تھیں ۔

"...یں باس ۔ اس طرح کم از کم آپ کو حتمی طور پر یہ معلوم ہو جائے

گا کہ صادق چکاری وہاں موجود ہے یا نہیں"...... رام چندر نے
"بولو۔ پہلے پرائم منسٹر کی آواز اور لہجے میں بول کر مجھے
شاگل نے کہا۔
"میں کافرستان کا پرائم منسٹر بول رہا ہوں کرنل پرشاد"
چندر نے آواز اور لہجہ بدل کر کہا تو شاگل نے بے اختیار ایک
سانس لیا۔
"تم زندہ بچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ نہ ہی تمہاری آو
ہی تمہارا لہجہ پرائم منسٹر سے ملتا ہے اگر ملتا ہوتا تو اس وقت
تمہاری لاش کسی گٹر میں بہہ رہی ہوتی"...... شاگل نے کہا۔
"ج۔ جی۔ کیا مطلب"...... رام چندر نے حیرت اور خوف
جلے لہجے میں کہا۔ شاید اس کی سمجھ میں شاگل کی بات ہی نہ آئی تھ
"نانسنس۔ اگر تم پرائم منسٹر کی آواز اور لہجے کی کامیاب
سکتے تو اس کا مطلب تھا کہ تم کسی بھی وقت ان کی آواز اور
صدر سے بات کر کے میرے خلاف شکایت کر کے مجھے معطل کر
تھے اور خود تم میری سیٹ سنبھال لیتے۔ تمہارا کیا خیال تھا
تمہیں زندہ چھوڑ دیتا۔ نہیں۔ میں اپنے ممکنہ مخالف کو بھی
چھوڑنے کا قائل نہیں۔ یہ دیکھو مشین پسٹل میں نے اپنے ہاتھ
لیا تھا۔ اگر مجھے یقین آجاتا کہ تم واقعی پرائم منسٹر کی آواز اور
کامیاب نقل کر سکتے ہو تو میں اس میں موجود تمام میگزین تم
سینے میں اتار دیتا۔ نانسنس۔ جاؤ اور جا کر اس بات کا شکر مناؤ

ئے ہو۔ جاؤ۔ دفع ہو جاؤ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو رام
تیزی سے اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر اس قدر تیزی سے بھاگا
اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔
"ہنہ۔ آجاتے ہیں نانسنس، احمق، پتہ نہیں ایسے احمقوں کو
مائیں پیدا ہی کیوں کرتی ہیں۔ نانسنس"...... شاگل نے غصیلے
میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مشین پسٹل واپس میز کی کھلی ہوئی دراز
ال کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود
بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر
نے شروع کر دیئے۔
"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔
"چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ صدر سے بات
"...... شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں جناب"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
"ہیلو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نسوانی آواز سنائی
ال
"یس"...... شاگل نے کہا۔
"صدر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا

"ہیلو جناب ۔ میں شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شا
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس مسٹر شاگل کیوں فون کیا ہے کیا کوئی خاص بات
صدر نے سادہ اور پروقار لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ اب کافرستان سیکرٹ
کو اہمیت ہی نہیں دی جا رہی ۔ حالانکہ کافرستان سیکرٹ سرو
بھی لحاظ سے کم نہیں ہے ۔ پرائم منسٹر صاحب نے صادق چ
ساپور چھاؤنی سے اپنے ملٹری سیکرٹری کے ذریعے وصول کر
کنڈور بیس کیمپ میں کرنل پرشاد کے پاس پہنچا دیا اور مجھے انہ
خود کہا کہ صادق چکاری کو وادی مشکبار میں رکھا گیا ہے ۔ م
میں نہیں آ رہا جناب کہ پرائم منسٹر صاحب نے آخر کیوں یہ
ہے ۔ اگر میں اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھوں تو وہ پاکیشیا سیکرٹ س
کنڈور بیس کیمپ سے صادق چکاری کو لے جاتی اور میں اپنی
کے ساتھ وادی مشکبار میں انہیں تلاش کرتا رہ جاتا"...... شا
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ صادق چکاری کو کنڈور بیس
میں رکھا گیا ہے"...... صدر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھ

"جناب ۔ مجھے کسی نے کیا بتانا ہے ۔ جو بتا سکتے تھے وہ تو
روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سر
نگرانی کرائی اور پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سرو

اری کو ٹریس کر لیا ہے اور وہ کنڈور بیس کیمپ میں ہے اور
ے اب یہ بیس کیمپ ہے"...... شاگل نے سارا ملبہ پاکیشیا
پر ڈالتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے جان بوجھ کر ایئر اور
ٹ کی بات کی تھی تاکہ پرائم منسٹر پر براہ راست ان کی
الزام نہ آ سکے ۔ ظاہر ہے اتنے طویل عرصے کی ملازمت سے وہ
کو سمجھنے لگ گیا تھا۔

لیکن کیا تمہارا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جو کچھ
ا ہے وہ درست ہے"...... صدر نے سرد لہجے میں کہا تو شاگل
چونک پڑا۔

۔ نہیں جناب ۔ لیکن اگر یہ درست ہوا تو پھر وہ بغیر کسی
ے اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... شاگل نے ایک اور پتا
ے کہا۔

۔ ٹھیک ہے ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے ۔ صادق
وہیں پہنچایا گیا ہے اور یہ سب راز داری اس لئے کی گئی ہے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے لیکن میری سمجھ میں
نہیں آ رہی کہ ان لوگوں کو کیسے علم ہو جاتا ہے ۔ کیا وہ کسی
حاصل کرتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

اب ۔ اب میں کیا عرض کروں ۔ یہ لوگ دوسروں کی خامیوں
ے معلومات حاصل کرتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

ا مطلب ۔ کیسی خامیاں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" اب دیکھیں جناب۔ ملٹری سیکرٹری نے صادق چکار
راگن کے کرنل ٹنڈن کے حوالے کیا لیکن سب کو کھلے عام
کہ کرنل ٹنڈن ایک ہفتے کی چھٹی پر گیا ہوا ہے اور کرنل
کرنل ٹنڈن کا میک اپ کر کے صادق چکاری کو وصول کیا
کو علم ہے کہ اس نے صادق چکاری کو تباکی ایئر بیس کے کما
کے سپرد کیا اور پھر کمانڈر لچھمن کا ہیلی کاپٹر جب پہاڑی سے
ہوا تو اس کا رخ کنڈور سے تباکی ایئر بیس کیمپ کی طرف
کے ہیلی کاپٹر میں صادق چکاری موجود نہیں تھا۔ اس سے صا
لگایا جا سکتا ہے کہ صادق چکاری کو کہاں پہنچایا گیا ہے"......
کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی یہ تو اب بڑی کھلی سی بات لگتی ہے۔
سیکرٹ ایجنٹس غیر معمولی طور پر ذہین ہوتے ہو۔ بہر حال. تم
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ بہر صورت روکنا ہے۔ صادق
اس لئے کرنل پرشاد کے حوالے کیا گیا ہے کہ یہ حتمی اطلاع
صادق چکاری مشکبار کی سب سے خطرناک تنظیم الجہاد کا
ہے۔ اس سے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی
کام کرنل پرشاد ہی کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت
نہیں چاہتی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کوئی اور تنظیم صادق
تک پہنچ سکے۔ اس لئے تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ر

ت روکنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اس بار معافی کی کوئی گنجائش نہ
اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری تک پہنچنے میں کامیاب
گئی تو پھر تمہیں حتمی طور پر کافرستان سیکرٹ سروس کی سربراہی سے
دیا جائے گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے قومی اسمبلی میں اپنا خاص
استعمال کر کے تمہارے خلاف قرارداد کیوں نہ پاس کرانی
صدر نے کہا۔

ین جناب۔ اس کے لئے مجھے فری ہینڈ ملنا چاہئے"...... شاگل نے

تمہیں فری ہینڈ دے رہا ہوں لیکن تم نے کنڈور بیس کیمپ
اندر داخل نہیں ہونا اور نہ ہی کرنل پرشاد سے کسی قسم کا رابطہ
ب۔ تمہارا کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کیمپ تک پہنچنے
لنا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف چند افراد پر مشتمل ہوتی
تمہارے پاس اتنی وسیع و عریض تنظیم ہے اس کے علاوہ اگر
پاور ایجنسی اور بلیک فورس کو بھی تم اپنی مدد کے لئے کال
۔ چاہے فوج کو کال کر لو۔ چاہے ایئر فورس کو۔ تمہیں ہر
اختیارات حاصل ہوں گے لیکن مجھے اس بار تمہاری کامیابی
صدر نے کہا۔

آپ کا بے حد شکریہ جناب۔ اس بار ایسا ہی ہوگا۔ پاکیشیا
سروس کی لاشیں آپ کے سامنے میں ہی رکھوں گا"۔ شاگل نے
ت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ سپیشل اتھارٹی کارڈ میں تمہارے آفس بھجوا دوں
اس کی اطلاع سب کو پہنچ جائے گی"..... صدر نے کہا اور اس کے
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے اند
رسیور کریڈل پر رکھا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اب میں سپر ہوں ۔ سب سے سپر ۔ پرائم منسٹ
مجھے اہمیت ہی نہ دی تھی لیکن اب انہیں بھی معلوم ہو جا
اصل اہمیت ہی شاگل کی ہے"..... شاگل نے انتہائی مسرت
لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان
رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آوا
دی۔

"یہ رام چندر کہاں ہے ۔ اسے میرے پاس بھیجو ۔ ابھی
وقت"..... شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے
رسیور رکھ دیا۔

"احمق آدمی عین موقع پر غائب ہو جاتا ہے ۔ نانسنس"
نے کہا ۔ اسے یہ یاد ہی نہ رہا تھا کہ اس نے خود ہی رام چندر
سے بھگا دیا تھا ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور رام چندر نے ان
ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو ۔ کہاں چلے گئے تھے تم ۔ سنو صدر صاحب نے تم
ہے کہ صادق چکاری کو کنڈور بیس کیمپ میں رکھا گیا ہے۔

طرح راز اگلوائے جاتے ہیں اور تم نانسنس ۔ الٹا غلط اور غیر
ات سوچ رہے تھے"..... شاگل نے کہا۔

اپنی سوچ پر شرمندگی ہے جناب ۔ اب میں آپ جیسے ذہین اور
ماغ کے سامنے تو کوئی حیثیت نہیں رکھتا"..... رام چندر نے کہا
بے اختیار مسکرا دیا۔

اچھا ۔ خوشامد کی ضرورت نہیں ہے ۔ مجھے خوشامدیوں سے
ت ہے ۔ سمجھے ۔ البتہ سچ ضرور بولا کرو اور سنو ۔ صدر صاحب
ہینڈ دے دیا ہے ۔ اب سوائے صدر اور پرائم منسٹر کے
تان میرا محکوم ہو چکا ہے، فوج ، ایئر فورس ، پاور ایجنسی ،
ملٹری انٹیلی جنس ، سول انٹیلی جنس ، پولیس ، سپیشل
میرے احکامات پر عمل کرنے کے پابند ہیں" ۔ شاگل نے
انہ لہجے میں کہا۔

ہاں نہ ہوں جناب ۔ آپ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف
اور یہ عہدہ تو صدر اور پرائم منسٹر کے بعد سب سے بڑا عہدہ
ام چندر نے کہا۔

لیکن صدر نے مجھے خصوصی اتھارٹی کارڈ جاری کر دیا
اسی وجہ سے ہے اور سنو ۔ ساتھ ہی صدر نے دھمکی دی
پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری تک پہنچ گئی تو پھر
سروس کا خاتمہ کر دیا جائے گا ۔ سمجھے ۔ اس لئے اب ہم
میں اور ہر قیمت پر ان شیطانوں کو وہاں تک پہنچنے سے

روکنا ہے"...... شاگل نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔
" لیکن سر ۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہے کہ
چکاری کنڈور بیس کیمپ میں ہے"...... رام چندر نے حیرت
لہجے میں کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ اسے تو واقعی علم نہیں ہو گا۔ پھر"...... شاگل
" باس ۔ ہم کنڈور بیس کیمپ کو گھیر لیتے ہیں ۔ پھر وہا
پکٹنگ کریں گے کہ کوئی چڑیا بھی کیمپ تک نہ پہنچ سکے ۔ اس
اگر یہ لوگ وہاں پہنچے بھی تو خود بخود مارے جائیں گے اور نہ
پھر بھی کامیابی بہرحال کافرستان سیکرٹ سروس کو ہی ملے گی
چندر نے کہا۔
" اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ تو پھر چلو اور جا کر اس بارے میں
منصوبہ تیار کرو ۔ لیکن یہ بات سن لو کہ اس بار منصوبے
قسم کی خامی یا کوئی جھول وغیرہ نہیں ہونا چاہئے ۔ ورنہ میں
سے اڑا دوں گا"...... شاگل نے کہا۔
" آپ بے فکر رہیں باس ۔ رام چندر آپ کے احکامات کی
فرض سمجھتا ہے"...... رام چندر نے اٹھ کر سینے پر ہاتھ رکھتے
جھکا کر کہا۔
" گڈ ۔ جاؤ"...... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا اور رام چ
کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔
" ہیلو ہیلو ۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ ۔ اوور"۔ عمران
بدلے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" یس سر ۔ میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں کنڈور بیس کیمپ سے ۔
چند لمحوں بعد ایک نرم اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
" کرنل پرشاد ۔ صدر صاحب سے بات کیجئے ۔ اوور"...... عمران نے
ملٹری سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔
" ہیلو سر ۔ میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں ۔ اوور"...... کرنل پرشاد
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" کرنل پرشاد ۔ صادق چکاری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے ۔
عمران نے اس بار صدر کے لہجے اور انداز میں بات کرتے

"کون صادق چکاری جناب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور"...... طرف سے کرنل پرشاد کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا اور عمران صدر نے کرنل پرشاد کے ساتھ کوئی خصوصی کوڈ طے کر رکھا چونکہ اس نے کوڈ نہیں بولا اس لئے کرنل پرشاد کا لہجہ اور اندا بدل گیا ہے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا پرائم منسٹر صاح صادق چکاری کو تمہارے بیس کیمپ پر نہیں پہنچایا۔ اوور" نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ یہاں اس نام کا تو کوئی آدمی نہیں پہنچا سر۔ شک پرائم منسٹر صاحب سے پوچھ لیں۔ اوور"...... دوسری طر کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسم دیا۔ فیصل جان سوشیل کو اغوا کر کے لے آیا تھا اور پھر سوشیل سے کرنل پرشاد کی فریکونسی معلوم کر کے اسے بھی رام دونوں کو ہلاک کرا دیا تھا کیونکہ اب ان دونوں کو زن حماقت تھی۔

"میرا خیال ہے کہ صدر نے اس کرنل پرشاد کے خصوصی کوڈ مقرر کر رکھا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے اس کا لہجہ اور انداز یکلخت بدل گیا تھا۔ و بہرحال طے ہو گئی ہے کہ صادق چکاری اسی بیس کیمپ

...نل پرشاد کے ساتھ صدر اس انداز میں کوڈ طے نہ کرتا"۔ عمران ...کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن اب کرنل پرشاد ...صدر سے رابطہ کرے گا اور مجھے یقین ہے کہ صدر فوراً سمجھ جائیں ...ایسا صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ...ق چکاری کو فوری طور پر وہاں سے شفٹ کر دیا جائے"۔ نائران ...اب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ یہ رسک نہیں لیں گے بلکہ وہ صادق چکاری سے ...بات حاصل کرنے میں جلدی کریں گے۔ بہرحال ہم نے کنڈور ...میں پہنچنا ہے"...... عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالتے ...ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے کھول کر درمیانی میز پر بچھا دیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے وہ پہاڑی جس پر بیس کیمپ موجود ہے اس کی ...تی موبو رام نے کی تھی اور موبو رام نے جو کچھ اس کیمپ کے ...میں بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو تباہ کرنا تو دور ...ات ہے اس تک پہنچنا بھی ناممکن ہے۔ اگر ہیلی کاپٹر استعمال کئے ...تو انہیں آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے نقشے کو ...ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہم بلیک فورس کے ہیلی کاپٹر استعمال کریں ...انٹیلی جنس کے تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"گڈ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ایک بار ہم وہاں پہنچ جائیں پھر جو

ہو گا دیکھا جائے گا"...... تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اگر انہوں نے اس حد تک پلاننگ کی ہے کہ صا
کرنل پرشاد کے درمیان کو ڈبل کر رکھے ہیں تو پھر لامحالہ انہ
اس بارے میں بھی انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے۔
اور سوچتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم اس بیس کیمپ کو باہر سے تباہ بھی
سکتے۔ ہمیں بہرحال صادق چکاری کو زندہ وہاں سے نکالنا ہے
اسے وہاں سے صحیح سلامت وادی مشکبار پہنچانا ہے"...... صف
کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں سوچ رہا ہوں کہ کوئی فول پروف
جائے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ کہیں تو میں یہ معلوم کروں کہ
سیکرٹ سروس یا بلیک فورس یا پاور ایجنسی یا ملٹری انٹیلی
وہاں حفاظت کر رہے ہیں یا نہیں"...... ناٹران نے کہا تو
چونک پڑا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے
کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے بڑی محنت اور کوشش سے ان تمام
کے اندر انتہائی بااثر آدمیوں کو خریدا ہے"...... ناٹران نے کہا

"ٹھیک ہے۔ معلوم کرو۔ اس سے ہمارے مشن کو کا

عمران نے کہا تو ناٹران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا

"تم یہ سوچ بچار کے چکر سے نکلو عمران۔ یہاں سے کوئی ہیلی کاپٹر
سیدھے وہاں چلو۔ پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہاں
نقشے پر تمہیں وہ رکاوٹیں اور وہ انتظامات تو نظر آنے سے
تنویر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے تنویر۔ یہ مشن واقعی اس قسم کا ہے لیکن
یاد رکھو ہم نے بہرحال اسے کامیاب کرنا ہے۔ اس لئے جس
معلومات ہمارے پاس ہوں گی اتنا ہی اس مشن کی کامیابی کے
بڑھ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے کوئی جواب دینے
اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔ یہ بیس کیمپ سطح زمین سے کتنی بلندی پر
کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں نقشے پر تو اس کی نشاندہی نہیں ہے۔ یہ تو وہاں
معلوم ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں دو ٹیمیں بنانی چاہئیں
ایک سائیڈ سے وہاں پہنچنے کی کوشش کرے اور دوسری ٹیم
سائیڈ سے۔ اس طرح اگر وہاں روکنے والے ہوں گے تو وہ دو
میں پھنس جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ وہاں کون موجود ہے۔ پھر اس کے

مطابق پلاننگ ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران شاگل کی موجو
شاگل کی فطرت اور نفسیات کو سامنے رکھ کر پلان بنائے گا ا
ریکھا، کرنل موہن، ملٹری انٹیلی جنس کے چیف اگر وہاں موجو
تو ان کی فطرت اور نفسیات کے مطابق اور یہ بات واقعی درس
اس لئے صفدر بھی خاموش ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ناٹران اندر داخل ہوا تو اس کے چ
مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا۔ تم مسکرا رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"......
نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ آپ کا دوست شاگل اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ وہاں
ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر نے اسے سپیشل اتھارٹی
جاری کر دیا ہے۔ اب شاگل چاہے تو سوائے صدر اور پرائم منـ
باقی سب کو کال کر کے ان سے کام لے سکتا ہے"...... ناٹران

"کیا اس نے اپنی مدد کے لئے کسی اور ایجنسی کو کال کیا
عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ابھی تک تو وہ خود اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں گیا۔
یہ اطلاع ملی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کا ایک کیپٹن رام چندر
اس کا نائب ہے۔ یہ شخص بے حد ذہین آدمی ہے اور اس کی پلا
وجہ سے کافرستان سیکرٹ سروس نے بے شمار کامیابیاں حا

"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فی الحال شاگل کو سامنے رکھ کر
یہ بندی کرنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور اب تنویر کی بات درست ہے۔ اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن
نا ہو گا کیونکہ شاگل کے نائب رام چندر کے بارے میں مجھے بھی
اطلاعات مل چکی ہیں کہ یہ شخص بے حد کامیاب پلاننگ بنا سکتا ہے"۔
ران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کامیاب پلاننگ کا مقابلہ کرنے کے لئے تو
اس سے زیادہ کامیاب پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے"...... صفدر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے طویل وقت چاہئے اور وقت ہمارے پاس نہیں
ہے۔ اگر وقت نہ ہو تو پھر کامیاب پلاننگ کو ڈائریکٹ ایکشن سے ہی
ختم کیا جا سکتا ہے۔ ڈائریکٹ ایکشن کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ موقع
کے مطابق کارروائی خود بخود آگے بڑھتی چلی جاتی ہے جس طرح ایک
منہ زور ندی کو کسی جگہ روکا جائے تو وہ اپنا راستہ خود بنا لیتی ہے"۔
عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران ٹھیک کہہ رہا ہے صفدر۔ اگر ہم یہاں بیٹھے پلاننگ بناتے
رہے تو وہ لوگ صادق چکاری سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک
کر دیں گے۔ ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے ایکشن کرنا چاہئے"۔ تنویر نے
کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا
"ناٹران تم ایک کام کرو۔ کنڈور کے علاقے میں کسی مقامی قبیلے
کوئی آدمی تلاش کرو تا کہ اسے گائیڈ بنایا جاسکے"...... عمران نے ناٹ
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے
اس علاقے میں کون کون سے قبیلے رہتے ہیں"...... ناٹران نے کہا
اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیسے معلوم کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے پورے سیکشن کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ اگر ا
کسی آدمی کو جانتے ہوں گے تو اطلاع کر دیں گے"...... ناٹران
جواب دیا۔

"بیٹھو۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ اس طرح تو بہت وقت ضا
ہو جائے گا۔ میں خود معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑ
کر اس نے فون کا رسیور اٹھالیا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شرو
کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنا
دی۔

"نیشنل لائبریری کے انچارج کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا
دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا ا
آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"...ولت مرزا بول رہا ہوں انچارج نیشنل لائبریری"...... رابطہ
...وتے ہی ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"...سولت مرزا۔ میرا نام کرنل راٹھور ہے اور میں پرائم منسٹر
...ٹ سے بول رہا ہوں اور ان کا اسسٹنٹ سیکرٹری ہوں"۔
...ران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"...یں سر۔ حکم فرمائیں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ
...یں کہا گیا۔

"...نڈور کے پہاڑی علاقے کے بارے میں جغرافیکل سروے
...ارٹمنٹ کی ریسرچ بکس آپ کی لائبریری میں موجود ہوں گی"۔
...ن نے کہا۔

"...یں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"...ان ریسرچ بکس پر کام کرنے والے کسی ایسے آدمی کے بارے
...آپ جانتے ہیں جو دارالحکومت میں موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"...یں سر۔ میں نے خود بھی ریسرچ بکس پڑھی ہیں۔ کنڈور کے
...میں جغرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کے مشہور ریسرچ سکالر
...گوبند رام نے بے حد کام کیا ہے۔ وہ ان دنوں ریٹائر ہو چکے ہیں
...بھی ہماری لائبریری میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ میں ان کی
...کا پتہ اور فون نمبر آپ کو بتا سکتا ہوں اگر آپ مجھے چند منٹ
..." دوسری طرف سے کہا گیا۔

"...بالکل آپ معلوم کر کے بتائیں۔ میں ہولڈ کئے ہوئے ہوں"۔

عمران نے کہا اور دوسری طرف خاموشی طاری ہو گئی۔
"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر خاموشی کے بعد
مرزا کی آواز سنائی دی۔
"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گو بند رام صاحب کا پتہ سرجیت کالونی پرانی دھوبی منڈی
ہے۔ کوارٹر نمبر ایک سو آٹھ۔ بلاک بی ہے"...... صولت مرزا
جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔
"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک با
وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو صولت مرزا نے بتائے تھے۔
"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"کیا یہ گو بند رام صاحب کی رہائش گاہ ہے"...... عمران نے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"جی ہاں۔ آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے
گیا۔
"میں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں۔ میرا نام
راٹھور ہے اور میں پرائم منسٹر کا اسسٹنٹ ملٹری سیکرٹری ہوں
نے گو بند رام صاحب سے ایک ضروری بات کرنی ہے"......
نے نرم لہجے میں کہا۔
"جی بہتر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ میں گو بند رام بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد

ہ آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ
ریٹائرڈ آدمی ہے۔
میں اسسٹنٹ ملٹری سیکرٹری پرائم منسٹر کرنل راٹھور بول رہا
۔ عمران نے ایک بار پھر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
ی صاحب۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ گو بند
م نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
ایک انتہائی ضروری اور خفیہ مشن درپیش ہے اور یہ مشن کنڈور
ں علاقے میں مکمل کیا جانا ہے۔ اس کے لئے ایک ایسے گائیڈ کی
ت ہے جو اس سارے علاقے کے چپے چپے سے واقف ہو۔ آپ
جغرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کے دوران اس علاقے
کی ریسرچ کی ہے۔ اس لئے آپ یقیناً وہاں رہنے والے مقامی
ں کے بارے میں سب سے زیادہ جانتے ہوں گے۔ کیا آپ کے
میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کا تعلق ان قبائل میں سے کسی سے
وہ یہاں دارالحکومت میں موجود ہو"...... عمران نے کہا۔
ی ہاں۔ اس علاقے کے بے شمار لوگ دارالحکومت میں محنت
ی کرتے ہیں۔ میں چونکہ طویل عرصے تک اس علاقے میں رہا
اس لئے مجھے ان کے بارے میں بھی معلوم ہے۔ اب بھی ان میں
اکثر سے میری ملاقات رہتی ہے"...... گو بند رام نے جواب دیا تو
ان کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ظاہر ہے وہ
مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"پھر آپ کسی ایسے آدمی کی نشاندہی کریں جو معقول معاو
حکومت کے ایک خفیہ مشن میں گائیڈ کے فرائض انجام دے
لیکن یہ بات سن لیں کہ یہ مشن ایسا ہے کہ اس میں کسی اجنبی آد
مداخلت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کسی ایسے آدمی کا پتہ دیں جو
ٹائپ آدمی ہو۔ ہمیں پڑھا لکھا ٹائپ کا آدمی نہیں چاہئے۔ بس صر
شرائط ہیں کہ وہ صحت مند ہو اور اس سارے علاقے کے بارے
اچھی طرح جانتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی میں سمجھ گیا۔ ایسا ایک آدمی میری نظر میں ہے۔ وہ
دارالحکومت میں واقع ایک کلب جسے سنتیش کلب کہا جاتا ہے او
راجواڑی روڈ پر واقع ہے میں ویٹر ہے۔ وہ ابھی چار پانچ سال قبل
کنڈور کے ایک گاؤں ڈوس سے یہاں آیا ہے۔ اس کا نام آنند
نوجوان اور صحت مند ہے اور آپ کی دوسری شرائط پر بھی پورا
ہے۔ میری اس سے کل ہی ملاقات ہوئی ہے کیونکہ میں بھی اس
میں آتا جاتا رہتا ہوں"...... گوبند رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کلب کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا اور دوسری طرف
فون نمبر بتا دیا گیا۔

"گوبند رام صاحب۔ آپ جیسے آدمی کو یہ بتانے کی تو ضرو
نہیں ہے کہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ سرکاری معاملہ ہے۔ اس لئے آ
اس بارے میں کسی سے کوئی ذکر نہیں کریں گے"...... عمران
کہا۔

ی میں سمجھتا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
ن نے اس کا شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون
اس نے سنتیش کلب کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو
ام نے بتائے تھے۔

تیش کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

پ کے کلب میں ایک ویٹر آنند نامی ہے۔ کیا وہ موجود ہے اس
عمران نے کہا۔

ی ہاں۔ لیکن آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے
رے لہجے میں پوچھا گیا۔

ا نام راٹھور ہے۔ میں نے آنند سے ایک ضروری بات کرنی
ان کے بارے میں مجھے آپ کے کلب کے ایک ممبر نے بتایا
عمران نے کہا۔

پ نے ویٹر سے کیا بات کرنی ہے جناب۔ مجھے بتائیں یا مینجر
ب سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ۔ آپ کے کلب کے بارے میں کوئی بات میں نے نہیں
۔ میں شکاری ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ویٹر آنند کا تعلق
کے پہاڑی علاقے سے ہے۔ میں نے وہاں شکار کے لئے جانا ہے
ے میں آنند سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے بارے میں تفصیلی
مات حاصل کر سکوں۔ میں اسے اس کا معقول معاوضہ دوں

گا"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں۔ میں اسے بلواتی ہوں"...... دوسری
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پر خاموشی طاری ہو گی۔

"ہیلو۔ میں آنند بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ا
سنائی دی۔ بولنے والا گو اپنی طرف سے نرم آواز میں بول رہا
پہاڑی علاقوں میں رہنے والوں کے لہجے میں جو فطری کرختگی
ہوتی ہے وہ اب بھی موجود تھی۔

"آنند۔ میں نے تمہارے آبائی علاقے کنڈور میں شکار کے
ہے۔ مجھے وہاں کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ میں تمہ
معلومات کے معاوضہ میں ایک ہزار روپے دوں گا۔ کیا تم
ساتھ کچھ دیر کے لئے ملاقات کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ مجھ جیسے غریب آدمی کو اگر اکٹھے ایک
روپے مل جائیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ جہاں حکم
میں وہاں پہنچ جاؤں گا"...... آنند کے لہجے میں مسرت کی جھلک
تھی۔

"تمہاری ڈیوٹی کس وقت آف ہوتی ہے"...... عمران نے پو

"جی ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے۔ ویسے میں ایک گھنٹے کی چھ
لے سکتا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ظاہر ہے
اکٹھے ایک ہزار روپے کا سن کر خطرہ تھا کہ کہیں زیادہ دیر ہو
عمران اپنا ارادہ ہی نہ بدل دے۔

ے۔ تم چھٹی کر کے اپنے کلب کے باہر مین گیٹ پر کھڑے ہو
آدمی کار میں وہاں آئے گا اور تمہیں میرے پاس لے آئے گا۔
کوئی شناخت بتا دو تاکہ میرا آدمی تمہیں آسانی سے پہچان
عمران نے کہا۔

"میں نے نیلے رنگ کا لباس پہنا ہوا ہو گا جناب اور سر پر سرخ رنگ
مال باندھا ہوا ہو گا"...... آنند نے جلدی سے نشانی بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لباس اور رومال تمہارے کلب کی یونیفارم ہے"...... عمران
ران ہو کر پوچھا۔

"نہیں جناب۔ چھٹی لے کر میں کلب میں اپنے کوارٹر میں جا کر
دل لوں گا۔ پھر آپ سے ملاقات ہو گی"...... آنند نے کہا۔

"تمہیں کتنی دیر لگ جائے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹ جناب"...... آنند نے جواب

"ٹھیک ہے۔ میرا آدمی میرا نام راٹھور لے گا۔ تم اس کے ساتھ
کر آ جانا۔ تمہیں واپس بھی پہنچا دیا جائے گا"...... عمران نے

"ٹھیک ہے جناب"...... آنند نے جواب دیا تو عمران نے رسیور

"فیصل جان۔ تم جا کر اس آنند کو لے آؤ۔ اگر یہ ہمارے لئے
ثابت ہوا تو ہو سکتا ہے کہ بھاری معاوضے پر ہم اسے مستقل

طور پر ساتھ رکھ لیں"..... عمران نے کہا تو فیصل جان سر ہلا
کھڑا ہوا۔

"ناٹران ۔ تم اس دوران کسی سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر
کرو اور ضروری کاغذات بھی تیار کرا لو۔ ہم مقامی میک
سیاحت اور شکار کی غرض سے وہاں جائیں گے"..... عمران
"کیا آپ اور آپ کے ساتھی ہی جائیں گے یا کوئی اور بھی
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم چاروں ۔ میں زیادہ بھیڑ نہیں بنانا چاہتا".....
کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھا
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ای ہی سائیڈ پر ایک بڑا سا فوجی خیمہ نصب تھا جس کے گرد مسلح
ا۔۔ چوکنا انداز میں پہرہ دے رہے تھے۔ خیمے کا سامنے کا پردہ ہٹا
اندر باقاعدہ آفس کے انداز میں میز اور کرسیاں موجود تھیں اور
سیوں میں سے چار کرسیوں پر افراد موجود تھے جن میں سے ایک
ل شوالا اور دوسری کرسی پر اس کا نائب کرنل چوپڑہ تھا اور
سیوں پر پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کی نائب کاشی
الی تھی۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے نظر آرہے تھے۔
کا مطلب ہے کرنل شوالا کہ ایسی کسی فلم رول کا واقعی کوئی
ں ہے"..... مادام ریکھا نے کہا۔
مادام ۔ اب تو یہی تسلیم کرنا پڑے گا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔
ملنا تھا وہ تو میں نے کر لیا"..... کرنل شوالا نے جواب دیتے

"ہاں۔ اگر یہ رول ہوتا تو لامحالہ مل جاتا۔ ٹھیک آپ کا کیا پروگرام ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"واپسی کی تیاری مادام اور کیا ہو سکتا ہے۔ مارگا گاؤں ہے۔ صادق چکاری کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ہم تو یہاں فلم رول کی وجہ سے موجود تھے"...... کرنل شوالا نے جواب

"یہ صادق چکاری کہاں ہے۔ میں اس سے خود اس بات کرنا چاہتی ہوں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"پہلے تو وہ میری تحویل میں تھا مادام ساپور چھاؤنی میں نجانے کہاں ہوگا"...... کرنل شوالا نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں۔ آپ نے بتایا تھا کہ پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری گئے تھے لیکن ظاہر ہے وہ کسی اور چھاؤنی میں ہی ہوگا"...... نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال مجھے معلوم نہیں"...... کرنل جواب دیا تو مادام ریکھا اٹھ کر کھڑی ہو گی۔ اس کے اٹھتے دونوں کرنل بھی کھڑے ہو گئے۔

"او کے۔ اب ہم بھی جا رہے ہیں تاکہ پرائم منسٹر رپورٹ دی جا سکے"...... مادام ریکھا نے کہا اور تیزی سے دو طرف بڑھ گئی۔ کاشی اور دونوں کرنل اس کے پیچھے چلتے ہو باہر آئے اور پھر وہ سب ایک طرف موجود ہیلی کاپٹر کی طرف جس پر پاور ایجنسی کا نام اور نشان بنا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ہیل

ہوا تھا۔ جب مادام ریکھا اور کاشی ہیلی کاپٹر میں سوار کرنلوں نے انہیں سلام کیا اور پھر وہ واپس مڑ گئے۔

ہیڈ کوارٹر واپس چلو"...... مادام ریکھا نے پائلٹ سے کہا۔

مادام"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور چند ہیلی کاپٹر فضا میں پرواز کر رہا تھا۔ مادام ریکھا اور کاشی دونوں سیٹوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

چہرہ بتا رہا ہے مادام ریکھا کہ آپ مطمئن نہیں ہیں"۔ کاشی پائلٹ موجود تھا اس لئے وہ تکلف بھرے انداز میں بات تھی۔

میں واقعی مطمئن نہیں ہوں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے یہاں موجود ہے لیکن وہ ہمیں مل نہیں رہا"...... مادام ریکھا دیتے ہوئے کہا۔

مجھے حیرت ہے کہ جب یہ آدمی صادق چکاری زندہ ہے تو سے صحیح معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے باوجود تلاش کیا جا رہا ہے جیسے صادق چکاری ہلاک ہو چکا ہو پوچھ گچھ نہ کی جا سکتی ہو"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے

ذہنی چیکنگ کی گئی ہے۔ اس سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ لیکن کہاں ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا اور صادق چکاری کا

بیان ہے کہ اس نے اس بارے میں سوچا ضرور تھا لیکن عملی ط
کوئی رول تیار نہیں کیا گیا تھا"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔
"لیکن اس کی یہاں تلاش بتا رہی ہے کہ کرنل شوالا اور پ
صاحب کسی کو بھی صادق چکاری کے اس بیان پر یقین نہیں
اس سے مزید پوچھ گچھ کیوں نہیں کی جاتی"...... کاشی نے کہا۔
"ہو گی کوئی مصلحت۔ بہرحال اب میں خود ہی پوچھ گ
گی"۔ مادام ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر
پانچ گھنٹے کے مسلسل اور تیز سفر کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ
کے مضافات میں ایک بڑی کالونی کے اندر ایک کوٹھی میں ب
خصوصی ہیلی پیڈ پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ یہ کوٹھی پاور
کا ہیڈ کوارٹر تھی۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر مادام ریکھا کاشی کے سا
آفس میں پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور
فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن اس نے پریس کر کے اسے ڈائر
اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔
"پرائم منسٹر سیکرٹریٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
آواز سنائی دی۔
"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ پرائم منسٹر
سے بات ہو سکتی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔
"وہ تو تین روزہ غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں مادام"۔

ے کہا گیا۔
۔ پھر تو ان کے ملٹری سیکرٹری بھی ساتھ ہی گئے ہوں
مادام ریکھا نے کہا۔
یں مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ان کے سپیشل سیکرٹری سے بات کرا دیں"...... مادام ریکھا نے

یں مادام۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
۔ آتما رام بول رہا ہوں سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر"۔ چند
ی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
منسٹر آتما رام۔ میں ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور
مادام ریکھا نے کہا۔
یں مادام۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
پرائم منسٹر صاحب نے مشکباری لیڈر صادق چکاری کو ساپور
ے منگوا لیا تھا۔ اسے اب کہاں رکھا گیا ہے میں اس سے
بات کرنا چاہتی ہوں"...... مادام ریکھا نے کہا۔
مادام۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے اسے
اپنے تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ یہاں کسی کو بھی اس کا علم
ہے۔ صرف اتنی آفیشل رپورٹ موجود ہے کہ صادق چکاری کو
ے کرنل ٹنڈن کے حوالے کر دیا گیا ہے اور بس"...... دوسری
ے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ پھر یہ ٹاپ سیکرٹ کیسے ہو گیا۔ کرنل
معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... مادام ریکھا نے حیرت
میں کہا۔
"کرنل تنڈن سرکاری طور پر چھٹی پر تھے اس لئے
کرنل تنڈن تھا جس نے صادق چکاری کو وصول کیا"......
سیکرٹری نے کہا۔
"اوہ۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ او کے۔ شکریہ"...... ماد
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"ایسا کیوں کیا گیا ہے"...... مادام ریکھا نے بڑبڑاتے ہو
"میرے خیال میں ایسا صادق چکاری کو پاکیشیا سیکرٹ
سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے"...... کاشی نے کہا اور مادام ر
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"لیکن میرا اس سے ملنا ضروری ہے۔ کہاں سے اور کیسے م
جائے"...... ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"پائلٹ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے پرائم
پائلٹ سے۔ وہ یقیناً ساتھ ہو گا"...... کاشی نے کہا تو مادام ر
اختیار اچھل پڑی۔
"اوہ۔ ویری گڈ۔ پائلٹ موبو رام کو میں جانتی ہوں۔ وہ
انتہائی باخبر آدمی ہے"...... ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر رسیو
اس نے پہلے فون پیس کے نیچے موجود بٹن کو دبایا اور پھر نم

کر دیئے۔
"ائم منسٹر سیکرٹریٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز
ال۔
"یکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ موبو رام پائلٹ
ت کرائیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔
"موبو رام کل شام آفیسرز کلب سے غائب ہو گیا ہے۔ اس کے
ی وہاں سے سیکرٹریٹ کا مواصلاتی انچارج سوشیل بھی غائب
لیس ان کو تلاش کر رہی ہے مادام۔ لیکن ابھی تک ان کے
یں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیسے غائب ہو گئے وہ دونوں"...... ریکھا
ت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہا نہیں جا سکتا مادام۔ بہرحال وہ غائب ہیں"...... دوسری
ے کہا گیا تو مادام ریکھا نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"کیا ہوا۔ موبو رام اور سوشیل دونوں غائب ہو گئے ہیں"۔
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"میرے ذہن میں ایک خیال آ رہا ہے مادام ریکھا۔ کہیں انہیں
سیکرٹ سروس نے اغوا نہ کیا ہو"...... کاشی نے کہا تو مادام
بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
ے۔
"ا مطلب۔ یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا"...... ریکھا نے کہا۔

"جس طرح ہم صادق چکاری کو تلاش کر رہے ہیں۔ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اسے تلاش کر رہی ہو گی اور ! ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ موبو رام اس بارے میں جانۂ طرح انہوں نے بھی سوچا ہو گا"...... کاشی نے کہا تو مادام اثبات میں سرہلا دیا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے پاکیشا سروس صادق چکاری کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ لیکن یہ شاگل ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کا کام تو اس کے ذمے اس سے بات کرنا ہو گی۔ ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہ رسیور اٹھایا اور فون کو ڈائریکٹ کر کے اس نے تیزی سے کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی اۂ آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ جناب بات کرائیں"...... ریکھا نے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں مادام۔ وہ کسی مشن پر گئے ہوئے چاہیں تو ان کے آفس انچارج سے بات کر لیں"...... دوسری کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"...... ریکھا نے کہا۔

"ہیلو۔ موتی لعل بول رہا ہوں آفس انچارج ماد

یا چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"...ل کہاں گیا ہے اور کس مشن پر۔ اسے تو پاکیشیا سیکرٹ ...لو روکنے کا مشن دیا گیا تھا۔ کیا اسی مشن پر ہیں"...... ریکھا نے

"نہیں مادام۔ وہ کنڈور پہاڑی علاقے میں گئے ہیں۔ فل فورس کے ... مجھے صرف اتنا معلوم ہے"...... آفس انچارج نے جواب دیتے ...کہا۔

"کنڈور پہاڑی علاقے میں مشن۔ یہ کونسا مشن ہے"...... ریکھا ...الی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"...یف شاگل کی صدر مملکت سے طویل بات چیت ہوئی تھی۔ پھر ...صاحب نے انہیں سپیشل اتھارٹی کارڈ جاری کیا اور پھر وہ فل ...کے ساتھ وہاں چلے گئے"...... آفس سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا۔

"وہاں کیسے رابطہ ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"...نسمیٹر پر مادام۔ ان کی پرسنل فریکونسی پر"...... دوسری طرف ...ہا گیا۔

"...کے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... ریکھا نے کہا اور رسیور رکھ کر ...نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال ...نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... ریکھا نے بٹن آن کر ...بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"شاگل بول رہا ہوں ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی
شاگل نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ریکھا کے ذہن میں
سنتے ہی آفس انچارج کی بتائی ہوئی بات گھوم گئی کہ صدر نے
سپیشل اتھارٹی کارڈ بھی جاری کیا ہے ۔ وہ اس کارڈ کے بارے
طرح جانتی تھی ۔ اس کارڈ کے جاری ہونے کا مطلب تھا کہ
ایجنسیاں شاگل کی ماتحت ہو چکی ہیں اور ظاہر ہے اس کارڈ
میں شاگل کا لہجہ تحکمانہ تو ہونا ہی تھا ۔

"میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ
کے پہاڑی علاقے میں کسی خاص مشن پر گئے ہو ۔ یہ کون
ہے ۔ جبکہ تمہاری ڈیوٹی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف
تھی ۔ اوور"...... ریکھا نے کہا ۔

"میں وہی ڈیوٹی دینے یہاں آیا ہوں اور تمہیں یہ نہیں
مجھے صدر صاحب نے سپیشل اتھارٹی کارڈ جاری کر دیا ہے
شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا ۔

"ہاں ۔ مجھے بتایا گیا ہے ۔ لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس
گئی ہے ۔ وہ وہاں کیوں گئی ہے ۔ کیا صادق چکاری کو وہاں
ہے ۔ اوور"...... ریکھا نے کہا ۔

"ہاں ۔ صادق چکاری کو پرائم منسٹر صاحب نے کنڈور
کیمپ میں پہنچایا ہے اور میں یہاں اس بیس کیمپ کی حفاظت
آیا ہوں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال صادق چکاری

رہی ہے ۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو وہ لامحالہ یہاں آئے گی ۔
شاگل نے کہا ۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ پھر سن لو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی
کا علم ہو چکا ہے ۔ اوور"...... ریکھا نے کہا ۔

"کیا مطلب ۔ تمہیں کیا معلوم ہوا ۔ کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس
سے رابطہ کیا ہے ۔ اوور"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں

"نہیں بلکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرائم منسٹر کے خصوصی ہیلی کاپٹر
دبو رام اور مواصلاتی انچارج سوشیل دونوں کو اغوا کر کے
دیا گیا ہے اور لامحالہ ان کو اس لئے اغوا کیا گیا ہے کہ ان
صادق چکاری کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہوں گے کیونکہ
پرائم منسٹر صاحب بیس کیمپ کے انچارج سے ٹرانسمیٹر پر
رہتے ہوں گے ۔ اوور"...... ریکھا نے کہا ۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر تمہارا خیال درست ہے ۔ انہیں لازماً
کیا ہو گا ۔ بہرحال میں یہاں موجود ہوں ۔ تم یہ بتاؤ کہ
نے اس فلم رول کو تلاش کرنے کی تھی ۔ اس کا کیا ہوا ۔
شاگل نے کہا ۔

"اں سے کوئی فلم رول نہیں ملا ۔ اس لئے تلاش ترک کر دی گئی
...... ریکھا نے کہا ۔

"بھی نہیں سکتا تھا ۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے طنزیہ لہجے

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا لیکن شاگل کے
فقرے سے ریکھا کا چہرہ غصے سے بگڑ سا گیا۔
"یہ احمق۔ نانسنس نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ وہ ہر
بار اسے شکست دے کر چلا جاتا ہے لیکن صدر صاحب اسے
ڈیوٹی پر لگا دیتے ہیں اور اب بھی تم دیکھنا کہ وہ عمران صادق کو
وہاں سے نکال کر لے جائے گا اور یہ منہ لٹکائے واپس آ
نانسنس"...... ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تمہاری بات درست ہے ریکھا۔ شاگل اس عمران کا مقابلہ
کر سکتا لیکن اب صدر صاحب کو کون سمجھائے"...... کاشی نے
دیتے ہوئے کہا۔
"میں صدر صاحب سے خود بات کرتی ہوں"...... ریکھا نے
ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ صدر صاحب
پرسنل سیکرٹری سے بات کراؤ"...... ریکھا نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں مادام"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدب
میں کہا گیا۔
"یس مادام۔ میں پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا

ں بعد صدر کے پرسنل سیکرٹری نے باوقار لہجے میں کہا۔
"میں صادق چکاری کے سلسلے میں صدر صاحب سے ایک اہم بات
کرنا چاہتی ہوں"...... ریکھا نے کہا۔
"صدر صاحب ایک غیر ملکی وفد سے ملاقات میں مصروف ہیں۔
جب وہ فارغ ہو جائیں گے تو میں ان سے پوچھ لوں گا اور اگر انہوں
نے اجازت دے دی تو میں آپ کو فون کر دوں گا۔ آپ اپنے ہیڈ کوارٹر
سے ہی بات کر رہی ہیں ناں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہاں۔ صدر صاحب سے کہہ دیں کہ معاملہ انتہائی سنگین ہے"۔
ریکھا نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں عرض کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور ریکھا نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"تو آپ وہاں خود جانا چاہتی ہیں"...... کاشی نے کہا۔
"ہاں۔ میں بھی اس مشن میں حصہ لینا چاہتی ہوں۔ یہ لوگ اکیلے
شاگل کے بس کا روگ نہیں ہیں"...... ریکھا نے جواب دیا اور کاشی نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... ریکھا نے کہا۔
"پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے مادام۔ بات کیجئے"...... دوسری
طرف سے اس کی پی اے نے کہا۔
"ہیلو۔ ریکھا بول رہی ہوں"...... ریکھا نے کہا۔

"مادام ریکھا۔ میں پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا
پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا
"ہیلو۔ سر میں ریکھا بول رہی ہوں"...... ریکھا نے انتہائی
لہجے میں کہا۔
"یس مادام ریکھا۔ کیا بات کرنی ہے آپ نے اور کیا معاملہ
ہے"...... صدر صاحب نے باوقار سے لہجے میں کہا۔
"جناب۔ شاگل اکیلے کنڈور بیس کیمپ کی حفاظت کر رہ
جبکہ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سرو
پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے پائلٹ موبو رام اور مواصلاتی ا
سوشیل کو اغوا کر لیا ہے ان سے یقیناً انہیں یہ معلوم ہو گیا
صادق چکاری کنڈور بیس کیمپ میں موجود ہے اور مواصلاتی
سوشیل کے اغوا کے بعد میرا خیال ہے جناب کہ اس نے اس
کیمپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی یا فون نمبر کے بارے میں معلومات
کر لی ہوں گی۔ وہ ایسے لوگ ہیں جناب کہ اب میں کیا کہوں
شاگل نیچے پہرہ دیتے رہ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ بیس کیم
کر کے وہاں سے کسی بھی چکر میں صادق چکاری کو نکال لے
اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کو یہ حالات بتا دوں"۔ ر
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"تمہارا اندازہ درست ہے مادام ریکھا۔ بیس کیمپ کا
کرنل پرشاد ہے۔ مجھے چونکہ پہلے ہی اس بات کا خیال تھا کہ

آواز اور لہجے میں بات کر کے وہاں سے صادق چکاری کو نکال سکتا
اس لئے میں نے کرنل پرشاد سے کوڈ طے کر لئے تھے اور پھر
پرشاد کو کال آئی اور بغیر کوڈ کے اس سے میرے لہجے اور میری
میں بات کی گئی اور صادق چکاری کے بارے میں بات کی گئی لیکن
نے کی وجہ سے کرنل پرشاد نے صادق چکاری کی وہاں
سے انکار کر دیا۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عمران لامحالہ
ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے گا۔ لیکن اب آپ کیا چاہتی ہیں"۔ صدر

"جناب۔ میں چاہتی ہوں کہ میں بھی وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس
کام کروں تاکہ اگر ایک ایجنسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو
ایجنسی اسے کور کر سکے"...... ریکھا نے کہا۔
اس طرح دو ایجنسیوں کی بیک وقت وہاں موجودگی سے وہ
تو فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔
"جناب۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے اور انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے۔
صاحب نے یقیناً اس علاقے کے ان حصوں میں پکٹنگ کر رکھی
جہاں اس بیس کیمپ تک جانے کا راستہ ہو گا لیکن مجھے معلوم
عمران ہمیشہ مشکل اور ناممکن راستے استعمال کرتا ہے۔ اس
ہو سکتا ہے کہ جن راستوں پر شاگل صاحب ہوں میں انہیں
دوسرے علاقوں میں راستوں کی پکٹنگ کر لوں"...... ریکھا

"نہیں۔ اس طرح معاملات اکثر غلط ہو جاتے ہیں۔ میں شاگل سے بات کرتا ہوں۔ تم دس منٹ بعد دوبارہ مجھے لینا"..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ر رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ پریذیڈنٹ ہاؤ کی تو اس کا رابطہ فوراً صدر سے کرا دیا گیا۔

"مادام ریکھا۔ میری شاگل سے بات ہوئی ہے۔ شاگل سارے علاقوں کی نگرانی کرا رکھی ہے لیکن اصل پہاڑی کیمپ ہے اس کے ارد گرد کا علاقہ خالی ہے۔ گو اس پہاڑی کا ایسا ہے کہ اس پہاڑی پر نیچے سے اوپر جانا ناممکن ہے لیکن ہے تم اپنی ایجنسی کے ساتھ اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال امکان ہی ختم ہو جائے۔ تم شاگل سے بات کر لو"..... صدر

"جناب۔ وہ لوگ کسی ہیلی کاپٹر پر ہی براہ راست وہیں پہنچ جائیں"..... ریکھا نے کہا۔

"اس کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ پورے کنڈور علاقے کو نان قرار دے دیا گیا ہے اور ایئر فورس نے اس علاقے میں مو چیکنگ سپاٹ کو بھی ریڈ الرٹ کر دیا ہے۔ کوئی جہاز۔ کوئی چاہے وہ فوجی ہی کیوں نہ ہو۔ اس علاقے میں داخل ہو میزائلوں سے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہٹ کر دیا جائے گا"..... کہا۔

"اوہ۔ یہ بہت اچھا انتظام ہے جناب"..... ریکھا نے کہا۔

"تم شاگل سے بات کر لو۔ میں نے اسے ہدایات دے دی ہیں"۔ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے رسیور ال پر رکھا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر ٹرانسمیٹر پر پہلے سے ہی شاگل کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس نے صرف بٹن آن کیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اوور"..... ریکھا نے کال دیتے ہوئے

ں۔ شاگل بول رہا ہوں۔ تم نے صدر صاحب سے بات کی اوور"..... شاگل کی غصیلی آواز سنائی دی۔

یں نے تو انہیں اس لئے کال کی تھی کہ میں انہیں بتانا چاہتی جناب شاگل کا انتخاب کر کے انہوں نے انتہائی عقلمندی کا دیا ہے اور صدر صاحب نے بھی آپ کی بڑی تعریف کی۔ پھر ں نے خود ہی کہا کہ میں بھی وہاں کام کروں۔ اوور"..... ریکھا نے

یا ضرورت ہے اس کی۔ میں نے یہاں مکمل پکٹنگ کر رکھی اوور"..... شاگل نے کہا۔

صدر صاحب نے فرمایا ہے کہ میں اس پہاڑی جس پر بیس کیمپ ے ارد گرد ایئر فورس تعینات کر دوں۔ اس طرح آپ کے ات میں تو کوئی مداخلت نہیں ہو گی۔ اوور"..... ریکھا نے کہا۔

ہاں تمہیں میری ماتحتی میں کام کرنا ہو گا۔ اوور"..... شاگل نے

کہا۔

" یہ میرے لئے اور پاور ایجنسی دونوں کے لئے باعث اعزاز ہو

اوور "...... ریکھا نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر ٹھیک ہے۔ واقعی تمہیں اس پہاڑی کے گرد گھیرا

چاہئے ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ اپنی ایجنسی کے دس تربیت یا

آدمی لے کر ہیلی کاپٹر یہاں سے قریبی ایئر پورٹ سواگانہ پہنچ جاؤ۔

میرے دو آدمی موجود ہوں گے جو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں

خصوصی جیپوں کے ذریعے پہاڑی تک پہنچا دیں گے کیونکہ اس پو

علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا گیا ہے اس لئے تمہیں بھی

جیپوں پر ہی سفر کرنا ہوگا۔ اوور "...... شاگل نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہی ہوں۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل

ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکرا

تھی۔

" ایک بار مجھے وہاں پہنچنے دو۔ پھر دیکھنا کہ میں تمہارا کیا حشر

ہوں احمق آدمی "...... ریکھا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کاشم

اختیار ہنس پڑی۔

ہیلی کاپٹر فضا کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا چلا

جا رہا تھا۔ اس کا رخ کنڈور پہاڑی علاقے کی طرف ہی تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر

ہرمان کی معروف سیاحتی کمپنی کا تھا۔ اس میں عمران، تنویر، صفدر

کیپٹن شکیل موجود تھے اور وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ آنند

عمران نے ملاقات کر کے اس سے اس سارے علاقے کے بارے

پوری تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری

رہی اور جب عمران کی پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اب آنند سے

معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں تو اس نے وعدے کے مطابق

ہزار کی بجائے اسے پانچ ہزار روپے انعام میں دے کر واپس بھجوا

تھا۔ اس دوران ناٹران نے سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کا بندوبست

تھا۔ ویسے تو یہ ہیلی کاپٹر کنڈور پہاڑی علاقے کے ساتھ ملحقہ ایک

... علاقے جسے راہولا کہتے تھے کی سمت جا رہا تھا کیونکہ ناٹران کو

وہیں دارالحکومت میں ہی معلوم ہو گیا تھا کہ کنڈور کے پورے
علاقے کو نان ایئرزون قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب
کنڈور پہاڑی علاقے کی حدود میں داخل ہونے والے کسی بھی
یا جہاز کو بغیر کسی نوٹس کے میزائل سے اڑا دیا جائے۔ نا
جب یہ بات عمران کو بتائی تو عمران سمجھ گیا کہ ان کی آمد کے
وجہ سے ایسے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اس لئے عمران
دیکھ کر راہولا علاقے کا انتخاب کر لیا۔ ویسے بھی یہ علاقہ انتہائی
وشاداب تھا اور یہاں ایسے خوبصورت سپاٹس بھی موجود تھے
سیاح اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ راہولا علاقے میں کئی جگہ
باقاعدہ ہیلی پیڈ بھی بنے ہوئے تھے اور پہاڑی علاقے کے مخصوص
کے ہوٹل بھی جگہ جگہ موجود تھے اس لحاظ سے راہولا علاقہ
سیاحتی علاقہ سمجھا جاتا تھا۔ عمران نے اس لئے اس علاقے کا ا
تھا کہ کنڈور میں موجود شاگل کے مخبروں کو ان پر شک نہ
کافرستان سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے انہیں اطلاعات
تھیں کہ شاگل اپنی فورس کے ساتھ کنڈور پہاڑی علاقے میں
ہے اور اسے معلوم تھا کہ شاگل نے اردگرد کے علاقے میں
مخبروں کو تعینات کر دیا ہو گا۔

" عمران صاحب۔ اس راہولا سے تو کنڈور کا فاصلہ کافی ز
اور پھر میرے خیال کے مطابق اس کے ہر راستے پر سیکرٹ سر
چیکنگ ہو گی اور اس پورے علاقے کو بھی نان ایئرزون قرار

پھر آپ کے ذہن میں وہاں جانے کی کیا تجویز ہے"...... صفدر
ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ صفدر، عمران اور کیپٹن شکیل
کی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تنویر پائلٹ کے ساتھ
سیٹ پر موجود تھا اور وہ دوربین آنکھوں سے لگائے مسلسل نیچے
میں مصروف تھا۔

سے مجھے ایک ایسے راستے کا علم ہوا ہے کہ میرا خیال ہے کہ
راستے کی طرف شاگل یا اس کے نائب رام چندر کا دھیان تک
گیا ہو گا اور میں نے اس راستے کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا
عمران نے جواب دیا۔

"کونسا راستہ ہے۔ آپ ہمیں بھی تو سمجھائیں"...... صفدر نے
عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر اپنے
ان پر پھیلا لیا۔

"دیکھو۔ یہ ہے کنڈور کا پہاڑی علاقہ اور یہ ہے ترام کی پہاڑی
بیس کیمپ موجود ہے اور میرا اندازہ ہے کہ یہ بیس کیمپ
ے ایک ہزار فٹ بلندی پر ہے اور یہ چاروں طرف سے بند ہے
راستہ اندر سے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ اس کی خاص نشانی یہ
اس کے ایک حصے کو کاٹ کر وہاں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنایا گیا ہے
پہاڑی ہر طرف سے سیدھی ہے اور اس پر نیچے سے اوپر جانا تقریباً
ممکن ہے۔ اس کے علاوہ اوپر سے بھی سوائے اس ہیلی پیڈ کے اور
پر نہ اترا جا سکتا ہے اور نہ نیچے آیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس

پہاڑی کی چوٹی سے لے کر نیچے تک چاروں طرف اس پر
الیکٹرونک آلات موجود ہیں کہ اگر اس پہاڑی پر ایک چھپکلی بھی
تو اندر سے نہ صرف اسے دیکھا جا سکتا ہے بلکہ اس کا خاتمہ بھی کیا
ہے ۔یہی وجہ ہے کہ اس بیس کیمپ کو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا
اس کی ساخت اس قسم کی ہے کہ اگر اس پر ایٹم بم بھی مارا جائے
بھی یہ تباہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے اس کے اندر
ہے اور اندر سے صادق چکاری کو باہر لے آنا ہے"...... عمران نے

"یہ تفصیلات تو موبو رام پائلٹ نے بتائی تھیں ۔میں نے بھی
تھیں لیکن اصل بات تو وہاں تک پہنچنے کی ہے"...... صفدر
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔ میں تو وہ راستہ تمہیں بتا رہا تھا اور بات دو
طرف نکل گئی۔ دراصل پہاڑی راستے ہوتے ہی ایسے ہیں کہ آدمی
ایک طرف چاہتا ہے اور نکل کسی اور طرف جاتا ہے"...... عمران
کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر
مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"یہ دیکھو۔ یہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جو راہولا اور کنڈو
درمیانی سرحد پر واقع ہے ۔اس پہاڑی کے اندر ایک قدرتی کریک
جو گھومتا ہوا اس پہاڑی تک چلا جاتا ہے لیکن دوسری طرف نہیں ن
اس لئے لامحالہ اسے چیک کرنے کے بارے میں کسی نے سوچا تک
ہو گا لیکن آنند نے مجھے بتایا ہے کہ یہ کریک جب ایک پہاڑی

پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے ان دونوں کے درمیان سے گزرتا
اس میں ایک تنگ سا سوراخ موجود ہے جس میں سے ایک
سانی سے کھسک کر آگے بڑھ سکتا ہے۔ یہ سوراخ ایک تنگ
کی صورت میں دوسری طرف ایک پہاڑی کے اوپر جا نکلتا ہے۔
س تنگ کریک سے گزر کر دوسری طرف پہنچ جائیں تو سمجھو کہ
اور اس کے آدمیوں کی نظروں سے بچ کر کنڈور میں داخل ہو
گے اور جہاں یہ کریک جا کر نکلتا ہے وہاں سے قریب ہی ایک
اوں ہے جس میں شاکاتا قبیلہ رہتا ہے۔ یہ عام محنت کشوں کا
و۔ جو لکڑی کاٹنے کا کام کرتے ہیں اور یہ خاصے غریب لوگ
ن کے سردار کا نام آنند نے باسو بتایا ہے۔ اگر ہم باسو کو رقم
ں تو باسو ہمیں انتہائی خفیہ راستوں سے ترام پہاڑی تک پہنچا
۔ اس طرح کسی کو ہمارے بارے میں علم نہیں ہو گا"۔
نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔
یاب ہے۔ اچھی پلاننگ ہے اس کے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا
فدر نے کہا۔
ت کچھ کیا جا سکتا ہے وہاں۔ شکار کیا جا سکتا ہے۔ پکنک منائی جا
ں مون منایا جا سکتا ہے بشرطیکہ آدمی سیٹھ دھنی رام ہو"۔
، نقشہ تہہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس

نہیں دھنی رام کون ہے اس کا حوالہ آپ نے کس حیثیت سے

دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک لطیفہ مشہور ہے کہ کافرستان میں کنجوسوں کا عا
منعقد کیا گیا اور سیٹھ دھنی رام اس میں اول آیا تھا"......
جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا وہ دنیا کا سب سے بڑا کنجوس تھا لیکن کس طر
ہوا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس مقابلہ میں دھنی رام کو اس لئے اول قرار دیا گیا تھا
قدر کنجوس تھا کہ ہنی مون منانے اکیلا چلا گیا تھا تاکہ خرچ
جائے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا
پڑا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے صفدر کو اس طرح کھلکھلا کر ہنست
پیچھے مڑ کر کہا۔

"تمہاری تعریف پر ہنس رہا ہے"...... عمران نے مسکرا
کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میری تعریف میں ہنسنے کی کیا بات ہو گئی ہے"...... تنو
بناتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تم اکیلے ہنی مون منانے جا رہے ہو۔ اسی
سیٹھ دھنی رام تھا وہ بھی کنجوسی کی وجہ سے اکیلا ہنی مون منا
تھا اور اسے عالمی مقابلہ کنجوسی میں اول انعام دیا گیا تھا"......
نے کہا تو تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

اقعی کنجوسی کی شاندار اور انتہائی دلچسپ مثال ہے"...... تنویر
لطف لیتے ہوئے کہا۔

صاحب دوسرے نمبر آئے تھے وہ نظر کی عینک اس لئے نہ پہنتے
ہیں شیشے نہ گھس جائیں۔ آخر نظروں نے ان شیشوں میں سے
گزرنا تھا"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر صفدر بے اختیار
ہنس پڑا۔ تنویر بھی ہنس رہا تھا۔

بھی واقعی دلچسپ مثال ہے۔ بہت خوب"...... تنویر نے بھی
لیتے ہوئے کہا۔

اور جو صاحب تیسرے نمبر پر آئے تھے وہ سرے سے بولتے ہی نہ
بولنے سے لفظ خرچ ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب
بار پھر ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔
نے بتایا کہ وہ راہولا کے مین ہیلی پیڈ پر اترنے والا ہے اور وہ
کنے ہو گئے۔ تنویر نے دوبارہ آنکھوں سے دور بین لگائی اور اس
تھ ہی پائلٹ نے بلندی کم کرنا شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر
لی کاپٹر پہاڑیوں کے درمیان بنے ہوئے ایک خاصے وسیع
ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر پہلے سے موجود تھے۔ ایک
ایک عمارت تھی جس کے باہر برآمدہ تھا اور لوگ اس عمارت
لی کاپٹر کی طرف اور ہیلی پیڈ سے عمارت کی طرف آ جا رہے تھے۔
اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر سے اترا۔ اس کے ساتھیوں نے
ھائے ہوئے تھے جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا اور وہ سب تیز تیز قدم

اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہاں ان کے
سامان کی سرسری سی چیکنگ کی گئی اور پھر انہیں جانے کی ا
دی گئی۔

"کیا اب اپنے ہی ملک کے اندر بھی شہریوں کی چیکنگ
ہے"...... عمران نے ایک افسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجبوری ہے جناب۔ اعلیٰ حکام کی طرف سے حکم آیا
ملکی ایجنٹ یہاں کسی خاص مشن پر آ رہے ہیں اس لئے سم
کی جا رہی ہے"...... افسر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی چیکنگ ضروری ہے"...... عمران
مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک لک
ہوئے ہوٹل کے ایک سپیشل روم میں موجود تھے۔ یہ سپیشل
حد آرام دہ انداز میں سجائے گئے تھے۔ اس لئے عام ہوٹلوں
بجائے سیاح ایسے سپیشل رومز میں رہنا زیادہ پسند کرتے تھے
کی سجاوٹ میں مقامی رنگ بے حد نمایاں تھا۔ اردگرد
علاقوں سے ملنے والی عمارتی اور دیگر لکڑی کے نمونے
خصوصیات کے ساتھ ساتھ انہی لکڑیوں سے بنا ہوا فرنیچر
موجود تھا۔ ان پہاڑیوں سے ملنے والی معدنیات کے بارے
اور تصاویر بھی موجود تھیں۔ ایک طرف دیوار پر ایک بہت
نقشہ فریم کرا کر لگایا گیا تھا۔ عمران اس نقشے کو کافی دیر تک
دیکھتا رہا جبکہ صفدر نے ہوٹل کی انتظامیہ سے کہہ کر مقامی

ب قہوہ سرو ہوا تو عمران بھی نقشے سے ہٹ کر ان کے ساتھ
آ بیٹھ گیا۔

"یا کوئی خاص بات تھی اس نقشے میں۔ جو آپ اتنی دیر تک اسے
ہے"...... صفدر نے قہوہ کی پیالی اٹھا کر عمران کی طرف
ے کہا۔

"کافرستان کے دارالحکومت سے جو نقشہ ہم نے خریدا ہے یہ
اس سے کافی مختلف ہے"...... عمران نے قہوہ کا گھونٹ لیتے
صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا نام غلط درج ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں بلکہ سرحدی علاقوں کی لوکیشن میں فرق ہے۔ شاید
ستان نے ایسا جان بوجھ کر کسی خاص مقصد کے لئے کیا
انا نقشہ ہے جو یہاں فریم کرا کر لگایا گیا ہے جبکہ جو نقشہ
مت سے خریدا گیا ہے وہ تازہ ترین ہے"...... عمران نے جیب
نقشہ نکالتے ہوئے کہا۔

"ق ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"دارالحکومت والے نقشے کے مطابق راہولا سے مشرق کی
پہاڑی علاقہ ہے جبکہ اس پرانے نقشے کے مطابق کنڈور
شمال مشرق کی طرف ہے۔ اس کا زیادہ حصہ شمال میں
ت کم حصہ مشرق کی طرف ہے جبکہ موجودہ نقشے میں اسے
مشرق کی طرف دکھایا گیا ہے"...... عمران نے نقشہ کھول

کر اس پر انگلی سے اشارہ کر کے اپنے ساتھیوں کو دکھاتے ہوئے
"ہو سکتا ہے کہ حکومت نے نئی جغرافیائی حد بندی کی ہو
طرح فرق پڑ گیا ہو"...... صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن پہاڑیاں تو حکومت اپنی جگہ
کھسکا کر دوسری طرف نہیں لے جا سکتی۔ اب دیکھو اس نقشے میں
پہاڑی علاقے میں ترام پہاڑی جس پر بیس کیمپ ہے وہ راہولا
طرف ہے اور درمیان میں یہ علاقہ ہے"...... عمران نے نقشے
سے نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ یہ واضح ہے"...... صفدر نے کہا۔
"اور آؤ اب اٹھ کر دیوار پر لگے ہوئے اس نقشے میں انہیں
عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کر دیوار پر لگے ہوئے نقشے کے سا
گئے اور پھر عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس
پہاڑیوں کی نشاندہی کرنی شروع کر دی۔
"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ا
ترام نامی پہاڑی بالکل دوسری سمت میں ہے۔ یہ سب
گیا"...... صفدر نے کہا۔ تنویر کے چہرے پر بھی حیرت تھی ج
شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔
"یہ کافرستانی خاصے عقلمند ہوتے جا رہے ہیں"...... ع
واپس کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو
"کیا مطلب۔ یہ دونوں نقشوں میں اس قدر فرق کیوں

پہاڑیوں کے نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں یا کوئی اور مسئلہ ہے"...
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"بیس کیمپ شاید کافرستان کا کوئی انتہائی اہم ترین کیمپ ہے
اس کی حفاظت کے لئے واقعی بے مثال ذہانت سے کام لیا گیا ہے۔
باقاعدہ نقشے میں رد و بدل کیا گیا ہے۔ سمتیں بھی بدلی گئی ہیں اور
پہاڑیوں کے نام بھی۔ اب ظاہر ہے جو آدمی بھی ترام پہاڑی کو تلاش
کرتا ہوا آئے گا وہ اس نئے نقشے کے مطابق ہی ترام پہاڑی پر پہنچے گا جبکہ
اصل ترام پہاڑی دوسری طرف موجود ہو گی۔ اگر دیوار پر یہ نقشہ موجود
نہ ہوتا یا ہم یہاں نہ آتے اور میں اسے ویسے ہی اتفاقاً نہ دیکھنا شروع کر
دیتا تو ہم بھی دھوکہ کھا چکے ہوتے اور جب ہم اس ترام پہاڑی پر پہنچتے
تب معلوم ہوتا کہ وہاں سرے سے ہی کوئی بیس کیمپ نہیں
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن موبو رام نے اس کی نشانی بتا دی تھی کہ اس کے ایک
سائیڈ کو کاٹ کر باقاعدہ اس پر ہیلی پیڈ بنایا گیا ہے اور پھر یہ پہاڑی
بالکل سیدھی اور سپاٹ ہے۔ کیا یہ نقلی پہاڑی پر بھی ایسا ہی انتظام کیا
ہو گا"...... صفدر نے کہا۔
"جب ان لوگوں نے نقشے میں رد و بدل کر دیا ہے تو ہیلی پیڈ
بنانے میں کونسا وقت لگتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ نقلی پہاڑی پر ہیلی
پیڈ واضح انداز میں بنایا گیا ہو اور اصل پہاڑی پر اس انداز میں کہ دور
سے معلوم ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہاں بیٹھے باتیں ہی کرتے رہیں گے یا آگے بھی کہیں ... ہے"...... اچانک تنویر نے کہا۔اس کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔

"پہلے یہ تو طے کر لیں کہ ہم نے جانا کہاں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔آنند نے جو راستہ بتایا ہے اور جس قبیلے کا ... ہے پرانے نقشے کے مطابق تو اب ادھر جانے کی ضرورت ہی ... رہی"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔پرانے نقشے کے مطابق تو ایسا ہی لگتا ہے"...... عمران ... کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔آنند تو اس علاقے کا رہنے والا ہے۔... تو نہ پرانے نقشے کا علم ہو گا اور نہ نئے نقشے کا۔اس نے تو اپنی یاد ... کے مطابق ہی بتایا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بتایا تو ہے لیکن اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق ہم ... سے اس کریک کے ذریعے کنڈور میں داخل ہوں گے لیکن اس ... نقشے کے مطابق ہم کنڈور کی بجائے دوسرے علاقے ناسیرم میں ... ہوں گے۔اب اگر آنند کی بات پر یقین کر لیا جائے تو اس کا مطلب ... کہ پرانے نقشے کے مطابق تمام پہاڑی کنڈور کی بجائے ناسیرم ... علاقے میں واقع ہے۔پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے الجھے ... لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہ کچھ واضح ہو جائے گا"...... عمران نے مطمئن ...

...ہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے ... شروع کر دیئے۔

"... ناگرہ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی ... دی۔

"آپ کے ہوٹل میں سوباش صاحب ہیں اسسٹنٹ مینجر۔ان سے ... بات کرنی ہے۔میں ان کا دوست ہوں مائیکل"...... عمران نے بدلے ... ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی بہتر۔ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن اس ... کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"آپ سوباش ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔لیکن آپ کون ہیں۔مائیکل نام کا کوئی آدمی میرا دوست ... نہیں ہے"...... سوباش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلیں پہلے نہیں ہو گا تو اب ہو جائے گا۔دارالحکومت کے ہوٹل ... کے مینجر شرما کی معرفت ہی سہی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ٹھیک ہے۔میں سمجھ گیا۔فرمائیں میرے لائق کیا حکم ..." دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ بلیو ہیون نامی ہوٹل میں تشریف لا سکتے ہیں۔میں نے آپ ... باتیں کرنی ہیں۔اس کا آپ کو معقول معاوضہ بھی دیا جائے ..."...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ یہ یہاں سے قریب ہی ہے ۔ سپیشل ا
نمبر بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"بارہ"...... عمران نے جواب دیا۔
"او کے ۔ میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"ناٹران نے یہ ٹپ دی تھی ۔ اس کے مطابق یہ آدمی یہاں ا
کا خفیہ ایجنٹ ہے اور انتہائی باخبر اور بااثر ہے اور یہیں کا ر
ہے ۔ اس لئے یہ آدمی درست طور پر بتا سکے گا کہ پرانے اور نئے نق
درمیان کیوں فرق ہے اور اصل بیس کیمپ کہاں ہے"...... ا
نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سب نے اثبات میں
دیئے ۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی
عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر دروازے کی چٹخنی ہٹا
دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کے جسم پر سو
لیکن وہ مقامی آدمی تھا۔
"میرا نام سوباش ہے جناب"...... اس آدمی نے اندر داخل
ہوتے مسکرا کر کہا۔
"تشریف رکھیں مسٹر سوباش ۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ
ساتھی ہیں"...... عمران نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے
پھر اس سے مصافحہ کر کے اسے ساتھ بٹھا لیا۔ عمران کے کہنے پ

"مسٹر سوباش ۔ آپ سے صاف صاف باتیں ہوں گی ۔ ہمیں
معلوم ہے کہ آپ کون ہیں اور ایکریمیا سے آپ کا کیا تعلق ہے ۔ یہ
باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ جس فیلڈ
سے آپ کا تعلق ہے اسی فیلڈ سے ہمارا بھی تعلق ہے اور ہم آپ سے ملنے
والی معلومات کا جہاں معقول معاوضہ ادا کریں گے وہاں اسے ہر لحاظ
سے راز بھی رکھیں گے"...... عمران نے کہا۔
"آپ کا تعلق شاید پاکیشیا سے ہے"...... سوباش نے کہا۔
"جی نہیں ۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہی ہے لیکن ہم کام کارمن کے
لئے کرتے ہیں جس طرح آپ کا تعلق بھی کافرستان سے ہے اور آپ
ایکریمیا کے لئے کام کرتے ہیں ہم نے اس دیوار پر لگے ہوئے نقشے کے
بارے میں آپ سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا تو سوباش نے
ایک طویل سانس لیا۔
"اوہ ۔ میں سمجھ گیا ۔ آپ شاید ترام پہاڑی پر واقع بیس کیمپ کے
بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ سوباش نے مسکراتے
ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔
"آپ نے یہ اندازہ کیسے لگایا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"کیونکہ یہ نقشے خصوصی طور پر یہاں کے تمام ہوٹلوں کے کمروں
میں ڈیزائن کروا کر لگائے گئے ہیں اور ان میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی
گئی ہے کہ یہ پرانے نقشے ہیں ۔ جب ہمارے ہوٹل میں یہ نقشے لگائے

گئے تو میں نے اصل حالات کی ٹوہ لگائی کہ یہ کیا سلسلہ ہے تو مجھے
گیا کہ کنڈور علاقے میں واقع ترام پہاڑی پر واقع بیس کیمپ کے خ
کام کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم آ رہی ہے اور کافر
سیکرٹ سروس اس علاقے میں موجود ہے۔ کافرستان سیکرٹ سر
کے سیکنڈ چیف جناب رام چندر صاحب نے خصوصی طور پر یہ
تیار کرا کر اور فریم کرا کر یہاں کے ہر ہوٹل اور کلب کے کمروں
لگوائے ہیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ جب ان ہوٹلوں
سے کسی میں بھی آئیں تو وہ ان دونوں نقشوں میں فرق دیکھ
جائیں"..... سوباش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ دیوار پر لٹکا ہوا یہ نقشہ اصل نہیں ہے
اصل نقشہ وہ ہے جو دارالحکومت سے لیا گیا ہے"..... عمران نے کہا

"جی ہاں۔ یہ دیوار والے نقشے جان بوجھ کر غلط بنائے
ہیں"..... سوباش نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اتنی آسانی سے اس بات کا علم ہو سکتا ہے تو پھر ا
یہاں لٹکا کر کیا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کسی نے بھی اس بارے میں تجسس نہیں کیا کیونکہ انہیں
حکم دیا گیا اور مال بھی سپلائی کر دیا گیا ہے۔ اس لئے شاید کسی نے
نقشہ دیکھنے کی تکلیف گوارہ نہیں کی ہوگی لیکن آپ کو معلوم ہے
جیسے لوگوں کی نفسیات کیا ہوتی ہیں۔ ہمارے اندر تجسس بھی
ہے اور سوالات بھی ابھرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے یہ ساری بات

ی ذرائع سے معلوم کی ہے ورنہ تو کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا
نقشے کس مقصد کے لئے لگوائے گئے ہیں۔ اسی لئے میں نے پہلے
ے پوچھا تھا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے تو اس کی یہی وجہ تھی۔
تو یہ کہ آپ مقامی شہری لوگ ہیں اور پاکیشیا میں بھی ایسے ہی
ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس نقشے والی اطلاع ملنے کے بعد
نے خود ہی معلوم کرنے کی کوشش کی کہ بیس کیمپ میں اچانک
یا بات پیدا ہو گئی ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس بھی یہاں پہنچ
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی پہنچنے والی ہے چنانچہ مجھے معلوم
۔ معروف مشکباری لیڈر صادق چکاری کو یہاں رکھا گیا ہے اور
یکرٹ سروس اسے چھڑانے کے لئے آ رہی ہے اس لئے میرا یہی
ما یال اب مجھے یقین ہے کہ آپ کا تعلق کارمن سے نہیں بلکہ
سے ہے۔ ویسے آپ بے فکر رہیں میری ہمدردیاں کافرستان سے
ا مشکباریوں کے ساتھ ہیں کیونکہ میری بیوی مشکباری
و باش نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو عمران اس کا آخری فقرہ
اختیار ہنس پڑا۔ باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔
باش۔ ہمیں یہ یقین دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ
ہاں کس کے ساتھ ہیں اور کس کے ساتھ نہیں ہیں۔ ہمارا
پاکیشیا سے نہیں ہے اور نہ ہی کسی مشکباری لیڈر سے ہمیں
م نے اس بیس کیمپ کے ایک کارمن سائنسدان سے
انی ہے"..... عمران نے کہا تو سوباش بے اختیار چونک

پڑا۔

"کارمن سائنسدان۔ اوہ۔ آپ کا مطلب کہیں سائنسدانوں سے تو نہیں۔ اس بیس کیمپ میں وہی کارمن نژاد ہیں لیکن وہ قید نہیں ہیں بلکہ اپنی مرضی سے یہاں کام کر رہے ہیں اور راہولا آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہمارے ہوٹل بھی آتے رہتے" سوباش نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ وہ قید ہیں یا اپنی مرضی سے یہاں آئے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ میں نے ان سے خفیہ ملاقات کرنی کرنی بھی ضروری ہے لیکن جب میں نے انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کوشش کی تو کسی نے کال اٹنڈ نہیں کی۔ پھر میں نے مزید حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ کنڈور کے پورے علاقے کو زون قرار دے دیا گیا ہے اور یہاں کافرستان سیکرٹ سروس پہاڑی کو گھیر رکھا ہے لیکن ہمارا براؤن سے ملنا بے حد ضر ورنہ کارمن کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا میں نے یہ سوچا کہ طور پر وہاں جا کر ان سے ملاقات کر لیں چنانچہ ہم نقشے کے مطا آئے لیکن یہاں دوسرا اور مختلف نقشہ دیکھ کر ہم کنفیوز چنانچہ ہم نے آپ کو کال کیا۔ اب آپ ہمیں بتائیں کہ ا پہاڑی کہاں ہے اور وہاں تک پہنچنے کا کونسا راستہ اختیار کیا کافرستان سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ نہ ہو سکے۔ اس کے لئے معاوضہ کہیں آپ کو مل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل

نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں آپ کی بات۔ میں آپ کی مدد وں مسٹر مائیکل۔ لیکن اس کے لئے آپ کو مجھے ایک لاکھ ڈالر نے پڑیں گے"۔۔۔ سوباش نے کہا۔

ی۔ اس قدر بھاری رقم ہم نہیں ادا کر سکتے۔ ہم زیادہ سے س ہزار ڈالر دے سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں اور وہ بھی اس آپ ہمیں واقعی کوئی ایسا راستہ بتائیں اور ہمیں قائل بھی کہ اس راستے سے آگے بڑھتے ہوئے ہمارا ٹکراؤ کافرستان وس سے نہیں ہو گا اور ہم اصل ترام پہاڑی تک پہنچ جائیں ان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہزار ڈالر تو بے حد کم ہیں لیکن ٹھیک ہے۔ میں نے صرف ی مہیا کرنی ہیں اور تو کچھ نہیں کرنا۔ ورنہ ایک لاکھ ڈالر اس لئے طلب کئے تھے کہ میں خود آپ کے ساتھ جا کر آپ کو اس تک پہنچا دیتا"۔۔۔ سوباش نے کہا۔

ف معلومات دے دیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

بتائیں"۔۔۔ سوباش نے کہا تو عمران نے تہہ شدہ نقشہ کے سامنے رکھ دیا اور پھر سوباش نے جیب سے بال پوائنٹ جھک گیا۔

یہ بتائیں کہ ترام پہاڑی اصل یہی ہے ناں"۔۔۔ عمران نے

"جی ہاں۔یہی ہے"۔۔۔ سوباش نے جواب دیا۔

"او کے۔اب راستہ بتائیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو سوباش
راستہ بتانا شروع کر دیا۔عمران اس سے سوالات کرتا رہا اور سو
اس کے سوالوں کے جواب دیتا رہا۔

"لیکن کیا یہ بات آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس درے پر
پوسٹ نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔آپ درے کی بات کر رہے ہیں۔اس پو
علاقے میں کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے"۔۔۔ سوباش نے کہا۔

"کیا مطلب۔کیوں نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر پو

"اس لئے کہ اس سارے علاقے میں جگہ جگہ زمین کے اند
زہریلے پانی کے چشمے ابلتے رہتے ہیں۔اس پانی سے نکلنے والا دھوا
سارے علاقے پر چھایا رہتا ہے اس لئے اسے عام طور پر زہریلی وا
جاتا ہے۔یہ چشمے اس درے سے پہلے بھی ہیں اور آگے بھی۔ل
راستہ میں نے بتایا ہے آپ اس راستے سے گیس ماسک وغیرہ
آسانی سے نکل سکتے ہیں اس راستے پر ایک بھی زہریلا چشمہ نہیں
اس طرح آپ کو کافی لمبا چکر تو پڑ جائے گا لیکن آپ براہ راست
پہاڑی تک پہنچ جائیں گے"۔۔۔ سوباش نے کہا۔

"آپ اس راستے سے گزرے ہیں کبھی اور اگر گزرے ہیں
لئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔میں بتانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن اب اگر میں

بتایا تو لامحالہ آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ اس زہریلی وادی میں میرے
جانے کا کیا مقصد ہے تو سنیں۔اس زہریلی وادی کے شمال میں ایک
پہاڑی کے اندر ایکریمیا کا ایک انتہائی خفیہ اڈا ہے۔اس اڈے سے وہ
پورے مشکبار کی سائنسی چیکنگ کرتے رہتے ہیں اور وہاں رہنے والے
افراد کو ضروری سامان پہنچانا میری ڈیوٹی میں شامل ہے"۔۔۔ سوباش
نے کہا۔

"کیا یہ اڈا اس راستے پر ہے جو آپ نے بتایا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا

"جی نہیں۔آپ یہاں سے مشرق کی طرف مڑ جائیں گے جبکہ وہ اڈا
یہاں سے شمال کی طرف مڑ کر کافی اندر جا کر ہے اور ویسے بھی وہ اس
قدر خفیہ ہے کہ حکومت کافرستان کو بھی آج تک اس کا علم نہیں ہو
سکا۔اصل کام اس زہریلی وادی نے دکھایا ہوا ہے۔یہاں کوئی داخل
ہی نہیں ہوتا"۔۔۔ سوباش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں وہاں سے گزرتا دیکھ کر وہ ہمارے بارے میں مشکوک تو
نہیں ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔میں نے بتایا ہے کہ وہ بیرونی دنیا میں کسی صورت بھی
مداخلت نہیں کرتے۔ورنہ تو یہ اڈا ٹریس ہو چکا ہوتا"۔۔۔ سوباش نے
کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کبھی اس بیس کیمپ کے اندر گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا

"جی نہیں۔میں اس پہاڑی تک ضرور گیا ہوں لیکن اس کے اندر
تو نہیں گیا۔ویسے بھی وہاں تک سوائے ہیلی کاپٹر کے پہنچنے کے اور

کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر براؤن بھی ہیلی کاپٹر پر آتے ہیں اور ہیلی
کاپٹر پر ہی واپس جاتے ہیں"..... سو باش نے کہا۔
"اوکے۔ بے حد شکریہ مسٹر سو باش"..... عمران نے کہا اور
اس نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے اٹھ کر الماری میں رکھے ہوئے
بیگ سے دس ہزار ڈالر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے اور عمران
نے یہ ڈالر سو باش کی طرف بڑھا دیئے۔
"امید ہے مسٹر سو باش کہ اب آپ سب کچھ بھول جائیں گے"۔
عمران نے کہا۔
"میں یہی درخواست آپ سے کرنے والا تھا۔ آپ نے تو اپنا کام
مکمل کر کے چلے جانا ہے جبکہ میں نے تو یہیں رہنا ہے"..... سو باش
نے ڈالر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ اب تو ہمارے سامنے دو
راستے ہیں۔ ایک آنند کا بتایا ہوا اور دوسرا اس سو باش کا بتایا ہوا۔
ویسے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کارمن سائنسدان وہاں کیوں
رہتا ہے اور آپ کو کیسے معلوم تھا کہ وہاں کارمن سائنسدان کام
کرتے ہیں"..... صفدر نے کہا۔
"جس انداز میں یہ بیس کیمپ بنایا گیا ہے اور جس انداز میں اس
کی حفاظت کی جا رہی ہے اس سے مجھے اندازہ تھا کہ یہاں کوئی خاص
کام ہو رہا ہے۔ کارمن سائنسدان کا نام تو میں نے ویسے ہی لے دیا تھا
لیکن سو باش نے ڈاکٹر براؤن کا نام خود لے دیا جہاں تک راستے کا تعلق

ہے۔ راستہ وہی آنند والا ہی ٹھیک ہے کیونکہ سو باش نے جو راستہ
بتایا ہے وہ انتہائی خطرناک بھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کی نگرانی
بھی کہیں سے ضرور کی جا رہی ہو گی۔ رام چندر اگر ان نقشوں کو
اس انداز میں استعمال کر سکتا ہے تو وہ اس پوری وادی کو کس طرح
بھول سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔
"ویسے یہ نقشے والی بات ہے حیرت انگیز۔ اس پورے علاقے میں
نقشے ملوانا خاصا مشکل کام ہے اور پھر کیا یہ ضروری تھا کہ ہم یہاں کسی
ہوٹل میں ہی ٹھہرتے"..... صفدر نے کہا۔
"اگر سو باش ہماری مدد نہ کرتا تو ہم واقعی چکر کھا گئے تھے۔ رام
چندر نے جو ذہانت استعمال کی ہے وہ یہ کہ اس نے جو نقشے فریم کرا کر
ہوٹل میں اس نے انہیں پرانے نقشے ظاہر کیا ہے۔ اگر یہ بھی نئے
ہوتے تو پھر یہ معاملہ مشکوک ہو جاتا۔ اب دیکھو اگر ہم ان نقشوں کے
ذریعے وہاں جاتے تو سیدھے شناگل کے آدمیوں کی جھولی میں جا
گرتے"..... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اوکے۔ پھر اٹھو اب چلنے کی تیاری کریں۔ ابھی ہم نے ایک خاص
قسم کا ضروری اسلحہ بھی لینا ہے"..... عمران نے کہا اور کرسی سے
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ تنویر کا
چہرہ عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں وادی مشکبار کے سلسلے کا ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بلیس کیمپ

حصہ دوم

مصنف ___ مظہر کلیم ایم اے

بلیس کیمپ ___ ناقابل تسخیر کیمپ۔ جہاں صادق چیکاری کو رکھا گیا تھا اور بیرونی حفاظت شاگل اور مادام ریکھا کے ذمہ تھی ___ کیا عمران بلیس کیمپ تک پہنچ بھی سکا ___ یا ___ نہیں ___ ؟

بلیس کیمپ ___ جہاں پہنچ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر لحاظ بے بس ہو گئے ___ کیوں اور کیسے ___ ؟

- وہ لمحہ ___ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اپنے آپ کو شاگل کے سرنڈر کرنا پڑا اور شاگل نے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس شاگل کے ہاتھوں یقینی موت کا شکار ہو گئے
- وہ لمحہ ___ جب عمران، صادق چیکاری اور عمران کے ساتھیوں کو مادام نے گرفتار کر لیا ___ اور پھر ___ ؟
- انتہائی لرزہ خیز جدوجہد۔ تیز رفتار ایکشن اور سانس روک دینے والا بے پناہ

ایک ایسا ناول جو وادی مشکبار کے سلسلے میں یادگار حیثیت کا حامل ہے (شائع ہو گیا

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

ذہین ایجنٹ

خاص نمبر

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- ایکریمیا کا ذہین ایجنٹ ___ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنی ذہانت ثابت کر دی۔ کیسے ___ ؟
- جس نے اکیلے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر لی ___ کیا واقعی ___ ؟
- جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی کوششوں کے ذہین ایجنٹ کے مقابلے میں شکست کھا گئے۔
- جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے گراہم نے اپنا مشن مکمل کر لیا۔ کیا واقعی وہ عمران سے زیادہ ذہین تھا؟

آخری کامیابی کسے حاصل ہوئی ___ گراہم کو ___ یا ___ ؟

- انتہائی دلچسپ۔ ہنگامہ خیز اور ذہانت سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ناول

سف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ناول

خاص نمبر

ریڈ زیرو ایجنسی

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

ریڈ زیرو ایجنسی ـــــ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی ـــــ جس
کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی ـــــ جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں اور تن
کی نگرانی اور حفاظت کے لئے قائم کی گئی تھی

جزیرہ ماکو ـــــ جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ
کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہی

جزیرہ ماکو ـــــ جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کے لئے
نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیو
کہ ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے

جزیرہ ماکو ـــــ جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس
قبول کر لیا۔

ام ہاپ ـــــ ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ـــــ جس کے
مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

یرہ ماکو ـــــ جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے
لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور
انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی ـــــ لیکن
نتیجہ ناکامی کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا ـــــ کیوں
اور کیسے ـــــ؟

زیرو ایجنسی ـــــ جس کے مقابل آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

وہ لمحہ ـــــ جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ
دی۔ چیف کا ردعمل کیا ہوا ـــــ؟

یا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل
ناکام ہو گئے تھے ـــــ یا ـــــ؟

ـــــ انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز واقعات
بے پناہ سسپنس، مسلسل اور تیز رفتار ایکشن
سے بھرپور ایک منفرد ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
بیس کیمپ

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ناول "بیس کیمپ" کا دوسرا اور
آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں وادی مشکبار میں
عمران اور اس کے ساتھیوں کی دیوانہ وار جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ
گئی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس حصے کو پڑھنے کے لئے
بے حد بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط
اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی
کسی طرح کم نہیں ہیں۔

سے کملا ہٹ ٹاؤن شپ سے رومانہ اور انعم لکھتی ہیں۔ "آپ کے
ناول طویل عرصہ سے زیر مطالعہ ہیں۔ آپ کے ناول واقعی ہر لحاظ
سے نہ صرف دلچسپ ہوتے ہیں بلکہ انتہائی پاکیزہ اور معیاری بھی
ہوتے ہیں۔ خاص طور پر آپ نے خیر و شر کے موضوع پر جو ناول لکھے
ہیں وہ تو ہمیں بے حد پسند آئے ہیں۔ ان دنوں آپ کے ناولوں میں
عمران کے سب ساتھیوں کے ساتھ ایک ایک خاتون سامنے آ رہی
ہے حتیٰ کہ ٹائیگر کے ساتھ روزی راسکل اور "گرین ڈیتھ" میں
جوزف ل فریدی کے ساتھ بھی ایک خاتون آ گئی ہے اسی طرح کیپٹن
شکیل کے ساتھ بھی ایک خاتون شامل ہوئی۔ بلیک زیرو نے کیا
قصور کیا ہے کہ آپ نے اب تک اس کے ساتھ کوئی خاتون شامل

نہیں کی"۔
محترمہ رومانہ اور انعم صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے
شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال کیا ہے لیکن بلیک زیرو کا
وقت تو دانش منزل میں گزرتا ہے۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ
کے ساتھ خاتون تو اس وقت شامل ہو سکتی ہے جب وہ بھی
منزل میں رہائش پذیر ہو سکے لیکن کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے
ایکسٹو کے اس سارے سیٹ اپ کا کیا بنے گا۔ امید ہے آپ خ
اپنے سوال کا جواب سمجھ گئی ہوں گی۔
لاہور سے عمران محمود لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا نیا قاری ہوں
واقعی اچھا لکھتے ہیں۔ آپ نے خیر و شر کے موضوع پر جو کچھ لکھا
واقعی شاہکار ہے۔ آپ قارئین کے خطوط کے جواب میں لکھتے
آپ قارئین کے خطوط کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتے اس لئے
لفافہ ساتھ بھیج رہا ہوں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔
محترم عمران محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے
شکریہ۔ یہ بات واقعی درست ہے کہ میرے لئے یہ ممکن نہیں
میں قارئین کے تمام خطوط کا فرداً فرداً جواب دے سکوں البتہ
انہیں غور سے ضرور پڑھتا ہوں اور قارئین کے یہ خطوط میرے
واقعی مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں اور میں اس کے لئے قارئین
طور پر بیحد مشکور بھی ہوں کہ وہ اپنی آراء سے مجھے نوازتے
ہیں۔ آپ نے جوابی لفافہ بھجوایا ہے میں قارئین سے اکثر التماس
کرتا ہوں کہ وہ مجھے جوابی لفافہ نہ بھیجا کریں کیونکہ خطوط کے جواب
میں اپنی بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے نہیں دے سکتا۔ اس سے میرا
مقصد نہیں ہوتا کہ جوابی لفافے نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں
دے سکتا۔ امید ہے آپ بھی آئندہ جوابی لفافے کی بجائے صرف خط
لکھتے رہیں گے۔
پرانی جہلم سے عبدالرشید ناز لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے اور
میرے دوستوں کو بیحد پسند ہیں۔ خاص طور پر "گرین ڈیتھ" بیحد پسند
آیا ہے۔ عمران ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔ اس ناول میں کرنل فریدی
نے واقعی بڑی ذہانت سے عمران کو شکست دینے کی کوشش کی تھی
لیکن عمران بہرحال عمران ہے اس لئے وہ شکست سے تو بچ گیا البتہ
یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ کرنل فریدی کے مقابلے میں عمران کو
کمپیوٹر کے سلسلے میں کم معلومات کیوں ہیں۔ تفریحی مشن میں بھی
عمران اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں کمپیوٹر کے سلسلے میں کم علم
ثابت ہوا تھا۔ کیا عمران اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہے یا اس نے مطالعہ
چھوڑ دیا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔
محترم عبدالرشید ناز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے پر
آپ کا اور آپ کے دوستوں کا بیحد مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کی
شکایت کا تعلق ہے تو آپ نے ناول میں پڑھا ہو گا کہ کرنل فریدی
خصوصی طور پر کمپیوٹر میں دلچسپی رکھتا ہے جبکہ عمران کی دلچسپی تقریباً
ہر موضوع میں یکساں ہے۔ اس لحاظ سے کہیں نہ کہیں تو کوئی ایسی

بات سامنے آجاتی ہے جس پر عمران کی حیرت بجا ہوتی ہے اور
بہرحال انسان ہے اور انسان ہر موضوع پر عقل کل تو نہیں ہ
اور یہ عمران کی عظمت ہے کہ وہ اپنی کم علمی کو چھپاتا نہیں
امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

وار برٹن سے عبدالوحید لکھتے ہیں۔ "گرین ڈیتھ" جیسا منفر
شاہکار ناول لکھ کر آپ نے واقعی عظیم مصنف ہونے کا حق ادا ک
ہے۔ اس ناول میں خاص طور پر ماہ لقا کا کردار بیحد پسند آیا ہے
نے یہ کردار تخلیق کر کے ہمارے دل خوش کر دیئے ہیں۔ ذ
لقا کے لئے کرنل فریدی واقعی بہت بڑا چیلنج ہے۔ جو لیا آج
عمران کو موم نہیں کر سکی تو کرنل فریدی تو ویسے بھی انتہائی
اور سرد مزاج کا مالک ہے"۔

محترم عبدالوحید صاحب۔ خط لکھنے ناول اور کردار پسند کر
بیحد شکریہ۔ ماہ لقا کا کردار تمام قارئین نے بیحد پسند کیا ہے۔
کردار کے سامنے آنے سے کرنل فریدی کے پتھر اور سخت
بہرحال بہار نے دستک تو دینی شروع کی ہے اب دیکھئے آئندہ کیا
ہے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم

صادق چکاری کی آنکھیں کھلیں تو کچھ دیر تک تو اس کے ذہن پر
دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر
آیا جب اس کی کرنل پرشاد سے بات چیت ہوئی تھی اور کرنل پرشاد
نے اسے سپیشل سیف سیل میں پہنچانے کا حکم دیا تھا اور اس کے
اسسٹنٹ نے اسے بے ہوش کر دینے والا انجکشن لگا دیا تھا۔ اس کے
ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تو وہ بے اختیار سیدھا ہو
گیا۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک آرام دہ
کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا تھا۔ کمرے میں ایک طرف ایک بستر لگا ہوا تھا
جبکہ جس جگہ صادق چکاری موجود تھا وہاں دو کرسیاں اور ان کے
درمیان میز تھی۔ ایک سائیڈ پر ریفریجریٹر رکھا ہوا تھا جبکہ ساتھ ہی
باتھ روم کا دروازہ تھا۔ صادق چکاری نے دیکھا کہ کمرے میں نہ ہی

کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشندان یا کھڑکی ۔ کمرے کی دیوارو
بھی کسی دھات کی چادریں نظر آ رہی تھیں ۔ چھت کا ایک چھوٹا
چوکور حصہ روشن تھا جس میں سے تیز روشنی کمرے میں آ رہی تھی ا
تازہ ہوا کمرے میں پہنچ رہی تھی ۔ صادق چکاری جانتا تھا کہ جیسے کن
پرشاد نے سپیشل سیف سیل کہا ہے تو اس میں خصوصی انتظامات
کئے گئے ہوں گے ۔ ان انتظامات میں لامحالہ اس کی نگرانی بھی ش
ہوگی ۔ اسے کسی نہ کسی سکرین پر مسلسل چیک بھی کیا جا رہا
لیکن اسے وقتی طور پر اس بات پر اطمینان تھا کہ اس نے اپنے آپ
فوری طور پر نہ صرف تشدد سے بچا لیا ہے بلکہ تین روز کی مہلت
حاصل کر لی ہے ۔ اسے اپنے آپ پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ ان تین
میں یہاں سے نکل جانے کا کوئی نہ کوئی قابل عمل منصوبہ بنا لے
کمرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ باتھ روم کا جائزہ لینے کے لئے اٹھا اور
باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے باتھ روم کا د
کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر لیا ۔ دروازہ بند ہ
ہی باتھ روم میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا البتہ چھت سے ہلکی
رنگ کی روشنی نکلنے لگی تھی جس میں آدمی سایہ سا نظر آتا تھا ۔ ص
چکاری سمجھ گیا کہ یہ انتظام بھی خصوصی طور پر کیا گیا ہوگا تاکہ
روم میں جانے والا سکرین پر نظر بھی آتا رہے لیکن سکرین پر صرف
کا سایہ نظر آئے ۔ اس نے ایک نظر باتھ روم پر ڈالی اور پھر دروازہ
دیا ۔ دروازہ کھلتے ہی سرخ روشنی بجھ گئی اور کمرے کی تیز روشن

لگ گئی ۔ صادق چکاری نے ریفریجریٹر کھول کر دیکھا ۔ اس میں
ں کے علاوہ جوس کے ڈبوں کے ساتھ ساتھ خوراک کے بند ڈبے
تھے ۔ پانی کی بوتلیں بھی موجود تھیں ۔ اس کا مطلب تھا کہ تین
کی خوراک بھی یہاں پہنچا دی گئی ہے ۔ اس نے ریفریجریٹر بند کیا اور
واپس آکر وہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔ اس نے کرسی کی پشت سے سر لگایا اور
یں بند کر لیں ۔ اس کا ذہن یہ سوچنے میں مصروف ہو گیا کہ یہاں
لیے باہر نکلا جا سکتا ہے ۔ بظاہر تو کوئی ذریعہ یا راستہ نظر نہیں آ رہا
اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا اور اس نے مسکرا کر
یں کھول دیں اور پھر اس نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں
کرنا شروع کر دیا ۔ گو ویسے تو اس کے لباس کی تمام جیبیں بہر
رت خالی تھیں حتیٰ کہ اس کی کلائی پر موجود گھڑی تک پہلے ہی اتار
گی تھی لیکن لباس کی اندرونی طرف ایک چھوٹی سی جیب میں چند
موجود تھے ۔ یہ سکے اس نے پبلک فون کے لئے رکھے ہوئے تھے
لن طویل عرصے سے مارگا گاؤں میں رہنے کی وجہ سے ان کے
مال کا موقع ہی نہ آیا تھا اور وہ ویسے ہی جیب میں پڑے رہ گئے تھے
ویسے بھی صادق چکاری کو ان کا خیال تک نہ آیا تھا ۔ اب اچانک جو
ال اس کے ذہن میں آیا تھا اس کے لئے سکے کی ضرورت تھی اور اسی
ت کے پیش نظر اسے اس جیب کا خیال آیا تھا اور جب اس نے
ب میں سکوں کی موجودگی کو چیک کر لیا تھا تو وہ بے اختیار مسکرا
۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر غور سے سامنے والی دیوار پر موجود

کسی مخصوص دھات کی چادر کو دیکھنے لگا۔ لیکن جب اسے اس
میں کوئی سمجھ نہ آئی تو وہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے ریفریجریٹر
اس میں سے پانی کی ایک بوتل۔ جوس کا ڈبہ اور پھر خوراک کا
ڈبہ نکال کر میز پر رکھا۔ اس کے بعد اس نے خوراک کا ڈبہ
کھانا شروع کر دیا۔ خوب سیر ہو کر کھانے کے بعد اس نے پانی
آخر میں جوس پی کر وہ اٹھا اور کچھ دیر تک کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر
پر جا کر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سکرین
کرنے والے کو یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ اس کے ذہن میں کسی
کوئی شرارت موجود نہیں ہے یا وہ اس کمرے کی صورت حال
مایوس ہو گیا ہے اور پھر واقعی اسے نیند آ گئی۔ پھر جب اس کی
کھلیں تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن کمرے میں اسی طرح روشنی ہو رہی
اور اسے معلوم ہی نہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنی دیر سویا ہے۔ وہ بستر سے

"ہیلو۔ اگر کوئی میری آواز سن رہا ہے تو میری ایک درخو
کرنل پرشاد تک پہنچا دی جائے کہ مجھے یہاں گھڑی مہیا کی جا
میں اس میں وقت دیکھ کر اپنی عبادت کر سکوں" ۔۔۔ صادق
نے اونچی آواز میں کہا تو چھت سے یکلخت چٹک کی آواز سنائی دی۔

"میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں صادق چکاری۔ آئی ایم سور
کمرہ اب کمپیوٹر کے ذریعے چار روز کے لئے سیل ہو چکا ہے۔ اب
اب نہ ہی اندر سے کوئی چیز باہر جا سکتی ہے اور نہ باہر سے اندر۔
اگر تم کہو تو تمہیں وقت بتایا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا

"چلو وقت ہی بتا دو" ۔۔۔ صادق چکاری نے کہا۔

"اس وقت شام کے چھ بجنے والے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا
ا۔

"یہاں سورج کس وقت غروب ہوتا ہے تاکہ میں اس کے مطابق
ی عبادت کا وقت مقرر کر سکوں" ۔۔۔ صادق چکاری نے کہا تو کرنل
اد نے اسے نہ صرف سورج غروب ہونے کا بلکہ سورج طلوع ہونے
ی وقت بتا دیا۔

"بے حد شکریہ کرنل پرشاد" ۔۔۔۔ صادق چکاری نے کہا اور اس کے
تھ ہی چھت سے دوبارہ چٹک کی آواز سنائی دی اور صادق چکاری سر
ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم میں جا کر وضو کیا
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں سے ایک سکہ نکال کر ہاتھ میں
لیا۔ اس کے بعد وہ باتھ روم سے باہر آیا۔ اس نے ریفریجریٹر کھولا
ہاتھ میں موجود سکہ اس نے ریفریجریٹر کے اندر ایک کونے میں رکھ
اور پھر پانی کی ایک بوتل اٹھا کر اس نے اس میں سے تھوڑا سا پانی
بوتل واپس رکھ کر اس نے ریفریجریٹر بند کر دیا۔

"ہیلو کرنل پرشاد۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ مغرب کس سمت میں
۔۔۔ صادق چکاری نے اونچی آواز میں کہا تو اس کے ساتھ ہی
سے چٹک کی آواز سنائی دی۔

"میں کیپٹن شرما بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب آرام کرنے چلے گئے
وہ راؤنڈ پر آئے تھے۔ واپس چلے گئے ہیں" ۔۔۔۔ کیپٹن شرما نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بتایا کہ جس طرف اس کا رخ
مغرب کی سمت ہی ہے۔ صادق چکاری نے اس کا شکریہ ادا کیا
مغرب کی طرف منہ کر کے اس نے نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ نما
کر اس نے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگی اور پھر اٹھ کر وہ آیا او
پر بیٹھ گیا۔ چونکہ اس کے پاس کرنے کو کوئی کام نہ تھا اور نہ ہی
میں کوئی کتاب یا رسالہ تھا اس لئے صادق چکاری کرسی کی پشت
سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لینے کے علاوہ اور کیا کر سکتا تھا۔ پھر اس
طرح بیٹھے بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ گزار دیا۔ اس کے بعد اس نے
کھولیں اور اٹھ کر وہ ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اندازہ ہو
کہ اب باہر اندھیرا چھا گیا ہوگا۔ اس لئے اب وہ یہاں سے نکل
پلان پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ اسے یہ تو معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں
یہاں سے کس انداز میں نکل سکتا ہے اور نکل بھی سکتا ہے یا
لیکن اس نے کوشش کرنے کا ایک منصوبہ بنا لیا تھا۔ اسے مع
کہ وہ جس جگہ قید ہے یہاں بجلی باقاعدہ کسی جنریٹر کی مدد سے
جاتی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ یہ جنریٹر کافی بڑا ہو لیکن اسے یہ مع
کہ وہ اس جنریٹر کو یہاں بیٹھ کر بجلی تیار کرنے سے روک سک
ظاہر ہے اس طرح یہاں مکمل بلیک آؤٹ ہو جائے گا اور بجلی
والا تمام نظام آف ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ ریورس ہو جا
ایسا نہ بھی ہوا تو بھی انہیں بہرحال اس کمرے کو کھولنا اور پھر
پڑے گا ورنہ وہ کسی طرح بھی بجلی کی رو کو بحال نہ کر سکیں

ب پھر اس نے اس چھوٹے سے سکے کی مدد سے کرنا تھا جو ریفریجریٹر
موجود تھا۔ ویسے تو وہاں کوئی بلب نہ تھا لیکن اس نے ریفریجریٹر
موجود چھوٹے سے بلب کو استعمال کرنے کے بارے میں سوچ لیا
۔ اس نے ریفریجریٹر کا دروازہ کھولا اور پھر اس نے ہاتھ سے ایک
نے میں رکھا ہوا چھوٹا سا سکہ اٹھایا اور پھر دوسرے ہاتھ سے وہ بلب
ٹ سے نکال لیا جس کی مدد سے دروازہ کھلتے ہی ریفریجریٹر کے اندر
ٹ جل اٹھتی تھی۔ ریفریجریٹر کے اندر تو اندھیرا ہو گیا لیکن چونکہ
کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کمرے میں تیز روشنی تھی اس لئے ریفریجریٹر
اندر ہر چیز جہاں بھی روشنی پڑ رہی تھی صاف نظر آ رہی تھی اور چونکہ
ی پشت دروازے کے سامنے تھی اس لئے لامحالہ سکرین پر دیکھنے
ے کو یہ احساس نہ ہو سکتا تھا کہ ریفریجریٹر کے اندر اندھیرا ہو گیا
یا صادق چکاری نے کیا ہے۔ بلب نکال کر اس نے پھرتی سے ہاتھ
پکڑا ہوا سکہ اس ساکٹ میں رکھا اور پھر اوپر سے بلب رکھ کر اس
اسے دبا کر لگا دیا۔ دوسرے لمحے یکلخت کمرے میں اندھیرا چھا گیا اور
ے ساتھ ہی سرر سرر کی تیز آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔ ان
ں سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بڑی بڑی چادریں تیزی سے
رہی ہوں۔ صادق چکاری نے ریفریجریٹر کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ
ت کھڑا ہو گیا۔ اچانک گھپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نظر
ہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس
نے لگ گئیں اور اسے اندھیرے میں بھی نظر آنے لگ گیا۔ وہ

آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے دیوار پر ہاتھ ر
بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس کے ہاتھ نے فوراً ہی محسوس کر
وہ دھات کی چادر غائب ہو چکی ہے اور اب سنگی دیوار موجود
سرر سرر کی آوازیں ان چادروں کے ہٹنے کی تھیں۔ اس نے دیوا
پھیرنا شروع کر دیا لیکن تھوڑی دیر بعد جب اس کی آنکھیں
آسانی سے دیکھنے لگیں تو اس نے اس دیوار میں باقاعدہ دروا
چیک کر لیا۔ لیکن یہ دروازہ بند تھا۔ اس نے اسے دھکیل کر کھ
کوشش کی لیکن وہ کھل نہ سکا تو پھر صادق چکاری نے پیچھے
دروازے پر کاندھے کی ٹکر ماری لیکن یوں لگتا تھا کہ دروازہ تو
وہ کھلتا کسی اور میکنزم سے ہے اور وہ میکنزم بجلی فیل ہو جانے
سے جام ہو چکا ہے۔ صادق چکاری کو معلوم تھا کہ جب تک
کے ساکٹ سے سکے کو باہر نہ نکالے گا بجلی کی رو بحال نہ ہو
چاہے کرنل پرشاد کچھ ہی کیوں نہ کر لے۔ اس لئے وہ ایک طر
کر کھڑا ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ کرنل پرشاد یا اس بیس کیمپ
اور آدمی بہرحال اندر آئے گا کیونکہ بہرحال ماہرین یہ معلوم کر
کہ بجلی کی لائن کہاں سے بحال نہیں ہو رہی لیکن جب کافی دیر
اور دروازہ نہ کھلا تو وہ واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم
پورے سنٹر میں جہاں وہ موجود تھا ہنگامی حالات پیدا ہو چکے ہو
لیکن اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکتا
اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اسے اسی طرح بیٹھے ہوئے

ر گئی کہ اچانک اس نے اس سنگی دروازے کو ہلکی سی آواز
اتھ کھلتے ہوئے دیکھا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دروازے
میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھلتے ہی
لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر فوجی
م تھی ہاتھ میں ٹارچ پکڑے اندر داخل ہوا۔ ٹارچ اس نے
کی ہی تھی کہ صادق چکاری کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ
ا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پھر فرش پر اس بری طرح
جیسے اس کے جسم سے تیزی سے جان نکل رہی ہو یا جیسے
میں سے ہوا نکلتے وقت وہ بری طرح پھڑپھڑاتا ہے۔ صادق
نے اپنا مخصوص داؤ اس پر آزمایا تھا۔ اس نے مخصوص انداز میں
یں ہاتھ کی ضرب اس کی گردن کی پشت پر ماری تھی اور اسے
تھا کہ چند لمحوں بعد اس آدمی کا اعصابی نظام جامد ہو جائے گا اور
ندہ ہونے کے باوجود حرکت نہ کر سکے گا اور نہ بول سکے گا اور
وہ آدمی چند لمحوں بعد بے حس و حرکت ہو گیا۔ ٹارچ اس کے
نکل کر دور جا گری تھی لیکن وہ جل رہی تھی۔ صادق چکاری
بڑھ کر ٹارچ اٹھائی اور اسے بند کر کے وہ تیزی سے دروازے
ہر گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا البتہ باہر ایک تنگ سی راہداری
م لر اوپر بھی جا رہی تھی اور نیچے بھی اور اس راہداری کی ایک
باقاعدہ سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جبکہ باقی جگہ سپاٹ تھی۔
ی تیزی سے نیچے جانے کے بجائے اوپر چڑھ گیا لیکن ابھی وہ

تھوڑا ہی اوپر گیا تھا کہ اس نے اوپر سے کرنل پرشاد کی چیختی ہو
سنی اور وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے دیوار سے
پشت لگا دی۔ وہ ایسی جگہ پر تھا جو سیڑھیوں کی مخالف سمت
کرنل پرشاد چیخ کر کسی کرنل راجیش کو اپنے پاس بلا رہا تھا۔
اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ سیڑھیاں
ہوئی آوازیں تھیں اور دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں تھیں
سے ظاہر ہے ایک کرنل پرشاد اور دوسرا لامحالہ کرنل راجیش
کافی تیزی سے نیچے اتر رہے تھے۔

"یہ سب اس صادق چکاری کی ہی شرارت ہے باس۔ ماہر
درست نشانہ ہی کی ہے"..... ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اور اب اسے اپنی اس حرکت کا انتہائی عبرتناک
بھگتنا پڑے گا"..... کرنل پرشاد کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو
چکاری بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
مضبوطی سے تھام لیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں اس کے کمر
ہی جا رہے ہیں اور ایسا کرنے کے لئے انہیں اس کے قریب سے
ذرا سا گھومنا پڑے گا اور وہ اس وقت سے ہی فائدہ اٹھانا چاہتا
لمحوں بعد اس نے گھوم کر دو آدمیوں کو سیڑھیاں اتر کر آتے ہو
اور اندھیرے کے باوجود وہ کرنل پرشاد کو اس کی مخصوص
ساخت کی وجہ سے پہچان گیا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اتر رہے تھے
"وہ کیپٹن نظر نہیں آ رہا۔ وہ کہاں ہے"..... کرنل پرشا

پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ صادق چکاری کے دونوں
بیک وقت حرکت میں آئے اور بھاری ٹارچ پوری قوت سے
ل پرشاد کے سر پر پڑی جبکہ دوسرا ہاتھ مخصوص انداز میں گھومتا ہوا
ے کرنل کی گردن کی پشت پر پڑا اور وہ دونوں ہی بیک وقت
ہوئے اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے ہی تھی کہ صادق چکاری
لی کی سی تیزی سے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے کرنل پرشاد کی کنپٹی پر
جما دی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا لیکن اس نے پھر اٹھنے کی
شش کی لیکن صادق چکاری کی لات ایک بار پھر پہلے سے بھی زیادہ
ی سے حرکت میں آئی اور اس بار کرنل پرشاد نیچے گر کر اٹھ نہ سکا۔
کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تھا جبکہ دوسرا کرنل جسے کرنل
اد نے کرنل راجیش کہہ کر بلایا تھا وہ مخصوص ضرب کھا کر چند
ں تک پھڑکتا رہا تھا پھر ساکت ہو گیا تھا۔ اس کا حشر بھی وہی ہوا تھا
اس سے پہلے کمرے میں داخل ہونے والے فوجی کا ہوا تھا۔ صادق
اری نے آگے بڑھ کر کرنل پرشاد کو بازو سے پکڑا اور اسے تیزی سے
یٹتا ہوا کمرے کے کھلے ہوئے دروازے کے اندر لے گیا۔ اس کے
اس نے بے حس و حرکت پڑے ہوئے کرنل راجیش کو بھی اس
ح گھسیٹ کر کمرے کے اندر کر لیا اور پھر اس نے ٹارچ کی مدد سے
ے کے دروازے کا میکنزم چیک کیا لیکن اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو
ا کہ کوئی میکنزم نہ تھا بلکہ دروازہ اندر سے باہر کی بجائے باہر سے
ی طرف دھکیلنے سے کھلتا تھا۔ اس لئے اس نے دروازے کو پوری

طرح بند نہ کیا تاکہ اسے آسانی سے کھول سکے اور پھر اس نے
تیزی سے کرنل پرشاد کے جسم پر موجود یونیفارم اتارنا شروع
پھر اس نے یہ یونیفارم اپنے لباس کے اوپر پہن لی۔ اس طرح
یونیفارم پوری آ گئی۔ پھر اس نے بیلٹ کی مدد سے کرنل پر
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے
بعد اس نے کرنل راجیش کی تلاشی لی اور پھر اس نے اس
تلاشی لی جو پہلے اندر داخل ہوا تھا لیکن کسی کی جیبوں میں کو
کوئی اسلحہ برآمد نہ ہوا تھا۔ اس نے ٹارچ اٹھائی اور تیزی
نکل کر وہ اس بار اوپر جانے کی بجائے نیچے کی طرف بڑھتا چلا گ
اس نے کرنل پرشاد اور اس کے ساتھی کو اوپر سے نیچے آتے
دیکھا تھا۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ باقی لوگ بھی اوپر ہی ہو
وہ سیڑھیاں گولائی میں تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی مینار ک
سے نیچے کی طرف سفر کر رہا ہو۔ پھر جیسے ہی وہ ایک موڑ مڑا
ایک زور دار دھماکے کے ساتھ ہی یکلخت وہ پورا حصہ تیز روشنی
سا گیا اور صادق چکاری کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ یکلخت ت
کی وجہ سے اندھا ہو گیا ہو۔ اسی لمحے اسے سرر سرر کی تیز آواز
دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے قدموں کے نیچے سے زمین یکل
گئی اور وہ اچانک اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے آدمی کسی کنو
گرتا ہے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی اور چند لمحوا
شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی پانی کے اندر گرتا چلا گیا۔ جب

واپس اوپر اچھالا تو اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس کے ساتھ
ا تیزی سے ایک طرف موجود خالی حصے کی طرف بڑھا۔ یہ ایک
بڑا لول سا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑا سا تالاب بنا ہوا
اس تالاب میں پانی بھرا ہوا تھا جبکہ اس تالاب سے بڑے بڑے
اندر جا رہے تھے اور اندر سے نکل کر دیوار کے ساتھ لگ کر اوپر
لی طرف جا رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک کافی بڑی پمپ نما
ین تھی جبکہ ایک سائیڈ پر خالی فرش تھا۔ صادق چکاری اوپر سے
تالاب میں گرا تھا اور اب وہ اس خالی فرش والے حصے پر کھڑا تھا۔
کے جسم سے پانی بہہ رہا تھا لیکن اس کی نظریں تیزی سے ادھر ادھر
زہ لے رہی تھیں۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ اس پورے بیس کیمپ
ٹے پانی کا ذخیرہ یہاں کیا گیا ہے اور یہاں سے پانی بیس کیمپ کو
ا لیا جاتا ہے لیکن یہاں کوئی دروازہ کھڑکی یا کوئی روشندان وغیرہ
نہ تھا۔ کمرے میں چھت کی ایک سائیڈ سے تیز روشنی نکل رہی
صادق چکاری یہ بات تو سمجھ گیا تھا کہ کس طرح انہوں نے بجلی
حال کر لی ہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس نے ریفریجریٹر کے بلب
ساکٹ میں سکہ لگایا تھا جب تک وہ سکہ نہ نکالا جاتا۔ بجلی کی رو
صورت بھی بحال نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کیپٹن کی اچانک کمرے
سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ماہرین نے اس بات کا سراغ لگا لیا تھا کہ
رو کی بحالی میں رکاوٹ اس کمرے سے منسلک ہے اور شاید
پرشاد اور کرنل راجیش اسی سلسلے میں اس کے پاس آ رہے تھے

کہ وہ کیپٹن جلدی کر گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعد میں کوئی اور
گیا ہو اور اس نے سکہ نکال کر بجلی کی رو بحال کر دی ہو لیکن
بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ تو سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جا رہا تھا
رو بحال ہوتے ہی اس کے قدموں تلے سے زمین کیسے غائب ہو
وہ اس تالاب میں کیسے آ گرا اور اب یہاں کوئی آدمی بھی موجود
یہاں سے نکلنا بھی ناممکن نظر آ رہا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا یہ سب با
رہا تھا کہ اچانک اس کے سر پر ایک زور دار ضرب لگی اور وہ
چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر گرا۔ اسی لمحے دوسری ضرب لگی اور
ساتھ ہی اس کے ذہن کو جیسے کسی نے تاریک چادر سے ڈھا
پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں دور سے روشنی کا ایک با
نقطہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی
نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے
شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسر
اسے احساس ہوا کہ وہ ایک سنگی دیوار کے ساتھ لوہے
زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کی دونوں ٹانگیں علی
زنجیروں کی مدد سے دیوار سے جکڑی ہوئی تھیں اور دونوں با
طرح علیحدہ علیحدہ دیوار کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے۔ اس کے
گرد بھی ایک بھاری زنجیر تھی اور ایک زنجیر اس کی گردن
موجود تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو یہ ایک تنگ سا کمرہ
دو کرسیاں موجود تھیں جو خالی تھیں اس نے اپنے لباس

یش کی یونیفارم پہنی تھی وہ یونیفارم اب غائب تھی۔ ابھی وہ سوچ
رہا تھا کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا
کہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی سامنے کی دیوار درمیان سے
ٹ کر سائیڈ میں کھسکتی چلی گئی اور اب ایک لمحہ پہلے جہاں سنگی
ار تھی اب وہاں دروازے نما خلا موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس خلا
سے کرنل پرشاد اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور فوجی تھا
ں کے کاندھوں پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ کیپٹن ہے۔
تم واقعی انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو صادق چکاری۔
نے جس طرح ریفریجریٹر کے بلب کی ساکٹ میں سکہ لگا کر ہمارے
پورے بیس کیمپ کی لائٹ آف کر دی اور جس طرح بجلی فیل ہو
نے کی وجہ سے ہمارا سارا آٹو میٹک نظام خراب ہوا اور بے شمار
لینیں تباہ ہو گئی ہیں اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ میرے تصور
بھی نہ تھا کہ ایک معمولی سا سکہ اس قدر خوفناک تباہی نازل کر
تا ہے"..... کرنل پرشاد نے اسی طرح نرم لہجے میں بات کرتے
ے کہا اور پھر وہ اس طرح اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ یہاں
ہی اس کرسی پر بیٹھنے کے لئے ہو۔
بیٹھو کیپٹن دھرمیندر"..... کرنل پرشاد نے اپنے ساتھی سے کہا۔
تھینک یو سر"..... کیپٹن دھرمیندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور
اتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کا انداز بے حد
دبانہ تھا۔

"تم نے اس سکے کا سراغ کیسے لگا لیا"...... صادق
مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"چیکنگ آلات نے تمہارے کمرے کی نشاندہی کی تھی
سے لائن آف ہے چنانچہ میں نے وہاں موجود ایک کیپٹن
کے لئے بھجوایا۔ لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ تم خطرناک آدمی
لئے مجھے خود جانا چاہئے۔ چنانچہ میں کرنل راجیش کے ساتھ وہاں
تم کیپٹن پر پہلے ہی قابو پا چکے تھے اور پھر تم نے اچانک مجھ پر
راجیش پر حملہ کر دیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم خاصے تیز لڑاکا ہو
ہمیں سنبھلنے ہی نہ دیا اور کیپٹن اور کرنل راجیش دونوں کے
تم نے کسی نامعلوم انداز سے مردہ کر دیئے تھے۔ اب وہ دو
حس و حرکت لاشوں کی طرح پڑے ہوئے ہیں اور ماہرین نے
علاج سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے۔ ہمارے دوسرے لوگ
پہنچے تو انہوں نے نہ صرف ریفریجریٹر کے بلب کے نیچے سا
موجود سکے کو نکالا بلکہ مجھے بھی ہوش میں لایا گیا۔ بجلی کی رو سا
ہی بحال ہو چکی تھی اس لئے اب تمہاری تلاش شروع ہو گئی او
نے تمہیں پانی کے تالاب کے قریب بیٹھے ہوئے دیکھ لیا۔ تم
اترتے ہوئے گرے تھے کیونکہ جیسے ہی بجلی کی رو بحال ہوئی
کرنے والا سسٹم خود بخود حرکت میں آگیا۔ اس سسٹم کے
سیڑھیوں کے نیچے ایک خفیہ خانہ بنایا گیا ہے جہاں سے پانی
کرنے والی دوا سپرے کی جاتی ہے۔ وہ دوا تو سپرے نہ ہو سکی

اس کا وقت نہ ہوا تھا لیکن تم وہاں موجود تھے پانی کے تالاب میں
اور تمہیں وہاں سے بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور زنجیروں
لا دیا گیا"...... کرنل پرشاد نے خود ہی پوری تفصیل اس طرح بتا
کوئی جونیئر افسر اپنے اعلیٰ افسر کو تفصیلی رپورٹ دیتا ہے۔
اس تفصیل بتانے کا بے حد شکریہ کرنل پرشاد۔ میں نے جان
تمہارے اعصاب ختم نہیں کئے تھے چونکہ تم نے میرے ساتھ
سلوک نہیں کیا تھا اس لئے میں نے بھی تمہارے ساتھ
کی تھی۔ باقی اتنی بات تو تم بھی تسلیم کرو گے کہ ہر قیدی کو
حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرے۔ اگر تم
ہوتے تو تم بھی اپنے ذہن کے مطابق کوئی نہ کوئی اقدام
صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد بے اختیار مسکرا دیا۔
نرمی یا رعایت کا بے حد شکریہ۔ لیکن اب تمہاری وہ بات کہ
صاحب کے آنے کے بعد تم انہیں سب کچھ بتا دو گے والا
ختم ہو گیا ہے کیونکہ تم نے خود ہی اس معاہدے کی خلاف
کی ہے اس لئے اب تمہیں جو کچھ بتانا ہے مجھے ہی بتانا ہو گا"۔
پرشاد نے کہا۔
معاف کرنا کرنل پرشاد۔ یہ ایسی بات ہے جو تمہیں بتائی ہی
یہ بات تو پرائم منسٹر یا صدر مملکت کو ہی براہ راست
ہے اور اگر تم نہیں چاہتے کہ ان تک یہ بات پہنچے جس
فائدہ کافرستان کا ہی ہو گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تم

مجھ پر جس طرح تمہارا جی چاہے تشدد کر سکتے ہو۔ مجھے کوئی
نہیں ہے اور نہ ہی میں کوئی احتجاج کروں گا"...... صادق
کہا۔

" تمہارا یہ خصوصی اعتماد سے پر لہجہ مجھے تم پر تشدد کرنے
رکھتا ہے صادق چکاری۔ ورنہ میں تمہاری زبان بہرحال
ہوں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

" بے شک کھلواؤ کرنل۔ میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ
کوئی احتجاج نہیں کروں گا"...... صادق چکاری نے مسکرا
کہا۔

" اچھا تم یہ بتادو کہ تم پرائم منسٹر سے جو بات کرو گے
کس سے ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

" وادی مشکبار میں کافرستان کے خلاف ہونے والی مسلح
جدوجہد سے اس کا تعلق ہے کرنل پرشاد۔ اور یہ سن لو کہ تم
اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہو لیکن جلد ہی وہ دن آنے والا
بھی میری طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے نظر آؤ گے۔ میں
وقت پرائم منسٹر کو بتاؤں گا جب پرائم منسٹر اس کے عوض
کام کرنے پر رضا مند ہو جائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ
انہیں بتانے جا رہا ہوں اسے سننے کے بعد وہ میرے ہاتھ چوما
گریز نہیں کریں گے"...... صادق چکاری نے کہا۔

" آئی ایم سوری صادق چکاری۔ تم جو کچھ کہہ رہے

کہانیاں میں نے بہت سن رکھی ہیں۔ پہلے میرا خیال یہی تھا کہ تم
مشکباریوں کے انتہائی اہم ترین لیڈر ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ تم
پرائم منسٹر کو واقعی کوئی ایسی بات بتا سکو جس سے کافرستان کا فائدہ
ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں قید کر دیا تھا لیکن اب تم سے جو بات ہوئی
ہے اس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ تم بھی عام ایجنٹوں کی طرح
باتیں کر رہے ہو تاکہ تمہیں وقت مل سکے اور اس طرح تم ایک بار پھر
یہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکو"...... کرنل پرشاد نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

" جو تمہاری مرضی آئے سوچو۔ تمہاری سوچ پر میں کوئی قدغن
نہیں لگا سکتا"...... صادق چکاری نے کہا۔

" اوکے۔ میں تمہیں سوچنے کے لئے صرف دس منٹ دے سکتا
ہوں اور دس منٹ بعد میں آؤں گا۔ اگر تم تنظیم الجہاد کے متعلق سب
کچھ بتانے پر تیار ہو جاؤ گے تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا ورنہ پھر تم
عذاب کے ایک ایسے دور میں داخل ہو جاؤ گے جو شاید تمہارے تصور
سے بھی زیادہ ہولناک ہو"...... کرنل پرشاد نے کہا اور کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا۔

" ان دس منٹوں کا بے حد شکریہ۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ مجھے الجہاد
کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے"...... صادق چکاری نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" اب بات دس منٹ بعد ہو گی"...... کرنل پرشاد نے کہا اور اٹھ کر

تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کیپٹن بھی خاموشی سے اس
پیچھے چلا گیا اور ان کے باہر جاتے ہی دیوار میں موجود خلا ہلکی
گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ برابر ہو گیا۔

"یہ دس منٹ کا وقفہ دینا کیا اس کے لئے ضروری تھا"...... صا
چکاری نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ
اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا اور وہ اس خیا
کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو زور زور
آگے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے لیکن سنگی دیوار میں مو
کڑے اس قدر مضبوطی سے دیوار میں نصب تھے کہ سوائے ہلکی
زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ کے اور کچھ بھی نہ ہوا تھا جبکہ صادق چکاری
ذہن میں آیا تھا کہ شاید جن کڑوں میں اسے جکڑا گیا ہے یہ کڑے صر
اس کو جکڑنے کے لئے تازہ نصب کئے گئے ہوں اور انہیں کم
مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ابھی کچھ وقت رہتا ہو گا۔ اسی لئے
نے اپنے بازوؤں کو تیزی سے جھٹکے دے کر اپنے خیال کی تصدیق کر
شروع کر دی تھی لیکن وہ کڑے بے حد مضبوط تھے۔ اس کا مطلب
کہ کرنل پرشاد نے یہ دس منٹ کسی اور مقصد کے لئے دیئے تھے
پھر اچانک سامنے کی دیوار ایک جھماکے سے ٹیلی ویژن سکرین کی ط
روشن ہو گئی اور صادق چکاری نے دیکھا کہ سکرین پر ایک کمرے
منظر ابھرا تھا جس میں ایک کرسی پر کرنل پرشاد بیٹھا ہوا تھا۔ اس
ساتھ ہی دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین نصب تھی جس کے سا

وہ کیپٹن کھڑا تھا جو کرنل پرشاد کے ساتھ اس کمرے میں آیا تھا اور جس
کا نام کرنل پرشاد نے کیپٹن دھریندر لیا تھا اور اس مشین کے درمیان
موجود بڑی سی سکرین پر صادق چکاری نے اپنے آپ کو زنجیروں میں
جکڑے کھڑے دیکھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کمرے کا منظر اس
مشین کی سکرین پر نظر آ رہا تھا۔

"صادق چکاری اب تیار ہو جاؤ۔ تمہیں اب سب کچھ بتانا پڑے
کرنل پرشاد کی آواز کمرے میں سنائی دی۔

"دیکھو کرنل پرشاد۔ مجھ پر تشدد کر کے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا
تم اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے جو میں از خود کافرستان کے پرائم
منسٹر کو بتانا چاہتا ہوں۔ چلو تم ایسا کرو کہ میری پرائم منسٹر صاحب
فون پر بات کرا دو"...... صادق چکاری نے کہا۔

"سوری۔ اب تمہیں خود ہی سب کچھ بتانا ہو گا"...... کرنل پرشاد
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن دھریندر کو ہاتھ کا اشارہ کیا
کیپٹن دھریندر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن
ہی صادق چکاری کو یوں محسوس ہوا۔ جیسے اس کے پورے جسم
قی لہریں دوڑنے لگ گئی ہوں۔ یہ لہریں الیکٹرک لہروں کی طرح
لیکن ان میں کرنٹ نہ تھا۔ اس کا پورا جسم جھنجھنانے لگ گیا تھا
یہ لہریں زیادہ تیزی سے چلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں
ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر کہیں سرسراہٹ سی ہونے لگ
اور ابھی وہ اس سرسراہٹ کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ

اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک خوا
دھماکہ ہوا ہو اور اس کے ذہن کے جیسے پرزے اڑتے چلے جا
ہوں۔ چند لمحوں تک یہ احساس رہا پھر جیسے تمام احساسات
ہو کر رہ گئے۔

ڑے سے غار میں باقاعدہ فرشی دری بچھی ہوئی تھی اور دری پر
ام ریکھا کاشی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ایک وائرلیس
ن اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ مادام ریکھا ابھی
ای دیر پہلے ہی یہاں پہنچی تھی۔ اس کے ساتھ بیس آدمی تھے جو اس
پاور ایجنسی کے انتہائی تربیت یافتہ گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس
پ کا نام ایکشن گروپ تھا۔ اس وقت مادام ریکھا اور کاشی جس غار
موجود تھیں یہ غار ترام پہاڑی کے بالکل قریب ایک دوسری
ی کے اندر تھا۔ ترام پہاڑی چاروں طرف سے سادہ سلیٹ کی طرح
اور اسے ایک نظر دیکھتے ہی دیکھنے والے کو اندازہ ہو جاتا تھا کہ
پہاڑی پر کسی طرح بھی چڑھ کر اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ مادام ریکھا
اپنے آدمیوں کو پہاڑی کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا تاکہ اگر
نا اور اس کے ساتھی کسی بھی انداز میں یہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ

انہیں ہلاک کر سکیں۔

" مادام ریکھا۔ کیا شاگل اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر عمر
یہاں پہنچ بھی سکے گا کیونکہ راستے میں جس طرح ان لوگوں کی پک
نظر آتی ہے اس سے تو ایسا ہونا ناممکن لگتا ہے" ...... کاشی نے ما
ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا تو مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"پہلے پہل میں بھی یہی سمجھتی تھی لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے
عمران اور اس کے ساتھی ہر ناممکن کو ممکن بنانے کی ہمت اور حو
رکھتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ شاگل اور کافرستان سیکرٹ سر
لاکھ سر پیٹ لیں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں تک پہنچنے
کسی صورت بھی نہ روک سکیں گے" ...... مادام ریکھا نے کہا۔

" کس طرح مادام۔ کیا وہ کوئی جن بھوت ہیں۔ کوئی راستہ۔
درہ۔ کوئی کریک اور کوئی غار تو شاگل نے نہیں چھوڑا اور فضا
ذریعے وہ لوگ یہاں پہنچ نہیں سکتے" ...... کاشی نے کہا۔

" تم سوچو اگر یہی صورت حال پاکیشیا میں ہوتی اور ہم نے ا
مشن مکمل کرنا ہوتا تو ہم کیا کرتیں" ...... مادام ریکھا نے کہا تو
بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ ہاں۔ اس انداز میں اگر سوچا جائے تو واقعی کوئی نہ کوئی
ذہن میں آجائے گی" ...... کاشی نے کہا۔

" صرف ایک بات کا خیال رکھنا کہ عام سی تجویز نہ سوچنا۔
اور اس کے ساتھیوں کی میں نے یہ خصوصیت مارک کی ہے کہ

سے ہٹ کر سوچتے ہیں اور اس لئے کامیاب رہتے ہیں" ...... مادام
ریکھا نے کہا۔

"ایک ہی صورت ہو سکتی ہے مادام کہ وہ لوگ کافرستان سیکرٹ
کے آدمیوں کو پکڑیں اور ان کے میک اپ میں اندر داخل
ں۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی صورت نہیں ہے" ...... کاشی نے کہا۔

"شاگل کا نائب رام چندر واقعی بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس نے ہر
ی کا باقاعدہ کوڈ مقرر کر دیا ہے۔ اس لئے اب میک اپ میں بھی
ی آدمی کسی درے کو کراس نہیں کر سکتا" ...... مادام ریکھا نے
اب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات
ی۔ اچانک ساتھ پڑے ہوئے وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی اور
یکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ رام چندر بول رہا ہوں مادام" ...... دوسری طرف سے ایک
سی آواز سنائی دی۔

"یس مادام ریکھا اٹنڈنگ یو" ...... مادام ریکھا نے قدرے باوقار
لہجے میں کہا کیونکہ ظاہر ہے وہ ایک ایجنسی کی چیف تھی جبکہ رام
شاگل کا ماتحت تھا۔

"مادام۔ آپ کے ساتھ جو لوگ ہیں آپ انہیں ہدایت فرما دیں کہ
لز کے دائرے کے اندر محدود رہیں" ...... دوسری طرف سے
ر نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا لیکن اس کے باوجود
یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔

"کس نے یہ حکم دیا ہے"...... مادام ریکھا نے یکلخت پھاڑ کھا
والے لہجے میں کہا۔
"چیف شاگل کا حکم ہے مادام"..... دوسری طرف سے رام
نے ویسے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"شاگل سے میری بات کراؤ"...... مادام ریکھا نے کہا۔
"او کے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے ریکھا۔ کیا رام
نے تمہیں میرا پیغام نہیں دیا"...... کچھ دیر بعد شاگل کی تحکمانہ
سنائی دی۔
"دیکھو شاگل۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ ا
تمہاری عزت مجھ پر واجب ہے لیکن تمہارے ماتحتوں کو یہ ا
نہیں کہ وہ مجھے اس انداز میں حکم دینا شروع کر دیں اور یہ بھی
کہ میں نے یہاں آنے کی اجازت صدر صاحب سے حاصل کی
اس لئے تم اس بارے میں مجھ پر کوئی حکم نہیں چلا سکتے۔ صرف
راستوں اور ان لوگوں کا خیال رکھو۔ اس پہاڑی کو بھول جاؤ
ریکھا نے کہا۔
"تو تم کیا چاہتی ہو کہ تم اور تمہارے آدمی اس پور
علاقے میں مٹر گشت کرتے پھریں۔ میرا سارا انتظام تہہ و
رکھ دیں اور عمران اور اس کے ساتھی تمہارے آدمیوں کے
آسانی سے یہاں پہنچ جائیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر

ی مجھے دو سو گز سے زیادہ فاصلے پر نظر آیا تو گولی سے اڑا دوں گا۔
ہیں نانسنس۔ نجانے کس احمق نے تمہیں چیف بنا دیا ہے
نانسنس"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو مادام ریکھا نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ
دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار تھے۔
اسے سبق دینا پڑے گا۔ ایسا سبق کہ آئندہ یہ میرے سامنے اونچی
بھی نہ نکال سکے"...... مادام ریکھا نے کہا۔
ریکھا۔ یہ احمق آدمی ہے۔ تم اس کی باتوں کا برا نہ منایا کرو"۔
شی نے کہا۔
نہیں۔ اسے ہر صورت میں سبق سکھانا پڑے گا۔ ہر صورت
۔ تم باہر جا کر پردیپ کو بلا لاؤ"...... مادام ریکھا نے کہا تو کاشی
اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ
ائی تو اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور سڈول جسم کا نوجوان تھا جس
کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ یہ پردیپ تھا۔ ایکشن
پ کا چیف اور مادام ریکھا کا خاص ساتھی۔
پردیپ بیٹھو۔ میں نے تم سے ایک خاص بات کرنی ہے"۔
ھا نے کہا۔
یس مادام"...... پردیپ نے سلام کرتے ہوئے جواب دیا اور پھر
ے سامنے فرش پر ہی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔
شی تم غار کے دہانے پر ٹھہرو تاکہ ہماری گفتگو میں کوئی مداخلت

"نہ کر سکے" ...... ریکھانے کاشی سے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی انھی
کے دہانے سے باہر نکل گئی۔

"سنو پردیپ۔ ہمارا یہاں آنے کا مقصد صرف یہاں گھو
نہیں ہے بلکہ ہمارا یہاں آنے کا اصل مقصد اس پاکیشیا
سروس کو بیس کیمپ تک پہنچنے سے روکنا ہے" ...... ریکھانے کہ

"یس مادام۔ میں سمجھتا ہوں مادام" ...... پردیپ نے جوا
لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلک موجود تھی۔ کیونکہ یہ کو
بات نہ تھی جسے ریکھا اس انداز میں اسے سناتی۔

"لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں تک پہنچ ہی نہ سکی ا
شاگل یا اس کے آدمیوں نے روک لیا تو پھر" ...... ریکھانے کہا۔

"تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے مادام اور کیا کریں گے" ...... پ
نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ت
بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم واقعی سیدھے آدمی ہو پردیپ۔ سنو۔ شاگل کے مقا
یہاں آنے کا مقصد صرف منہ لٹکا کر واپس جانا نہیں ہے بلکہ
شاگل کو شکست دینی ہے اور شاگل کو شکست دینے کا ایک ہی
ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی شاگل کی حد بندیوں کو کراس
یہاں پہنچ جائیں اور پھر ہم انہیں گرفتار کر لیں" ...... ریکھانے کہا

"لیکن مادام۔ وہ یہاں پہنچیں گے کیسے۔ یہی تو اصل مسئلہ
اس بار میں نے دیکھا ہے کہ سیکرٹ سروس نے انتہائی زبر

نظام کر رکھی ہے" ...... پردیپ نے کہا۔

"ہاں۔ اس رام چندر نے یہ انتظامات کئے ہیں۔ وہ واقعی انتہائی
ذہین آدمی ہے لیکن بہرحال ذہانت میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں
نے تمہیں یہاں پہنچنے سے پہلے ایک ہدایت کی تھی۔ کیا تم نے اس پر
عمل کیا تھا" ...... ریکھانے کہا۔

"یس مادام۔ سیکرٹ سروس کا جو گروپ یہاں موجود ہے اس میں
ہمارے دو آدمی بھی موجود ہیں جن میں سے ایک تو اس رام چندر کا
نائب ہے۔ اس کا نام لعل رام ہے" ...... پردیپ نے جواب دیا۔

"ٹرپل ایکس ٹرانسمیٹر لے آئے ہو" ...... ریکھانے پوچھا۔

"یس مادام" ...... پردیپ نے جواب دیا اور پھر جیب سے ایک پتلا
اور لمبا سا مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے ریکھا کی طرف
بڑھا دیا۔ ریکھانے ٹرانسمیٹر اس سے لے لیا۔

"کیا فریکوئنسی ہے لعل رام کی" ...... ریکھانے پوچھا تو پردیپ نے
فریکوئنسی بتا دی اور ریکھانے اس خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر پر وہ
فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے
ہی ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جلنے بجھنے لگ
گیا۔ کافی دیر تک بلب جلتا بجھتا رہا۔ پھر اچانک ایک جھماکے سے وہ
بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسرا سبز رنگ کا بلب مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو" ...... ریکھانے کہا۔

"ایل آر بول رہا ہوں۔ اوور" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

"ایل آر۔ میں ریکھا بول رہی ہوں۔ تمہاری کیا پوزیشن ہے
کھل کر بات چیت ہو سکتی ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ کال کا کاشن ملتے ہی میں علیحدہ جگہ پر آگیا ہوں
اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایل آر۔ یہ بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے
شاگل کو یا رام چندر کو کوئی اطلاع ملی ہے یا نہیں۔ اوور"...... ر
نے کہا۔

"یس مادام۔ ایک اطلاع ملی ہے کہ یہاں سے قریب راہول
ایک کلب مینجر نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کی
اس کی اطلاع بھی اس کلب کے ایک آدمی نے دی ہے۔ اسے رام
نے سیکرٹ سروس کے لئے ہائر کیا تھا۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ
سپیشل روم میں جا کر کسی سے ملا ہے اور جب وہ واپس آیا تو اس
پاس تقریباً دس ہزار ڈالرز کی رقم تھی جس پر رام چندر چونک پڑا او
اس کے حکم پر اس کے آدمیوں نے اس مینجر کو کلب سے اغوا کیا
یہاں لے آئے۔ یہاں رام چندر نے اس سے سب کچھ اگلوا لیا۔ اس
یہی بتایا ہے کہ اس سے ملنے والے کارمن کے لئے کام کر رہے ہیں
بیس کیمپ میں موجود کارمن سائنسدان سے ملنے آئے ہیں لیکن
چندر ان کے قدوقامت اور تعداد سے ہی سمجھ گیا کہ یہ عمران اور ا
کے ساتھی تھے۔ اس مینجر نے انہیں زہریلی وادی کا راستہ بتایا ہے ا

استہ جہاں آکر ملتا ہے وہاں رام چندر نے انتہائی تربیت یافتہ افراد
بٹھا دیئے ہیں۔ اس کے بعد رام چندر نے اپنے آدمیوں سمیت جا کر اس
ہوٹل پر چھاپہ مارا جس ہوٹل کے سپیشل روم میں اس مینجر کی عمران
اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی تھی لیکن وہ پہلے ہی کمرہ چھوڑ چکے
تھے۔ اب رام چندر کے آدمی اس پورے علاقے میں انہیں تلاش
کرتے پھر رہے ہیں۔ اوور"...... ایل۔ آر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے
ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کس میک اپ میں ہیں۔ اوور"۔ ریکھا
نے پوچھا۔

"اس مینجر نے بتایا ہے کہ وہ کافرستان کے مقامی میک اپ میں
تھے۔ اوور"...... ایل آر نے جواب دیا۔

"یہ زہریلی وادی کس طرف ہے۔ اس کی تفصیل بتا سکتے ہو۔
اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ اس علاقے کا نقشہ سامنے رکھ لیں۔ میں بتاتا
جاؤں گا۔ آپ چیک کر لیں۔ اوور"...... ایل آر نے کہا تو ریکھا نے
ایک طرف رکھا ہوا تہہ شدہ نقشہ اٹھا کر اسے کھولا اور سامنے رکھ لیا اور
پھر اس نے لعل رام سے اس وادی اور تمام پہاڑی تک ان کے پہنچنے
کے راستے کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اب اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ کیا یہ
لوگ واقعی اسی راستے سے یہاں آئیں گے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تم نے ایک کام کرنا ہے۔ اگر رام چندر یا شاگل عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بھی اطلاع ملے تو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔ اوور"..... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"پردیپ۔ تم اب اس مقام کو اچھی طرح سمجھ لو جہاں سیکرٹ سروس کے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے انتظار میں چھپے ہوئے ہیں۔ تم اپنے ساتھ پانچ آدمی لے جاؤ اور ان کی نگرانی کرو۔ پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے انہیں اپنی تحویل میں لینا ہے۔ اس کے لئے اگر سیکرٹ سروس کے آدمیوں کا خاتمہ بھی کرنا پڑے تب بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے"..... ریکھا نے پردیپ سے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن کیا میں انہیں بھی ہلاک کر دوں یا پکڑ کر یہاں لے آؤں"..... پردیپ نے کہا۔

"نانسنس۔ اگر تم انہیں پکڑنے کے چکر میں پڑ گئے تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔ ان کے سنبھلنے سے پہلے ان پر فائر کھول دینا اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر لے آنا"..... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام"..... پردیپ نے جواب دیا اور ریکھا نے اسے جانے اور کاشی کو اندر بھیجنے کا کہہ دیا اور پردیپ سلام کر کے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کاشی اندر آ گئی تو ریکھا نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران اس زہریلی وادی والے راستے کو استعمال نہیں کرے گا"..... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ یہی راستہ استعمال کرے گا کیونکہ یہ [illegible] راستہ ہے اور عمران کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ رسکی راستوں کا انتخاب کرتا ہے"..... ریکھا نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن عمران نے اگر اس مینجر کو زندہ واپس بھیج دیا ہے تو پھر لامحالہ اس کا ارادہ اس راستے پر چلنے کا نہیں تھا ورنہ وہ کبھی اسے زندہ واپس نہ جانے دیتا"..... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات دل کو لگتی ہے لیکن پھر وہ کس طرح یہاں آئے گا اور تو کوئی راستہ ایسا نہیں ہے"..... ریکھا نے کہا۔

"مادام میرا ایک مشورہ ہے کہ ہمیں یہاں اس طرح پڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ فرض کیا کہ ہم بھی ان کے کیمپ تک پہنچنا چاہتے ہیں اور یہاں پہنچ جاتے ہیں پھر کیا یہاں پہنچنے کے بعد ہم خود بخود اس بیس کیمپ میں داخل ہو جائیں گے"۔

کاشی نے کہا۔
" تمہاری بات تو درست ہے لیکن تم اس کی مزید وضاحت کرو"...... ریکھا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" عمران میں یہ اچھی عادت ہے مادام کہ اس کا ذہن جب فیصلہ کرتا ہے تو وہ شطرنج کے سب خانوں کو ذہن میں رکھ کر کرتا ہے۔ اس لئے وہ جب یہاں آنے کے لئے کوئی بھی راستہ اختیار کرے گا تو اس کا مقصد صرف یہی نہیں ہو گا کہ وہ شاگل کے آدمیوں سے بچ کر یہاں پہنچ جائے۔ اس کا مقصد لامحالہ اس بیس کیمپ داخل ہونا ہو گا اور یہ مقصد یہاں اس علاقے میں پہنچ کر پورا نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ کسی طرح بھی اوپر نہیں پہنچ سکتا"...... کاشی نے کہا۔
" تو پھر وہ کیا کرے گا۔ کیا وہ جن بھوت ہے یا اس کے پاس ما الفطرت قوتیں ہیں کہ وہ سب کچھ ناممکن ہونے کے باوجود کیمپ میں پہنچ جائیں گا"...... ریکھا نے بری طرح جھلائے ہوئے میں کہا۔
" وہ لامحالہ پہلے اس بیس کیمپ کے انچارج کرنل پرشاد کو دے گا اور اس سے وہ کوئی ایسا راستہ کھلوائے گا جس سے وہ داخل ہو سکے پھر وہ یہاں پہنچے گا"...... کاشی نے کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو کاشی۔ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... ریکھا نے کہا۔
" آپ کرنل پرشاد سے رابطہ کریں اور اسے اپنی یہاں موجودگی

اسے میں بھی بتائیں اور ساتھ ہی اس سے پوچھیں کہ کیا اس پہاڑی کے نچلے حصے میں کوئی راستہ موجود ہے اگر ہے تو کہاں ہے تاکہ خاص طور پر اس جگہ کی نگرانی کی جائے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور پھر تیزی سے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔
" ہیلو ہیلو۔ چیف آف پاور ایجنسی ریکھا کالنگ کرنل پرشاد۔ اوور"...... ریکھا نے بٹن آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" کرنل پرشاد اٹنڈنگ یو مادام۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ کی آواز سن رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" کیا مطلب۔ کیا ہماری پہلے ملاقات ہو چکی ہے جبکہ مجھے تو یاد نہیں اوور"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" پہلے میں ملٹری انٹیلی جنس میں تھا اور ایک مشن جس میں آپ ... مین ایجنٹ لانگ مین اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ... تھا۔ میں نے آپ کے ساتھ کام کیا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آ گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو اب آپ کرنل بن چکے ہیں۔ اس وقت تو آپ کیپٹن تھے۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں
" ہاں۔ اس وقت میں واقعی کیپٹن تھا۔ اوور"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

تو کرنل پرشاد۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ آپ کے پاس
چکاری نامی مشکباری لیڈر کو پہنچایا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سر
اس صادق چکاری کو رہا کرانے کے لئے آپ کے بیس کیمپ میں دا
ہونا چاہتی ہے اور کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنی پو
فورس کے ساتھ یہاں کنڈور پہاڑی علاقے میں موجود ہے البتہ
صاحب کے خصوصی حکم پر اس پہاڑی جس پر آپ کا بیس کیمپ
اس کے گرد پاور ایجنسی کا گھیرا ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سر
کافرستان سیکرٹ سروس کی چیکنگ سے بچ کر یہاں تک پہنچ جائے
آپ تک نہ پہنچ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت
وقت تمام پہاڑی کے گرد موجود ہوں۔ اور ۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

آپ نے اور کافرستان سیکرٹ سروس نے خواہ مخواہ تکلیف ا
مادام۔ وہ لوگ یہاں پہنچ بھی جائیں تب بھی وہ کیمپ میں داخل
ہو سکتے۔ کیمپ میں داخلہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب میں
خفیہ راستہ اندر سے کھولوں ورنہ وہ اس پہاڑی پر چاہے ایٹم بم
نہ فائر کر دیں وہ راستہ نہیں کھل سکتا اور دوسری بات یہ کہ اس
میں داخلہ کے لئے لامحالہ آنے والوں کو ہیلی کاپٹر پر آنا پڑتا ہے ا
اس پہاڑی کے اوپر خصوصی طور پر ایک ہیلی پیڈ بنایا گیا ہے
طویل مدت کے لئے اس پورے علاقے کو نان ایئر زون قرار د
گیا ہے۔ اب اس کنڈور علاقے میں کوئی ہیلی کاپٹر چاہے وہ فو

ل داخل ہی نہ ہو سکے گا۔ اگر داخل ہو گا تو بغیر کسی نوٹس کے
ملوں سے ہٹ کر دیا جائے گا۔ اس لئے کوئی بھی یہاں نہیں پہنچ
اور آخری بات یہ ہے مادام کہ صادق چکاری میرے قبضے میں ہے۔
اور پرائم منسٹر کی طرف سے ٹاسک دیا گیا ہے کہ میں اس
ل چکاری سے الجہاد تنظیم کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں
اس فلم رول کے بارے میں جس میں مشکبار میں مشکباری
اں کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ معلوم کروں۔ اور
نہیں کیمپ میں ایسی ایسی مشینیں موجود ہیں کہ یہاں کسی سے
انا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اب بھی جب آپ کی کال آئی ہے تو
صادق چکاری پر ہی کام کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ میں ایک
می ڈیوائس ریکارڈ کر کے اس کے ذہن میں موجود تمام معلومات
طرح حاصل کر لوں گا کہ اسے معلوم تک نہ ہو سکے گا اور اس کے
ے گولی مار کر اس کی لاش نمائش کے لئے مشکبار بھجوا دی جائے
ان ابھی چند لمحے قبل مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس شخص نے اپنے
مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے مکمل بلینک اب مشین اس کے
اندر جھانک ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اب میں نے فیصلہ کیا
اس کو ہوش میں لا کر پھر اس سے کسی اور طریقے سے پوچھ گچھ
ے اور ۔۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

بتائیں کہ کیا آپ کا کیمپ صرف پہاڑی کی چوٹی تک محدود
کا تعلق نیچے تک ہے۔ اور ۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"کیوں۔ آپ یہ بات کیوں پوچھ رہی ہیں۔ اوور"...... کرنل
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ عمران لامحالہ نیچے سے اندر داخل ہونے کی کو
کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے اوپر حفاظت کے انتظامات کر
ہوں لیکن نیچے والے حصے کو ناقابل تسخیر سمجھ کر چھوڑ دیا ہو۔ ا
ریکھا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"ایسی بات نہیں ہے۔ بیس کیمپ بے حد وسیع وعریض ہ
چوٹی سے لے کر نیچے وادی تک پہاڑی کے اندر بنا ہوا ہے لیکن
وہی انتظامات ہیں جو اوپر ہیں۔ اس لئے آپ قطعی بے فکر
اوور"...... کرنل پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا نیچے والے حصے میں کوئی دروازہ ہے جس سے باہر آیا
باہر سے اندر داخل ہوا جا سکے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔
"جی ہاں۔ ایک دروازہ تھا لیکن اسے بعد میں سیلڈ کر دیا
اب وہ نہیں کھل سکتا۔ اوور"...... کرنل پرشاد نے جواب دیا۔
"کس طرف ہے وہ دروازہ۔ آپ نشاندہی کریں تاکہ میں
اس کی خاص طور پر نگرانی کریں۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہ
"اس کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن اگر آپ ایسا چاہتی ہیں
ہے۔ یہ پہاڑی کے شمال مغرب کی طرف ہے اس کی خاص
ہے کہ اس دروازے کو سرخ مصالحے سے بھرا گیا ہے اس
مصالحے کی ایک باریک سی لکیر واضح نظر آتی ہے۔ اوور"...

ھا نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ لیکن اب آپ نے اس صادق چکاری کے بارے میں
ا سوچا ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔
میں پرائم منسٹر صاحب کی غیر ملکی دورے سے واپسی کا انتظار کر
ہاں کیونکہ انہوں نے حکم دیا تھا کہ پوچھ گچھ اس انداز میں کی جائے
صادق چکاری ہلاک نہ ہو۔ لیکن اب جو صورت حال ہے اس کے
ابق پوچھ گچھ عام انداز میں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان کی اجازت
ری ہے۔ وہ دو روز بعد آئیں گے تو پھر ان سے بات کر کے ان کے
ان تعمیل کی جائے گی۔ اوور"...... کرنل پرشاد نے جواب دیتے
ئے کہا۔
او کے۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر

شاگل بے چینی اور اضطراب کے عالم میں لکڑی کے
بڑے سے کیبن میں ٹہل رہا تھا۔ کیبن کے اندر ایک بڑی سی
چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز پر وائرلیس فون اور ٹرانسمیٹر
تھا۔ یہ شاگل کا آفس تھا۔ شاگل یہیں سے اپنے آدمیوں کو کنٹرول
تھا۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی زہریلی
کی طرف سے اس پہاڑی علاقے میں داخل ہو کر ترام پہاڑی کی
بڑھیں گے۔ اس لئے اس نے خصوصی طور پر اس علاقے کی
کرنے کا حکم دیا تھا اور اس وقت وہ بے چینی اور اضطراب کے
کسی اطلاع کا انتظار کر رہا تھا کہ یکلخت فون کی گھنٹی بج اٹھی
نے جلدی سے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔
"یس۔ شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا
"نمبر الیون بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف

مؤدبانہ آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ نمبر الیون
اصل پاور ایجنسی کا خاص مخبر تھا اور اسے اطلاع مل چکی تھی کہ وہ
مادام ریکھا کے ساتھ یہاں پہنچ چکا ہے۔ اس کی طرف سے کال کا مطلب
تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔
"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... شاگل نے اسی طرح
تیز لہجے میں کہا۔
"چیف مادام ریکھا نے اس علاقے میں اپنے آدمی خفیہ طور پر بھیج
دیے ہیں جہاں زہریلی وادی سے یہاں پہنچا جا سکتا ہے اور انہیں حکم دیا
گیا ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو وہ آپ کی سیکرٹ
سروس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو
بھی ہلاک کر کے ان کی لاشیں لے آئیں تاکہ پرائم منسٹر اور صدر
مملکت پر یہ ثابت کیا جا سکے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان
سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے ترام پہاڑی تک پہنچ گئی
لیکن پاور ایجنسی نے انہیں ہلاک کیا ہے"...... دوسری طرف سے
بتایا گیا۔
"ہونہہ۔ تو یہ عورت اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتی۔ میں اسے فنا
کر دوں گا۔ نانسنس"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"جناب۔ مادام ریکھا نے تو ٹرانسمیٹر پر بیس کیمپ کے انچارج
ارشاد سے بھی طویل گفتگو کی ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ
کیا گفتگو ہوئی ہے البتہ اس پہاڑی پر ایک دروازے کی نشاندہی ہوئی

ہے جسے سرخ مصالحے سے سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اب وہاں مادام
کے خاص آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا
"ٹھیک ہے اور کوئی خاص بات ہو تو مجھے بتانا"...... شاگل
اور فون پیس رکھ کر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈج
کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے بٹن آن کر
تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رام چندر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد رام
کی آواز سنائی دی۔

"تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"۔ شاگل نے

"چیف۔ ابھی تک یہ لوگ ادھر آئے ہی نہیں۔ ہم ان کا انت
رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے رام چندر نے جواب
ہوئے کہا۔

"سنو۔ اس ریکھا نے اپنے آدمی وہاں تعینات کر دیئے ہیں تا
ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں وہ تمہیں اور تم
ساتھیوں کو ہلاک کر کے اور پھر ان لوگوں کو بھی ہلاک کر کے
لاشیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائیں اور پھر پرائم منسٹر اور صدر کو
کہ شاگل ناکام رہا ہے لیکن ریکھا کامیاب رہی۔ اوور"...... شا
چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو اسے بھی اطلاع مل گئی ہے۔ اوور"...... دوسر

رام چندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو اطلاع پر احمق آدمی۔ اگر ہمارے وہاں مخبر ہیں تو
لا اس کے مخبر بھی ہم میں شامل ہوں گے۔ تم اس کے آدمیوں کو
بھی کر دو اور پھر انہیں گولیوں سے اڑا دو تاکہ جب عمران اور اس کے
تھی آئیں تو یہ کچھ نہ کر سکیں اور پھر مجھے رپورٹ دو۔ اوور"۔ شاگل
تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے رام چندر نے کہا۔

"جلد از جلد یہ کام کر کے مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل
حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ احمق عورت۔ میں اس کے ایک آدمی کو بھی زندہ نہ
اں گا"...... شاگل نے ایک بار پھر بے چینی اور اضطراب کے انداز
ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر وہ کافی دیر تک اسی انداز میں بڑبڑاتا
ٹہلتا رہا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاگل
پٹ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا

"ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے رام چندر
سنائی دی۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... شاگل
لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آٹھ آدمی تھے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی۔ ان کا کیا ہوا۔ اوور"
نے کہا۔
"ابھی تک وہ چیک نہیں ہو سکے۔ اوور"...... رام چندر نے کہا
"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر اگلا
فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔
"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر
کرتے ہوئے بار بار کال دینا شروع کر دی۔
"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ریکھا کی آواز
دی۔
"تم احمق عورت۔ تم نے کیا سمجھ رکھا تھا کہ تم مجھے احمق
گی۔ تم میری ماتحت بن کر یہاں آئی ہو اور اس کے بعد تم نے
بائی پاس کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ تم نے آٹھ آدمی
وادی والے درے پر بھجوا دیئے تاکہ جیسے ہی عمران اور اس کے
وہاں پہنچیں تمہارے آدمی میرے آدمیوں اور انہیں ہلاک کر
اس طرح تم پرائم منسٹر صاحب اور صدر صاحب کو بتا سکو
ناکام رہا ہے اور تم کامیاب رہی ہو۔ لیکن میرا نام شاگل ہے
تم جیسی کل کی لڑکی مجھے کیسے دھوکہ دے سکتی ہے۔
آدمیوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ سن لو کہ اب
نے ایسی کوئی حرکت کی تو پھر تم اور تمہارے سارے ساتھ

میں ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے تو میں بعد نمٹوں گا
پہلے نمٹ سکتا ہوں سمجھیں اور اسے میری طرف سے لاسٹ
گ سمجھنا۔ نانسنس۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے حلق کے بل
ئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
نانسنس۔ یہ کل کی لڑکی سمجھتی ہے کہ شاگل کو دھوکہ دے دے
میں اس کی ہڈیاں تڑوا دوں گا۔ نانسنس"...... شاگل نے مٹھیاں
ئے کہا اور میز کی عقبی طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔
ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو شاگل
نک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
راجیش بول رہا ہوں چیف۔ میں نے عمران اور اس کے
وں کا کھوج نکال لیا ہے۔ چیف۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ آواز
ی دی۔
اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"...... شاگل نے بے اختیار
ئے کہا۔
یف۔ یہ لوگ ٹرا سم پہاڑی علاقے میں موجود ہیں اور وہاں سے
یا سلسلے سے گزر کر کنڈور میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اوور"۔
طرف سے کہا گیا۔
تمہیں یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہوئی۔ اوور"...... شاگل نے
تے ہوئے کہا۔
جناب۔ یہاں راہولا میں انہوں نے ایک دکان سے انتہائی جدید

اور خاص قسم کا اسلحہ خریدا ہے۔ یہ اسلحہ اس دکاندار کے پاس
اس لئے اسے ہنگامی طور پر دارالحکومت سے منگوانا پڑا۔ اس
لوگ اس دکان کے عقبی کمرے میں رہے اور اس دکاندار
درمیان ہونے والی گفتگو سنی۔ میں نے بڑی بھاری رقم دے
سے یہ معلومات خریدی ہیں۔ اوور"...... راجیش نے کہا۔

" تم نے اس دکاندار کو ٹریس کیسے کیا۔ اوور"......
باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے دراصل یہ معلومات ایک دوسرے خفیہ اسلحہ فروش
ہیں اس نے بتایا کہ انتہائی قیمتی اسلحہ فروخت کیا گیا ہے۔
چونکا اور پھر میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو اس دکاندار
اور اس دکاندار نے پہلے تو صاف انکار کر دیا لیکن پھر میں نے
کے ساتھ ساتھ جب بھاری رقم دی تو اس نے زبان کھول
اسلحہ فروش نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ لوگ کسی کریک سے گ
باتیں کر رہے تھے لیکن پھر انہوں نے اس راستے کو اپنانے
کیا۔ ان کی تعداد چار ہے اور یہ چاروں مرد ہی ہیں۔ اوور"۔ را
کہا۔

" اوکے۔ اگر تمہاری یہ بات درست ہے تو پھر تم نے واقعی
سرانجام دیا ہے اور تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی ملے گا۔
آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس ٹرانسمیٹر آف
اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"۔ شاگل نے کال دیتے ہوئے کہا۔
چیف۔ رام چندر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
طرف سے آواز سنائی دی۔
تم یہاں زہریلی وادی میں احمقوں کی طرح پہرہ دے رہے ہو اور
ایک اور راستے سے بیس کیمپ پہنچ رہا ہے۔ اوور"...... شاگل
کے بل چیختے ہوئے کہا۔
کس راستے سے چیف۔ اوور"...... رام چندر کے لہجے میں
تھی۔
ہیں آنکھیں اور کان کھلے نہ رکھوں تو تم لوگ بس باتیں ہی
وہ احمق آدمی۔ عمران اپنے تین مرد ساتھیوں سمیت ٹراسم
علاقے میں موجود ہے اور یہ وہاں سے کوڑیا سلسلے سے گزر کر
میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور انہوں نے انتہائی خطرناک اسلحہ
ساتھ رکھا ہوا ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔
لیکن چیف۔ کوڑیا پہاڑی سلسلے کی طرف سے کنڈور میں داخل
ایک ہی درہ ہے اور اس درے پر ہماری نگرانی جاری ہے۔
رام چندر نے جواب دیا۔
تمہارا خیال ہے کہ عمران بارات لے کر آ رہا ہے کہ وہ بینڈ
ساتھ وادی سے گزرے گا۔ احمق آدمی۔ اسے بھی معلوم ہے
احمق ان دروں کی نگرانی کر رہے ہوں گے۔ وہ کوئی ایسا
کام کرے گا کہ جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہ سکو گے۔

اوور"..... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ واقعی آپ کی ذہانت ہی یہ نتیجہ نکال
جناب۔ آپ نے واقعی درست کہا ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا
زہریلی وادی کی نگرانی ختم کر دی جائے۔ اوور"..... رام
خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"وہاں اپنے آدمی چھوڑ دو اور خود واپس آجاؤ اور پھر ا
علاقے کو چیک کرو جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں
کوئی سکوپ ہو سکتا ہے۔ اوور"..... شاگل نے اس بار قدر
میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور"..... رام چندر نے کہا تو شاگل نے
کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے
شدہ نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا دیا اور پھر اس نے جیب
پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ نقشے کو
پھر اس نے بال پوائنٹ سے اس پر نشانات لگانے شروع
نشانات لگانے کے بعد وہ کافی دیر تک نشانات والے علا
رہا۔ پھر اس نے ایک جگہ پر دائرہ لگا دیا۔

"یہ۔ یہ عمران یہاں سے کنڈور کے علاقے میں دا
شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہو
بجایا تو ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز

"بھگوان داس ادھر آؤ اور اس نقشے کو دیکھو"..... شاگ

نے کہا اور بھگوان داس آگے بڑھ کر میز کے قریب رک گیا۔
ل نے اسے سمجھانا شروع کر دیا۔

"بلکہ میرے نقطہ نظر سے ایسی ہے کہ عمران یہاں سے کنڈور
قے میں داخل ہوگا اور یہاں سے قریب ہی ریکھا اور اس کا گروپ
دہ ہے۔ تم ایسا کرو کہ دس آدمیوں کو لے کر اس سپاٹ پر پہنچ
وہاں چھپ جاؤ۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اس علاقے
اخل ہوں۔ تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے
اس وقت تک ان کی لاشوں کی حفاظت کرنی ہے جب تک
ی رپورٹ پر میں خود احکامات نہ دے دوں"..... شاگل نے کہا۔

"یس چیف"..... بھگوان داس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم اچھی طرح جانتے ہو۔
نے پوری طرح محتاط رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ اس سے پہلے کہ تم انہیں
ک، وہ تمہیں ہلاک کر دیں"..... شاگل نے کہا۔

"میں پوری طرح محتاط رہوں گا چیف"..... بھگوان داس نے
دیا۔

"ہاں اور مجھے فوراً رپورٹ دینا"..... شاگل نے کہا تو بھگوان داس
سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر نکل گیا اور شاگل نے
اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے
سیاہ رنگ کے لباسوں میں ملبوس اندھیرے کا جزو بنے ہوئے
پہاڑی کی بلندی سے نیچے جانے والے تنگ سے راستے پر چلتے
آگے بڑھے چلے رہے تھے۔ وہ بڑے محتاط انداز میں قدم بڑھاتے آ
رہے تھے۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً چار گھنٹے گزر چکے تھے
دوران انہوں نے نصف گھنٹے کے لئے آرام کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس بار میرے خیال میں آپ کے پاس
منصوبہ نہیں ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو آگے چلتا ہوا عمران
اختیار چونک پڑا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے
پوچھا۔

"اس لئے کہ آپ کسی ایک راستے کا انتخاب ہی نہیں کر پا

آپ نے آنند سے معلوم ہونے والے پہاڑی کریک سے جانے کا
منصوبہ بنایا۔ پھر اس ہوٹل کے مینجر کے بتانے پر آپ نے زہریلی
وادی کا منصوبہ بنا لیا۔ اس کے بعد آپ نے پھر آنند والے راستے کو
اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن پھر اچانک اس اسلحہ فروش کی دکان
کے پچھلے کمرے میں بیٹھ کر آپ نے اس علاقے سے گزرنے کا فیصلہ کر
لیا اور اب بھی ہم جس انداز میں سفر کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ ہم
یہاں اپنی منزل پر آسانی سے نہ پہنچ سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا
کہ ہم لنڈور پہاڑی علاقے میں داخل ہو جائیں گے لیکن وہاں شاگل اور
اس کے آدمیوں کے ساتھ ساتھ پاور ایجنسی کے آدمی ہر طرف بکھرے
ہوئے ہیں اور ظاہر ہے وہ لوگ بے حد چوکنا ہوں گے اس کے علاوہ
ان ہیں کیمپ تک پہنچنے کے لئے ہمارے پاس کوئی راستہ کوئی
منصوبہ نہیں ہے"...... صفدر نے پوری تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں شاگل کے آدمیوں کا میک اپ کر کے ان
میں شامل ہو کر آگے بڑھنا چاہئے اور جب ہم اس پہاڑی کے قریب
پہنچیں تو جو نظر آئے اسے ہلاک کر دیں اور پھر اس پہاڑی کو چیک
کریں"...... تنویر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم کیا کہتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ تمام پہاڑی تک پہنچنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم
بہرحال کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ جائیں گے اور وہاں موجود افراد سے

بھی چاہے ان کا تعلق شاگل سے ہو یا ریکھا سے۔ نمٹ لیں گے
اصل مسئلہ اس بیس کیمپ میں داخل ہونے کا ہے اور میں
اس سلسلے میں سوچ رہا ہوں کہ وہاں کیسے پہنچا جائے لیکن میرے
میں کوئی ترکیب نہیں آ رہی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے
کہا۔

"شاگل اور ریکھا کے آدمی اس پہاڑی کے چاروں طرف علاقے
پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی تعداد بھی کافی ہو گی اور وہ لوگ مور
ہوں گے اور ان کی پوزیشن بہر حال ہم سے بہتر ہو گی۔ ہم کب تک
کا مقابلہ کر سکیں گے۔ یہاں ہم اس لئے آسانی سے آگے بڑھ رہے
کہ ابھی ہم کنڈور پہاڑی علاقے میں داخل نہیں ہوئے۔ البتہ
والی پہاڑی کراس کرنے کے بعد ہم کنڈور پہاڑی علاقے میں دا
جائیں گے اور وہاں سے ترام نامی پہاڑی زیادہ دور نہیں ہے۔
تک منصوبہ بندی کا تعلق ہے تو یہ بات اس پہاڑی پر پہنچنے
سامنے آئے گی کیونکہ ابھی تک اس پہاڑی اور اس کے اردگر
علاقے کو ہم نے صرف نقشے میں دیکھا ہے۔ اس کی صحیح صورت
دیکھنے کے بعد ہی کوئی منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے"...... عمرا
جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی آپ کے ذہن میں واقعی کوئی
نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نہ ہی جادو جانتا ہوں اور نہ میرے پاس سلیمانی ٹوپی

ہے کہ میں سب کی نگاہوں سے چھپ کر وہاں پہنچ جاؤں گا لیکن اس کے باوجود
ہمیں بہر حال اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ کس طرح کرنا ہے۔ یہ وقت
بتائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں
نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ خود بھی موجودہ سچوئیشن کی سنگینی
کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور پھر پہاڑی سے نیچے اترنے کے بعد وہ کچھ آگے
بڑھے اور ایک بار پھر انہوں نے چڑھائی پر چڑھنا شروع کر دیا۔ چاند کی
ہلکی روشنی میں یہ پہاڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"ان میں سے ترام پہاڑی کونسی ہے عمران صاحب"...... صفدر
نے کہا۔

"وہ جو سامنے کافی بلند پہاڑی نظر آ رہی ہے"...... عمران نے اشارہ
کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ
ٹیلی سکوپ اپنی آنکھوں سے لگائی اور غور سے اس پہاڑی کو دیکھنے لگا۔
انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ کی وجہ سے پہاڑی اس اندھیرے میں
بھی انتہائی واضح نظر آ رہی تھی۔ یہ پہاڑی واقعی بالکل سیدھی اور سپاٹ
تھی۔ ایک طرف ایک جگہ اس انداز میں نظر آ رہی تھی جیسے یہاں سے
باقاعدہ پہاڑی چٹانوں کو کاٹ کر صاف جگہ کی گئی ہو اور عمران سمجھ گیا
کہ یہی جگہ ہیلی پیڈ ہو گی۔ اس کا مطلب تھا کہ بیس کیمپ کا دروازہ
بھی اسی جگہ ہو گا۔ یہ جگہ سطح زمین سے کافی بلند تھی۔ عمران کی
نظریں نیچے موجود پہاڑی کو چیک کرتی رہیں لیکن کہیں بھی روشنی کا
کوئی نقطہ نظر نہ آ رہا تھا۔

" عمران صاحب۔ شاگل اور ریکھا کے آدمیوں نے کہیں بھی رو[کاوٹ] نہیں کی ہوئی کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔ اس کی آنکھوں پر بھی نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی۔

"ہاں۔ وہ ہمیں یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ یہ سارا علاقہ سنسان او[ر] ویران ہے حالانکہ لازماً ان کے پاس بھی نائٹ ٹیلی سکوپ ہوں گی او[ر] ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیں یہاں مارک بھی کر لیا ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے بیس کیمپ تک تو پرندوں کی طرح اڑ کر ہی پہنچا جا سکتا ہے عمران صاحب اور تو کوئی صورت نظر نہیں آتی"...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ لیکن پرندوں کے شکاری نیچے موجود ہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس بیس کیمپ کو واقعی ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر ہی استعمال کرنا چاہئے تھا"۔ تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں ارد گرد کے سارے علاقوں میں باقاعدہ خفیہ ایئر بیس موجود ہیں جہاں سے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ہیلی کاپٹر کو ہٹ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب تک وہ اسے ہٹ کرتے ہم ہیلی پیڈ پر پہنچ سکتے تھے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تنویر۔ ہیلی کاپٹر چلو یہاں سے تو پہنچ سکتا

ہے لیکن کنڈور علاقے سے باہر وہ چیک ہو جاتا اور پھر جیسے ہی اس علاقے کی سرحد میں داخل ہوتا اسے ہٹ کر دیا جاتا"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکائی اور پھر صفدر کی طرف مڑ گیا۔

"صفدر۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر دو مجھے۔ میں ذرا کرنل پرشاد سے دو باتیں کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر موجود تھیلا اتارا اور پھر اس کی زپ کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے شاگل کے لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن پرکاش اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد سے بات کراؤ احمق آدمی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور پروٹوکول کے مطابق صرف کرنل پرشاد سے بات کرتا ہوں۔ نانسنس۔ اوور"...... عمران نے شاگل کے لہجے اور انداز کی پوری پوری نقل کرتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ وہ سونے چلے گئے ہیں اور اب صبح سے پہلے انہیں کسی صورت بھی جگایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ ایک خصوصی دوا کھانے کے عادی ہیں اور اس دوا کے استعمال کے بعد ان کی آنکھ چھ گھنٹوں سے

پہلے کھل ہی نہیں سکتی۔اوور"...... دوسری طرف سے معذرت بھر
لہجے میں کہا گیا۔
"وہ صادق چکاری کہاں ہے۔کیا اسے بھی دوا کھلا کر سلایا ہوا
تم لوگوں نے۔اوور"...... عمران نے کہا۔
"وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے جناب۔اس نے فرار ہونے
کوشش کی تھی اس لئے کرنل صاحب نے اسے زنجیروں میں جکڑا
ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"فرار ہونے کی کوشش کی تھی بیس کیمپ سے۔یہ کیسے
ہے۔اوور"۔عمران نے دانستہ لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا
"اس نے سپیشل سیل کے ریفریجریٹر کے بلب کی ساکٹ میں
پھنسا دیا تھا جس کی وجہ سے پورے بیس کیمپ کی بجلی فیل ہو گئی
پھر اس نے فرار ہونے کی کوشش کی۔وہ پہاڑی کے سب سے نچلے
میں موجود پانی کے تالاب تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا
اس کے بعد اسے پکڑ لیا گیا۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"تو کیا اس پانی کے تالاب سے وہ باہر جا سکتا تھا۔اوور"۔ عمر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جی نہیں۔جا تو نہیں سکتا تھا کیونکہ پہلے وہاں جو دروازہ تھا
اب سرخ مصالحے سے سیلڈ کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی خطرہ تو
جناب۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یہ دروازہ مجھے تو نظر نہیں آیا۔کس طرف ہے۔اوور"......

نے پوچھا۔
"جناب۔یہ شمال مغرب کی طرف ہے۔ویسے تو یہ نظر نہیں آتا
لیکن سرخ مصالحے کی لکیر بہرحال نظر آجاتی ہے اگر غور سے دیکھا جائے
۔اوور"...... کیپٹن پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہوں۔ٹھیک ہے۔میں صبح بات کر لوں گا۔اوور اینڈ آل"۔
عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"چلو ایک بات تو سامنے آئی"...... عمران نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس پہاڑی کے گرد تو پاور ایجنسی کے افراد موجود ہوں گے
اور ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان بھی موجود ہوں"۔صفدر
نے کہا۔
"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہم نے بہرحال آگے بڑھنا ہے لیکن
یہ کارروائی اس وقت نہیں ہوگی بلکہ پچھلی رات ہو گی کیونکہ
اس رات وہ لوگ ہوشیار اور چوکنا نہیں رہتے ہوں گے لامحالہ پچھلی
رات پہرہ دینے والوں کی اکثریت مستعد اور چوکنا نہیں رہ سکتی"۔
عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر
انہوں نے واپس نیچے اتر کر ایک کشادہ غار تلاش کیا اور اس کو صاف
کر کے وہ اس میں بیٹھ گئے تاکہ جس حد تک ہو سکے سردی سے محفوظ رہ
سکیں۔

مادام ریکھا کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا
"اس احمق نے پردیپ سمیت میرے بہترین آدمی ہلاک کر
ہیں۔ میں اس سے اس کا ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی نسلیں
رکھیں گی"...... ریکھا نے غصے کی شدت سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے
شاگل نے ٹرانسمیٹر پر جب سے اسے زہریلی وادی کے درے کی
پہنچے ہوئے پاور ایجنسی کے آدمیوں کے خاتمے کی بات بتائی تھی
غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ کافی دیر سے اس انداز میں مسلسل بڑ
تھی۔

"تم کچھ بولو کاشی۔ تم کیوں نہیں بولتی۔ میرا تو دل چاہ رہا
میں جا کر اس شاگل کا خاتمہ کر دوں"...... ریکھا نے کاشی سے مخاطب
کر کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"دیکھو ریکھا۔ ایسے معاملات میں جوش کی بجائے ہوش سے

ہئے۔ ہم نے اپنے آدمی اس لئے بھیجے تھے کہ جب عمران اور اس کے
ساتھی وہاں آئیں تو ہمارے آدمی شاگل کے آدمیوں کو ہلاک کر دیں۔
اب اگر ہمارے آدمی مارے گئے ہیں تو اس میں اس قدر غصہ کرنے کی
ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ ہم کس طرح اس شاگل
اور اس کی سیکرٹ سروس کو شکست دے سکتے ہیں۔ ایسی شکست کہ وہ
ہاتھ ملتا رہ جائے اور سوائے شرمندہ ہونے کے اور کچھ نہ کر سکے"۔ کاشی
نے کہا تو ریکھا نے بے اختیار بار بار طویل سانس لینے شروع کر دیئے
اور پھر آہستہ آہستہ غصے کی شدت سے اس کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہونا
شروع ہو گیا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو کاشی۔ اسی لئے میں تمہاری قدر کرتی ہوں کہ تم
ہمیشہ تجزیاتی انداز میں سوچتی ہو لیکن اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا
ہے۔ اس طرح اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو ہمارا یہاں
آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا تو ہم واپس چلے جائیں اور شاگل کو ان
لوگوں سے نمٹنے دیں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اپنا مشن مکمل کر لے گا
اور شاگل کے ہاتھ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ آئے گا"...... ریکھا نے
کہا۔

"اب جبکہ ہم یہاں آ گئے ہیں تو اب ہمارا اس طرح واپس جانا
غلط ہے البتہ ہمیں اپنے لائحہ عمل میں تبدیلی کرنی چاہئے اور اس
بارے میں بہرحال سوچنا چاہئے"...... کاشی نے کہا۔

"سوچ سوچ کر تو میں پاگل ہو گئی ہوں اور کیا سوچوں"...... ریکھا

نے کہا۔

" ہمیں منطقی انداز میں سوچنا چاہئے ریکھا۔ اب دیکھو ہم
پہاڑی کو گھیرے ہوئے ہیں اب اگر عمران اور اس کے ساتھی
آئے ہیں تو وہ لامحالہ ہم سے ٹکرائے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن
عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ ہم اس پہاڑی
گھیرے ہوئے ہیں۔ کیا وہ احمقوں کی طرح منہ اٹھائے یہاں آ
چلے آئیں گے "...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

" تمہاری بات درست ہے۔ وہ انتہائی ذہین بلکہ خطرناک حد
ذہین آدمی ہے۔ لامحالہ وہ کوئی ایسا لائحہ عمل سوچے گا جس کا
ہمیں تصور تک نہ ہو "...... ریکھا نے کہا۔

" یہی بات ہم نے سوچنی ہے کہ وہ کیا سوچے گا اور کس انداز
یہاں آئے گا تاکہ ہم اسی انداز میں اس کا دفاع کر کے اسے شکست
سکیں "...... کاشی نے جواب دیا۔

" تم بتاؤ۔ تم نے کیا سوچا ہے "...... ریکھا نے کہا۔

" دیکھو ریکھا۔ فرض کیا عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں
ہے اور کسی نامعلوم طریقے سے وہ ہم سب کو بے بس کر دیتا۔
اس کے باوجود وہ بیس کیمپ میں داخل ہو سکے گا "...... کاشی نے

" نہیں۔ بیس کیمپ میں داخلہ تو کسی صورت بھی ممکن
ہے "...... ریکھا نے جواب دیا۔

" جبکہ اس کا مشن بیس کیمپ میں داخل ہو کر وہاں سے

ڈکاری کو لے جانا ہے "...... کاشی نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن وہ یہ مشن کس طرح پورا کرے گا۔ یہی بات تو سمجھ
میں نہیں آ رہی "...... ریکھا نے کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ بہرحال یہاں ضرور آئے گا۔ اس لئے ظاہر
ہے کہ اس کا ٹکراؤ ہم سے ہوگا۔ اب دو صورتیں ہوں گی یا تو وہ ہم
سب کا خاتمہ کر دے گا یا ہم اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ اب پہلی صورت
کو دیکھ لیتے ہیں۔ وہ کسی بھی پہاڑی سے اتر کر یہاں داخل ہو سکتا ہے
اور وہ کوئی بھی ایسا حربہ استعمال کر سکتا ہے جس سے ہم سب کو یا تو
بے ہوش کر دیا جائے یا یہاں کوئی ایسا سموک بم اچانک پھینک دیا
جائے جس سے نکلنے والی زہریلی گیس یہاں کی ہوا میں حل ہو کر ہم
سب کو ہلاک کر دے اور پھر وہ لوگ اطمینان سے یہاں پہنچ کر بیس
کیمپ میں داخل ہونے کی منصوبہ بندی کر سکیں "...... کاشی نے کہا تو
ریکھا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" یہ صرف خیالی باتیں نہیں ہیں ریکھا۔ عمران جیسا آدمی اس سے
بھی زیادہ خوفناک کارروائی کر سکتا ہے "...... کاشی نے ریکھا کے چہرے
پر ابھرنے والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو کاشی۔ اسی لئے میں تمہیں اپنے ساتھ رکھتی
ہوں اور تمہاری قدر بھی کرتی ہوں۔ اب تمہارے تجزیے کے بعد مجھے
احساس ہو رہا ہے کہ ہم واقعی یہاں ہر لحاظ سے غیر محفوظ ہیں۔ میرا
خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی چوری چھپے یہاں داخل ہوں گے

اور ہم ان کا شکار آسانی سے کھیل لیں گے لیکن اب مجھے احساس ہو
ہے کہ ہمارا یہ نظریہ غلط ہے لیکن اب موجودہ صورت حال میں کیا
چاہئے"...... ریکھا نے کہا۔

"میں نے اس پر غور کیا ہے مادام۔ ہمیں واقعی واپسی کا اعلان
دینا چاہئے اور بظاہر ہم واپس چلے جائیں لیکن ہم اس پہاڑی سے ہٹ
کسی ایسی محفوظ جگہ پر چھپ جائیں کہ عام حالات میں نظر نہ آئیں
جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو میدان خالی ملے گا تو وہ قدر
مطمئن ہو جائیں گے اور اس کے بعد جب وہ بیس کیمپ میں دا
ہونے کی کوشش کریں تو ہم اچانک ان پر حملہ کر دیں اور
کارروائی ان پر دوہرائیں جو میرے تجزیے کے مطابق وہ ہم پر دو
چاہتے ہیں اس طرح وہ یقینی طور پر مار کھا جائیں گے"...... کاشی
کہا۔

"لیکن کس طرح اعلان کریں۔ ہمارا عمران سے کوئی رابطہ
نہیں ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ عمران کے مخبر شاگل کے گروپ میں موجود
کیونکہ اس کا ٹکراؤ شاگل سے ہوتا رہتا ہے۔ ہم شاگل کو اطلاع کر
تو مجھے یقین ہے کہ عمران کو اس کی اطلاع مل جائے گی"...... کاشی
کہا۔

"لیکن پھر شاگل اپنے آدمی یہاں بھیج دے گا"...... ریکھا نے کہا
"بھیج دے۔ اس سے کیا ہو گا۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہی ختم کر

جائیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"تم نے یہاں کا جائزہ لیا ہے۔ تمہارے ذہن میں کوئی خاص جگہ
ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ایک جگہ دیکھی ہوئی ہے۔ وہ انتہائی محفوظ جگہ
ہے"...... کاشی نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم باہر جا کر سب کو اکٹھا کرو اور پھر انہیں وہ جگہ بتا کر
وہاں بھجوا دو۔ میں اس دوران شاگل کو کال کر لیتی ہوں"...... ریکھا
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور غار
سے باہر نکل گئی جبکہ ریکھا نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا کالنگ شاگل۔ اوور"...... ریکھا نے ٹرانسمیٹر آن
کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس شاگل اٹنڈنگ۔ اب کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔
اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں سخت شرمندہ ہوں شاگل کہ میں نے تمہیں سپرسیڈ کرنے
کے بارے میں سوچا اور اس طرح خود میرے آدمی مارے گئے۔ بہرحال
اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم ہی عمران کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ اس
لئے میں نے واپسی کا پروگرام بنا لیا ہے اور اپنے آدمیوں کو اکٹھا کرنے
کا حکم دے دیا ہے۔ ہم واپس جا رہے ہیں۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"اب تم نے معذرت کر لی ہے اور تمہیں میری اہمیت کا احساس

ہو گیا ہے تو اب میرے دل میں تمہارے خلاف کوئی رنجش باقی
رہی۔ تم وہاں رہ سکتی ہو۔اوور"...... شاگل نے فراخدلانہ
کہا۔

"نہیں۔اس طرح ہم دونوں کے بیک وقت یہاں موجود
وجہ سے وہ عمران فائدہ اٹھا سکتا ہے۔اس لئے میں نے واپسی کا
کر لیا ہے اور یہ فیصلہ حتمی ہے۔اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"لیکن تم کس راستے سے واپس جاؤ گی۔اوور"...... شاگل نے

"اسی راستے سے جدھر سے میں آئی تھی۔اوور"...... ریکھا نے
دیا۔

"او کے۔میں وہاں چیکنگ پر موجود اپنے آدمیوں کو احکامات
دیتا ہوں۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا
ٹرانسمیٹر آف کیا اور اٹھ کر غار سے باہر نکل آئی۔وہاں کاشی ایک
کو ہدایات دے رہی تھی۔

"سنو کاشی۔میں نے فیصلہ بدل دیا ہے"...... ریکھا نے کاشی
کہا تو کاشی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا فیصلہ کیا ہے"...... کاشی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ ہم واقعی یہاں سے چلے جائیں۔ہماری یہاں مو
واقعی احمقانہ ہے۔ہم خواہ مخواہ اس معاملے میں ملوث ہو گئے
شاگل جانے اور عمران"...... ریکھا نے کہا۔

"لیکن"...... کاشی نے احتجاج کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

نہیں۔میرا فیصلہ اٹل ہے۔تم تمام آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ
ی کی تیاری کر لیں۔ہم نے اسی راستے سے واپس جانا ہے جس
ے ہم آئے تھے"...... ریکھا نے کہا اور مڑ کر واپس غار میں چلی
۔ تھوڑی دیر بعد کاشی بھی غار میں آ گئی۔

یہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔کاشی
ریکھا سے کہا جو اپنا سامان سمیٹنے میں مصروف تھی۔

نہیں۔کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔شاگل کے ساتھ بات کرتے
ے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے کہ ہم اپنے تمام آدمیوں کو
ل بھجوا دیں اور خود دس افراد کو ساتھ لے کر محفوظ جگہ پر چھپ
یں اور شاگل اور عمران کے درمیان مقابلے کو چیک کرتے رہیں۔
شاگل عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر لینے میں کامیاب ہو
ے تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے لیکن اگر نتیجہ اس کے
ف نکلتا ہے تو پھر ہم اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کے
بلے پر آ جائیں اور اس طرح میدان مار لیں"...... ریکھا نے کہا۔

اوہ۔یہ واقعی زیادہ بہتر تجویز ہے"...... کاشی نے کہا اور ریکھا نے
ت میں سر ہلا دیا۔

ایک جیپ اندھیرے کا جزو بنی تنگ سے پہاڑی راستے پر
ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر را
تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر شاگل بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر دو
موجود تھے۔ رام چندر نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں پر رکھ کر
تسمے سے اس طرح فکسڈ کر لیا تھا کہ جیسے اس نے عینک پہن
جب کہ شاگل نائٹ ٹیلی سکوپ ہاتھ میں تھام کر آنکھوں سے
ہوئے تھا۔ جیپ کی بتیاں بھی بند تھیں اور جیپ اندھیرا ہو
باوجود اس تنگ راستے پر نسبتاً خاصی تیز رفتاری سے دوڑی چلی
تھی۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔
"ابھی کتنی دور ہے وہ سپاٹ۔ جہاں سے عمران اور
ساتھیوں نے کنڈور میں داخل ہونا ہے"...... یکلخت ش
جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف دس پندرہ منٹ کے فاصلے پر چیف"...... رام چندر نے
جواب دیا۔
"گھنٹہ بھر سے تم یہی کہے چلے جا رہے ہو"...... شاگل نے کہا اور
اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ ہٹا کر گلے میں لٹکا لی اور پھر سیٹ سے سر
ٹکا دیا۔ رام چندر نے جیپ کی رفتار قدرے اور بڑھا دی اور ہچکولے
کھاتی ہوئی جیپ کچھ اور زیادہ اچھلنے لگ گئی۔ رام چندر خاصا ماہر
ڈرائیور تھا اور اس نے واقعی انتہائی خوبی سے جیپ کو سنبھالا ہوا تھا۔
واقعی دس منٹ کے مزید سفر کے بعد جیسے ہی جیپ نے ایک موڑ
کاٹا رام چندر نے بریک لگائے اور پھر جیپ کو ایک چٹان کی اوٹ میں
روک دیا۔
"کیا آ گیا ہے وہ سپاٹ"...... شاگل نے پوچھا۔
"یس چیف"...... رام چندر نے کہا تو شاگل تیزی سے نیچے اترا۔
عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مشین گنوں سے مسلح افراد بھی تیزی سے نیچے
اتر آئے جبکہ دوسری طرف سے رام چندر نیچے اترا اور پھر اس نے جیب
سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا ماکس نکالا اور اس کا ایک بٹن
آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"...... رام چندر نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔
"یس باس۔ راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھی اس وقت کہاں موجود ہیں۔ا
رام چندر نے کہا۔

"باس۔جہاں آپ موجود ہیں وہاں سے دو پہاڑیوں کے
دوسری طرف چار افراد جنہوں نے سیاہ لباس پہنے ہوئے ہیں آگے
چلے جا رہے ہیں ان کا رخ بلاما پہاڑی سلسلے کی طرف ہے۔ا
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ صرف چار افراد ہیں۔اوور"...... رام چندر نے پوچھا
"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم انہیں مسلسل چیک کرتے رہو۔جہاں جا کر وہ ٹھ
ہمیں کال کر کے بتانا۔ہم بلاما کی طرف جا رہے ہیں۔اوور"..
چندر نے کہا۔

"یس باس۔ایک اور بات معلوم ہوئی ہے باس کہ مادام ر
اس کی نائب مادام کاشی اپنے ساتھ دس افراد سمیت بامولا پہا
سائیڈ میں ایک غار کے اندر موجود ہیں۔اوور"...... دوسری طرا
کہا گیا تو رام چندر کے ساتھ ساتھ شاگل بھی بے اختیار چونکہ
شاگل نے جلدی سے رام چندر کے ہاتھ سے فکسڈ فریکونسی کا ٹ
جھپٹ لیا۔

"ہیلو۔شاگل بول رہا ہوں۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ریکھا
گروپ کے ساتھ واپس چلی گئی ہے اور اس کی مجھے اطلاع بھی
ہے۔اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

اس کا باقی گروپ چلا گیا ہے چیف۔لیکن مادام ریکھا ساتھ نہیں
ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رام چندر کو تفصیل سے بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہیں۔
شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر واپس رام چندر
ہاتھ میں دے دیا تو دوسری طرف سے بولنے والے نے لوکیشن
شروع کر دی۔

ٹھیک ہے۔میں سمجھ گیا ہوں۔اوور اینڈ آل"...... رام چندر نے
اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

چیف۔اس ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا پڑے گا
لہ یہ اسی جگہ موجود ہیں جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی داخل
ہوں گے۔اس طرح افراتفری میں وہ لوگ بچ بھی سکتے ہیں"...... رام
نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

احمق ہو گئے ہو۔وہ سرکاری لوگ ہیں۔انہیں ہم کیسے ہلاک کر
ہیں وہ یہاں صدر کی اجازت سے آئے ہیں۔تم ایسا کرو کہ انہیں
ہوش کر دو"...... شاگل نے کہا۔

یس چیف۔آپ واقعی ہر طرف کا خیال رکھتے ہیں"...... رام چندر
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا۔اس
ایک ناب کو گھمایا اور پھر اسے آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔رام چندر کالنگ۔اوور"...... رام چندر نے کال دیتے
نے کہا۔

"پہاڑی پر چڑھنا شروع کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف
گیا۔

"او کے۔ انہیں چیک کرتے رہو۔ اوور اینڈ آل"...... رام
نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے ناب کو بائیں طرف گھمایا
بار پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ سورن رام بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری
سے سورن رام کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں جو حکم دیا گیا تھا اس کی کیا رپورٹ ہے۔ اوور"......
چندر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے باس۔ اس غار میں بے ہوش
والی گیس فائر کر دی گئی ہے اور اندر جا کر میرے آدمیوں
بھی کر لیا ہے۔ وہاں مادام ریکھا، مادام کاشی اور ان کے ساتھ
افراد موجود تھے جو سب کے سب اب بے ہوش ہو
اوور"...... سورن رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بلاما پہاڑی کو دیکھ سکتے ہو۔ اوور"...... رام
پوچھا۔

"یس باس۔ بلاما پہاڑی ہماری رینج میں ہے۔ اوور"......
طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو سنو۔ عمران اپنے تین ساتھیوں سمیت بلاما پہاڑی

داخل ہو رہے ہیں کیونکہ یہاں سے ترام پہاڑی قریب ہے۔ تم
پہاڑی کو مسلسل چیک کرتے رہو اور پھر ہم جیسے ہی تمہیں حکم
تم نے ایکشن لے لینا ہے۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رام چندر نے
اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف۔ آگے ہمیں پیدل جانا ہوگا۔ آگے جیپ کا راستہ نہیں
...... رام چندر نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر
ہوئے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... شاگل نے کہا اور جیپ سے اتر آیا۔ عقبی
ٹ پر موجود دونوں مسلح افراد بھی نیچے اترے تو رام چندر نے جیپ
چٹان کی اوٹ میں اس طرح کھڑی کر دی کہ اوپر سے وہ دکھائی نہ
سکے اور پھر وہ سب رام چندر کی رہنمائی میں پیدل ہی آگے بڑھنے
تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی پر چڑھے۔

"چیف۔ وہ سامنے بلاما پہاڑی ہے اور وہ دائیں ہاتھ پر بامولا پہاڑی
س کی غار میں مادام ریکھا اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش پڑی
ہے اور چیف۔ وہ سامنے ترام پہاڑی ہے جس پر بیس کیمپ
ہے"...... رام چندر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا اور اشاروں
نوں پہاڑیاں دکھا دیں۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے اور تمہارے آدمی کہاں موجود ہیں"۔ شاگل
کہا۔

"یس باس۔ سورن رام بول رہا ہوں۔ اوور"..... دوسری
سے ایک آواز سنائی دی۔

"سورن رام۔ تم اور تمہارے ساتھی اس وقت کہاں موجود
اوور"..... رام چندر نے کہا۔

"باس۔ ہم آپ کے حکم کے مطابق ترام پہاڑی سے شمال
واقع اونچی پہاڑی ناسکی پر موجود ہیں۔ اوور"..... دوسری طرف
گیا۔

"کیا تم بامولا پہاڑی کو پہچانتے ہو۔ اوور"..... رام چندر
"یس باس۔ وہ ہمارے سامنے ہی موجود ہے۔ اوور".....
رام نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کر
گن موجود ہے۔ کیا اس گن کی رینج بامولا پہاڑی تک ہے۔ اوور
چندر نے کہا۔

"یس باس۔ بلکہ اس بھی زیادہ ہے۔ اوور"..... سورن
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو سنو۔ اس پہاڑی کے تقریباً درمیان میں ایک کشادہ
اس غار میں بادام ریکھا اور اس کے دس گیارہ ساتھی موجود ہیں
کا حکم ہے کہ انہیں فوری طور پر بے ہوش کر دیا جائے۔ کیا
سکتے ہو۔ اوور"..... رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ میرے دو آدمی جا کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اوور"

نے کہا۔

"کتنی دیر لگے گی۔ اوور"..... رام چندر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ باس۔ اوور"..... دوسری طرف سے
کہا۔

"او کے۔ میں چیف کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہمارے پہنچنے سے
انہیں بے ہوش ہو جانا چاہئے لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔
رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رام چندر نے
اس کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر وہ جیپ میں سوار
اور جیپ آگے بڑھنے لگی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے
رام چندر نے ایک بار پھر جیپ روکی اور جیب سے وہی باکس نما
نکال کر اس کی ایک ناب کو دائیں طرف گھمایا اور پھر بٹن آن

"ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"..... رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... دوسری طرف سے
آواز سنائی دی جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے
میں اطلاع دی تھی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"..... رام
نے پوچھا۔

"باس۔ وہ بلاما پہاڑی کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ اس وقت وہ بلاما

" وہ ترام پہاڑی سے دائیں طرف"..... رام چندر نے ایک
پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
" گڈ۔ تم نے اچھا انتظام کیا ہے۔ گڈ شو۔ اب یہ لوگ
صورت بھی نہیں بچ سکتے"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں
" چیف۔ ہم یہاں سے سب اطراف کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے
نے آپ کے لئے اس سپاٹ کو منتخب کیا ہے"...... رام چندر نے
" ٹھیک ہے"...... شاگل نے کہا اور پھر وہ سب چٹانوں کی
میں ہو کر اس طرح بیٹھ گئے کہ بلاما پہاڑی کی طرف سے انہیں
جا سکے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیٹی کی آواز سنائی دی تو رام
جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔
" ہیلو ہیلو۔ راٹھور کالنگ۔ اوور"...... راٹھور کی آواز سنائی دی
" یس۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔
" باس۔ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے
ان کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپس بھی موجود ہیں اور وہ ان
پہاڑی اور اردگرد کا جائزہ لے رہے ہیں۔ لیکن ان کے بیٹھنے
سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شاید کافی دیر تک وہاں بیٹھنے کا ارادہ رکھ
اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" کیا کوئی راستہ ہے کہ میرے آدمی ان کے عقب سے ان
سکیں۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔
" راستہ تو نہیں ہے باس۔ لیکن پہاڑی پر چڑھ کر پھر نیچے

پہاڑی تک پہنچا جا سکتا ہے جس پہاڑی پر یہ لوگ موجود ہیں اوور"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں چیک کرتے رہو۔ پھر جیسے ہی وہ
ات میں آئیں تم نے فوراً مجھے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"...... رام
نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"یہ لوگ وہاں بیٹھ کیوں گئے ہیں۔ کیا انہیں کوئی شک پڑ گیا
شاگل نے کہا۔
"ہو سکتا ہے یہ لوگ تھک گئے ہوں۔ وہ مسلسل چلتے رہے ہیں۔
اس لئے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے رک گئے ہوں"...... رام
نے کہا۔
"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں کوئی شک پڑ گیا ہے اور اب وہ
منصوبہ سوچ رہے ہوں گے"...... شاگل نے کہا۔
"وہ کچھ بھی سوچ لیں باس۔ لیکن اب وہ زندہ بچ کر نہیں جا
رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
یہ ترام پہاڑی پر چڑھیں گے کیسے۔ یہ بات میری سمجھ میں
...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل نے کہا۔
سکتا ہے ان کے پاس ایسی پہاڑیوں پر چڑھنے کا کوئی خصوصی
بہرحال جو کچھ بھی ہے کچھ دیر بعد سامنے آجائے گا"...... رام
نے کہا۔
تمہیں اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی راٹھور

کی الیکٹرانک آئی کی رینج میں آگئے ہیں تو تم اپنے آدمی دوسری ا
نہیں بھیج سکتے تھے پھر وہ کہاں بھاگ سکتے تھے"...... شاگل نے ا
غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اس طرح یہ لوگ فرار ہو سکتے تھے جبکہ میں انہ
صورت ہلاک کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ ان کی لاشیں پرائم منسٹر
سامنے رکھ کر انہیں بتا سکیں کہ آپ ہی یہ کارنامہ سرانجام دے
ہیں"...... رام چندر نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل

"گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ گڈ"...... شاگل نے کہا اور را
بے اختیار مسکرا دیا۔

ران نائٹ ٹیلی سکوپ سے مسلسل تمام پہاڑی کا جائزہ لینے میں
۔ تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔

"۔ اوہ۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے
ے اختیار چونک پڑے۔

یک کیا جا رہا ہے۔ کیسے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو۔ وہ سامنے پہاڑی پر میں نے کسی کو حرکت کرتے دیکھا
عمران نے ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو
نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا کر اس پہاڑی کی طرف غور
نا شروع کر دیا۔

"۔ ہاں۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ وہ ایک چٹان کے
نکل کر دوسری چٹان کے پیچھے گیا ہے۔ بالکل عمران صاحب
لح افراد موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری اس طرف سے آمد کا علم
ہے۔ ورنہ یہ آف سائیڈ ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ یہ مادام ریکھا کے آدمی ہوں"...... صفدر نے
"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہیں"...... عمران نے
اس کے ساتھ ہی اس نے خود صفدر کا بیگ اٹھایا اس کی زپ
پھر اندر سے اس نے ٹرانسمیٹر نکالا جس پر باقاعدہ ڈائل بنا
عمران نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور
دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"
نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"یس۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول
اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے شاگل کی آواز سنائی دی
جس کی نظریں ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں بے اختیار
دیا۔
"صدر صاحب سے بات کریں۔ اوور"...... عمران نے کہا
"یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں سر۔ اوور"......
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران
"سر مشن ابھی مکمل نہیں ہوا۔ لیکن شاید صبح تک مکمل
اوور"...... شاگل نے جواب دیا۔

"تم کیا گول مول اور مبہم سی بات کر رہے ہو۔ کیا یہی رپورٹ
ہے۔ اوور"...... عمران کے لہجے میں غصہ تھا۔
"وہ۔ وہ سر۔ میں اس لئے تفصیل نہیں بتا رہا تھا سر کہ ٹرانسمیٹر
بھی ہو سکتی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے ٹریس
اب اور اب جلد ہی ہم انہیں کور کر لیں گے سر۔ اوور"...... شاگل
واب دیا۔
س قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل کرو۔ مادام ریکھا کی کیا
ن ہے۔ اوور"...... عمران نے جان بوجھ کر پوچھا۔
سر۔ اس کی ٹیم تو واپس چلی گئی ہے لیکن وہ خود اپنے دس
وں سمیت یہاں موجود ہے لیکن میری اس سے بات ہو چکی ہے۔
ن میں مداخلت نہیں کرے گی تاکہ ہم مشن کامیابی سے مکمل کر
۔ اوور"...... شاگل نے جواب دیا۔
اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
شاگل یہاں سے سو گز کے دائرے میں موجود ہے"...... عمران
اتو صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ
اس مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر کی کارکردگی جانتے تھے۔ ڈائل
تھی دونوں ٹرانسمیٹرز کے درمیان سو گز کا فاصلہ ظاہر کیا تھا۔
اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ آدمی ریکھا کے نہیں بلکہ
کے ہیں جبکہ یہاں تو ریکھا کے آدمی موجود ہونے چاہئیں"......
نے کہا۔

"تم نے شاگل کی بات سنی نہیں کہ اس کی ریکھا سے بات
ہے۔ وہ مشن میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ
اور اس کے آدمیوں کو شاگل نے یا تو گرفتار کر لیا ہے یا انہیں
ہوش کر دیا گیا ہے۔ میں ریکھا کی نفسیات سے بھی واقف ہوں
ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ یہاں موجود ہو اور شاگل سے اس انداز
مفاہمت کر لے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جیسے ہی ہم اس پہاڑی سے دوسری
اترے ہم پر فائر کھول دیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات یقینی ہے اور یہ بات بھی طے ہو گئی
ہمارا یہ سفر یا ہماری موجودگی کا شاگل کو باقاعدہ علم ہے۔ ہو
کہ انہوں نے یا فوج نے کہیں اونچی جگہ پر الیکٹرونک آئی نصب
ہو اور چونکہ اس علاقے میں ہم صرف چار آدمی نقل و حرکت
ہیں اس لئے انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے"...... عمران نے
صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرا
آئے۔

"پھر تو ہم لامحالہ خطرے میں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جب تک ہم دوسری طرف نہیں اتر
شاگل کے آدمی فائر نہیں کھولیں گے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ا
اپنے آدمی ہماری پشت پر موجود علاقے میں پھیلا رکھے ہوں تا
عقب سے بھی کور کیا جا سکے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں

میں کئی گھنٹے بہرحال لگ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے
نے کہا۔

"کیوں نہ نیچے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے"۔
نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کھلا پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں گیس اثر نہیں کرے
گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ بیس کیمپ تو ایک لاینحل سا مسئلہ
بن گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے مخالف
بہرحال ذہن رکھتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ سارا کام اس رام
کا ہے۔ شاگل تو تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے۔ اصل
مسئلہ نیچے جانا نہیں ہے۔ اصل مسئلہ بیس کیمپ میں داخل ہونا اور
اس سے صادق چکاری کو نکالنا اور اسے صحیح سلامت مشکبار پہنچانا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"اس الیکٹرونک آئی والا مسئلہ غلط ہو گیا ہے۔ اب ہم جس طرف
کریں گے اس کی رپورٹ شاگل تک یا اس کے آدمیوں
تک پہنچ جائے گی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ اسلحہ اٹھاؤ اور نیچے اتر جاؤ۔ جو ہو گا دیکھا جائے
گا"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ نجانے ان کی یہاں کتنی تعداد موجود ہو اور وہ کہاں کہاں
موجود ہوں ۔ میرا خیال ہے ہمیں واپس جانا چاہئے اور کسی اور طرف
سے براہ راست اس بیس کیمپ کے ہیلی پیڈ پر پہنچا جائے"...... صفدر
نے کہا۔

"نہیں ۔ صادق چکاری سے اگر انہوں نے سب کچھ پوچھ لیا تو ا
اسے ہلاک کر دیں گے ۔ ابھی تو پرائم منسٹر کی وجہ سے ہمیں کچھ وقفہ
مل گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کوئی پلان سوچیں ۔ آخر یہ مشن کس طرح مکمل ہوگا"
صفدر نے کہا۔

"اگر ہمیں شاگل اور اس کے ساتھیوں کا محل وقوع معلوم
جائے تو ہم ان پر حملہ کر کے انہیں قابو میں کر سکتے ہیں اور پھر شاگل
آواز میں اس کے سارے آدمیوں کو کور کیا جا سکتا ہے"...... خاموش
بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو قریب ہی موجود ہیں لیکن مسئلہ اس الیکٹرونک آئی کا ۔
بہرحال اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم شاگل کو گرفتاری د
کر دیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے ۔

"وہ تو ہمیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دے گا"...... صفدر نے ک

"اس کا بندوبست کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا فائدہ"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب نے واقعی درست سوچا ہے ۔ ہم موجودہ پوا

ں چاروں طرف سے بلاکڈ ہو چکے ہیں جبکہ شاگل کو گرفتاری دینے
ے بعد ہم کسی بھی طرح جدوجہد کر کے انہیں قابو میں کر سکتے ہیں"......
پٹن شکیل نے کہا۔

"سوچ لیں ۔ ایسا نہ ہو کہ الٹی آنتیں گلے پڑ جائیں"...... صفدر نے
ہا لیکن عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر
یا ۔ اس پر شاگل کی پرسنل فریکونسی پہلے ہی ایڈجسٹ تھی ۔ اس لئے
وبارہ اسے ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی ۔

"ہیلو ہیلو ۔ علی عمران کالنگ شاگل ۔ اوور"...... عمران نے اس بار
صل آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ شاگل بول رہا ہوں ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی آواز
نائی دی ۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی ۔

"شاگل مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت اس پہاڑی کی
دوسری طرف موجود ہو اور ہمارے پاس ایسے ہتھیار موجود ہیں کہ ہم
یہاں بیٹھے بیٹھے نہ صرف تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتے
ہیں بلکہ ہم تمام پہاڑی کو بھی اڑا سکتے ہیں ۔ اگر تمہیں جدید ترین سپر
ڈائنامیٹ میزائل کیپسول کے بارے میں علم ہو تو وہ ہمارے
پاس موجود ہیں اور پہاڑی اس کی رینج میں ہے ۔ لیکن میں نے محسوس
کیا ہے کہ یہ سب کچھ کر لینے کے باوجود ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں
ہو سکتے ۔ اس طرح صادق چکاری بھی ہلاک ہو جائے گا ۔ اس لئے میں
نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جاؤں اور

صادق چکاری کا خیال ذہن سے نکال دوں کیونکہ کوئی بھی آدمی
بھی خطے کی آزادی کی تحریک کے لئے ناگزیر نہیں ہوا کرتا۔ اگر
صادق چکاری اگر ہلاک ہو گیا تو سینکڑوں صادق چکاری پیدا ہو جا
گے۔اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے مجھے کیوں کال کی ہے۔جو تم چاہتے ہو کرتے ر
جو ہم سے ہو سکے گا ہم کرتے رہیں گے۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"تو پھر تمہاری رائے یہی ہے کہ ہم تمام پہاڑی اڑا دیں تاکہ صا
چکاری کے ساتھ ساتھ تمہارا بیس کیمپ جس میں انتہائی زبرد
ایٹمی تحقیقات ہو رہی ہیں تباہ ہو جائے۔اوکے۔اگر تم یہی چاہت
تو ایسے ہی سہی۔لیکن سوچ لو۔بعد میں جب کافرستان کے صد
معلوم ہو گا کہ تمہاری حماقت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو پھر مجھ
کوئی شکوہ نہ کرنا۔اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو تم چاہتے کیا ہو۔کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں
تمہارے ساتھیوں کو بینڈ باجوں کے ساتھ چھوڑ کر آؤں۔اوو
شاگل نے بری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔اب اتنی بات تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم اتنے ا
القلب نہیں ہو سکتے۔میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم ہماری و
میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرو گے۔اب جواب ہاں یا ناں میں دو
تم نے ہاں میں جواب دیا تو بات آگے بڑھے گی ورنہ میں تمام پہاڑی
دوں گا اور اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔اوور"...... عمران نے

تو دوسری طرف سے کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو عمران سنو۔اگر تم واقعی واپسی میں سنجیدہ ہو تو پھر تم اپنے
ساتھیوں سمیت اپنے آپ کو ہمارے سامنے سرنڈر کر دو۔میرا وعدہ کہ
تمہیں صحیح سلامت پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا۔اوور"...... شاگل نے کہا تو
عمران سمجھ گیا کہ شاگل نے یہ بات کسی سے مشورہ کر کے کہی ہے۔

"لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم ہمیں گرفتار کر کے گولیوں
سے نہ اڑا دو گے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔اوور"...... شاگل نے
کہا۔

"اوکے۔پھر سنو۔میرے تین ساتھی تمہارے پاس آ رہے ہیں جبکہ
میں یہاں پہاڑی کو نشانہ بنائے اس وقت تک موجود رہوں گا جب
تک میرے تینوں ساتھی مجھے تمہارے رویہ کی رپورٹ نہیں دے
دیتے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔بھیج دو انہیں۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"تم کہاں موجود ہو۔اپنی پوزیشن بتاؤ اور سنو۔اگر تم نے اپنے وہ
آدمی جو سامنے پہاڑی پر موجود ہیں کو بلایا یا انہیں کوئی حکم دیا تو پلک
جھپکنے میں تمام پہاڑی صفحہ ہستی سے غائب ہو جائے گی۔اوور"۔
عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسے تم کہہ رہے ہو۔ویسے ہی ہو گا۔تم جہاں
موجود ہو اس سے دائیں ہاتھ پر جو چھوٹی پہاڑی ہے میں اس کی دوسری

طرف نیچے وادی میں موجود ہوں۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ساتھ میرا نائب رام چندر اور دو مسلح محافظ ہیں اوور"
شاگل نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔پھر واقعی تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔مجھے یقین ہے
تم اس پر عمل کرو گے۔میرے ساتھی نہتے آئیں گے تا کہ تم ان پر
کا الزام لگا کر انہیں ہلاک نہ کر سکو اور مجھے یقین ہے کہ تم کافرستا
کے لئے نقصان کا باعث نہیں بنو گے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا۔اوور"...... شاگل
کہا۔اس کے لہجے میں مسرت کی جھلکی نمایاں تھی اور عمران ا
مسرت کی وجہ سمجھتا تھا کہ وہ زندگی میں پہلی بار پاکیشیا سیکرٹ سرو
کو گرفتار کرنے کا تصور کر کے ہی خوش ہو رہا تھا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر د

"اب باقی کام تم نے کرنا ہے۔لیکن خیال رکھنا کہ شاگل کو ہلا
نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی وہاں فائرنگ ہونی چاہئے۔اسلحہ بھی سا
لے جاؤ ورنہ وہ احمق واقعی فائر کھول دے گا۔جاؤ"...... عمران نے

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔آپ نے واقعی انتہا درجے کی ذہا
سے کام لیا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہو
انہوں نے جیبوں میں موجود اسلحہ نکال کر وہیں رکھ دیا اور اس
وہ تیزی سے دائیں طرف کو بڑھنے لگے۔

"اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو تا کہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے"...
عمران نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر دائیں
طرف سے وہ نیچے اتر کر اس پہاڑی پر چڑھنے لگے جس کی دوسری طرف
شاگل موجود تھا۔چوٹی پر پہنچ کر انہوں نے اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لئے
اور پھر وہ پہاڑی سے دوسری طرف اترتے ہوئے عمران کی نظروں سے
غائب ہو گئے اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ
بظاہر اس نے اپنے تینوں ساتھیوں کو صریحاً اور یقینی موت کے حوالے
کر دیا تھا۔کیونکہ شاگل کے کسی وعدے کا کوئی اعتبار نہ تھا لیکن جس
بند گلی میں وہ پھنس کر رہ گئے تھے اس سے نکلنے کا اور کوئی طریقہ ہی باقی
نہ رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی بے پناہ صلاحیتوں کے
مالک ہیں اور پھر شاگل کے ذہن میں تمام پہاڑی کی تباہی کا خدشہ
بہر حال موجود تھا اس لئے عمران کسی حد تک مطمئن تھا۔

شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو اس کا چہرہ اندھیرے میں
جگمگانے لگا تھا۔
" یہ ہوئی ناں بات ۔ اب میں انہیں پاکیشیا کی بجائے قبر
پہنچاؤں گا"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" چیف ۔ یہ ہمارے لئے کوئی ٹریپ نہ ہو"...... ساتھ کھڑے
چندر نے جھجکتے ہوئے کہا۔
" کیا کہہ رہے ہو احمق آدمی ۔ یہ ہمارے لئے کیسے ٹریپ ہو
ہے ۔ وہ ہمارے پاس بغیر کسی اسلحے کے آرہے ہیں اور وہ اپنی شکست
تسلیم کر کے آرہے ہیں ۔ اس میں کیا ٹریپ ہو سکتا ہے"...... شا
نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" چیف ۔ یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں ۔ اس لئے ہمیں ا
اعتماد نہیں کرنا چاہئے"...... رام چندر نے کہا۔

" تو میں کب اعتماد کر رہا ہوں ۔ ایک بار وہ عمران ہاتھ تو آجائے ۔
دیکھنا کہ میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"...... شاگل نے کہا۔
" ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہمیں اپنے چند آدمیوں کو سائیڈ پر بٹھا
جانا چاہئے"...... رام چندر نے کہا۔
" ہمارے پاس دو مسلح آدمی موجود ہیں جبکہ تمہارے پاس اور
ہارے پاس بھی اسلحہ ہے اور وہ نہتے ہوں گے ۔ کیونکہ مجھے معلوم
کہ عمران غلط بیانی نہیں کرتا"...... شاگل نے کہا تو رام چندر ایک
یل سانس لے کر رہ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں اوپر پہاڑی سے
آدمی سروں پر ہاتھ رکھے نیچے اترتے ہوئے نظر آنے لگ گئے۔
" دیکھا تم نے ۔ وہ سروں پر ہاتھ رکھے آرہے ہیں اور سنو ۔ اب تم
پہلے ان کی تلاشی لینی ہے اور اس وقت تک کوئی حرکت نہیں
نی جب تک یہ عمران یہاں نہ آجائے"...... شاگل نے کہا۔
" یس چیف"...... رام چندر نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر
یش اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس کی نظریں ان تینوں پر
ہوئی تھیں ۔ اسی لمحے اس کی جیب میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو
نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
" ہیلو ہیلو ۔ راٹھور کالنگ ۔ اوور"...... راٹھور کی آواز سنائی دی ۔
" یس رام چندر بول رہا ہوں ۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔
" باس ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے تین افراد سائیڈ پر جا
ہاڑی سے نیچے اتر رہے ہیں ۔ انہوں نے سروں پر ہاتھ رکھے ہوئے

ہیں اور باس ۔ انہوں نے جیبوں سے اسلحہ وغیرہ نکال کر وہیں رکھ
تھا اور پہلے جو بیگ ان کی پشت پر لدے ہوئے تھے وہ بھی وہ وہیں
کر آرہے ہیں جبکہ ایک آدمی وہیں موجود ہے ۔ اوور "..... رامچندر
کہا ۔

" جو وہاں رہ گیا ہے اس کا نام عمران ہے ۔ تم اسے نظر میں رکھو
ہماری اس سے بات ہوئی ہے ۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت سرنڈر کر
ہے ۔ لیکن تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے ۔ اوور اینڈ آل "...
چندر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال
تھوڑی ہی دیر بعد وہ تینوں نیچے اتر کر ان کی طرف بڑھنے لگے ۔

" خبردار ۔ وہیں رک جاؤ ۔ پہلے میرا آدمی تم تینوں کی تلاشی
گا "..... شاگل نے جو ایک چٹان کے پیچھے اپنے ساتھیوں سمیت م
تھا چیختے ہوئے کہا ۔

" بے شک لے لو تلاشی ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے " ۔ ا
آواز سنائی دی ۔

" جاؤ رام چندر ۔ ان کی تلاشی لو ۔ تم زیادہ بہتر انداز میں تلاشی
سکتے ہو ۔ ہو سکتا ہے انہوں نے کسی جیب میں اسلحہ رکھا ہوا
شاگل نے رام چندر سے کہا تو رام چندر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور چٹان
پیچھے سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا ۔ پھر وہ ان کی پشت
پہنچ گیا اور اس نے واقعی انتہائی مہارت سے باری باری ان تینو
مکمل اور ماہرانہ انداز میں تلاشی لینی شروع کر دی ۔ شاگل کی نظریں

جمی ہوئی تھیں ۔

" یہ کلیئر ہیں چیف "..... رام چندر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا ۔

" او کے ۔ اب تم آسکتے ہو اور بے شک ہاتھ بھی نیچے کر لو اور رام
چندر ۔ تم ان کے پیچھے رہو گے اور پوری طرح ہوشیار رہنا "..... شاگل
نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس
کے ساتھ ہی اس کے پیچھے موجود دو مسلح افراد بھی اٹھ کر کھڑے ہو
گئے ۔ شاگل کی تیز نظریں آنے والے تینوں پر جمی ہوئی تھیں ۔

" تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے "..... شاگل نے کہا ۔

" ہاں ۔ ہم میک اپ میں ہیں لیکن آپ ہمیں ہمارے قد و قامت
سے پہچان سکتے ہیں ۔ آخر بے شمار بار ہمارا اور آپ کا ٹکراؤ ہو چکا
ہے "..... ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" کیا نام ہے تمہارا "..... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ
قد و قامت سے بہرحال وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے ہی آدمی ہیں ۔

" میرا نام صفدر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں تنویر اور کیپٹن
شکیل "..... آنے والے نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا ۔

" تم نے کیا سوچ کر سرنڈر کیا ہے ۔ کس منصوبے کے تحت ۔ تم
لوگوں نے آج تک تو پہلے کبھی اس طرح سرنڈر نہیں کیا "..... شاگل
نے کہا ۔

"اس بار ہم بند گلی میں پھنس گئے ہیں۔ اب دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں اور صادق چکاری کو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ دوسرا راستہ یہ کہ ہم اس سالم ترام پہاڑی کو ہی اڑا دیں اور عمران صاحب نے واپسی کا فیصلہ کیا ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ تم مجھے شاید احمق سمجھتے ہو۔ لیکن میں احمق نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر عمران کے پاس ایسا اسلحہ ہوتا کہ جس سے وہ اتنی بڑی پہاڑی تباہ کر سکتا تو یقیناً وہ ایسا کر گزرتا اس طرح اسے دو فائدے ہوتے۔ ایک تو یہ کہ کافرستان کو بے پناہ نقصان پہنچ سکتا اور دوسرا یہ کہ وہ صادق چکاری بھی ہلاک ہو جاتا۔ اس طرح جو کچھ ہم صادق چکاری سے معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ معلوم نہ کر سکتے۔ تم چونکہ چاروں طرف سے پھنس چکے تھے اس لئے تم نے یہ گیم کھیلی ہے کہ یہاں آکر تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دو اور پھر عمران میری آواز میں باقی آدمیوں کو بلا کر ہلاک کر دے اور اس کے بعد تم لوگ اطمینان سے بیس کیمپ میں داخل ہو جاؤ۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں"۔۔۔ شاگل نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ ان تینوں کے پیچھے کھڑے ہوئے رام چندر کے چہرے پر بھی شاگل نے حیرت کے نمایاں تاثرات دیکھے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مسٹر شاگل۔ یہاں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کے مسلح ساتھی بھی موجود ہیں اور ان کی موجودگی میں

ب اگر ہم یہ پلان بناتے تو یہ ہماری حماقت ہوتی"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا اور اس کے ساتھی تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس لئے وہ ے لئے کیا خطرہ بن سکتے ہیں"۔۔۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا ہم واپس چلے جائیں یا ترام پہاڑی واقعی ل جائے"۔۔۔ صفدر نے اس بار قدرے جھلاتے ہوئے لہجے میں

"تم یہاں سرنڈر کرنے آئے ہو۔ اس لئے تمہارے ہاتھوں میں یاں ڈالی جائیں گی اور پھر عمران کو تم نے یہاں بلانا ہے۔ اگر تم سرنڈر کر لیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں بحفاظت پاکیشیا پہنچا دیا گا"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب ہم نے سرنڈر ہے تو پھر جو تم چاہو وہی ہوگا"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے

"اپنے ہاتھ عقب میں کر لو"۔۔۔ شاگل نے کہا تو صفدر نے ں ہاتھ اپنے عقب میں کر لئے۔ اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہی نوں ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے ہاتھ پیچھے کر لئے۔

"رام چندر۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دو"۔۔۔ نے کہا۔

"یس چیف"..... ان کے پیچھے کھڑے رام چندر نے کہا اور
نے اپنی بیلٹ سے لٹکی ہوئی کلپ ہتھکڑیاں اتار کر ایک ایک
ان تینوں کے ہاتھوں میں ڈال دیں تو شاگل نے بے اختیار ایک
سانس لیا۔ اس کے دل میں واقعی مسرت کا طوفان سا امڈ آیا تھا
یہ واقعی اس کی زندگی کا پہلا واقعہ تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سرو
ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالنے میں کامیاب ہوا تھا۔ لیکن اس نے ا
مسرت کو بڑی مشکل سے دبا لیا کیونکہ ابھی عمران کا مرحلہ باقی
شاگل کے نقطہ نظر سے یہ سب سے کٹھن مرحلہ تھا کہ اس شا
ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر وہ اسے بے بس کر سکے اور پھر شا
زندگی کی سب سے بڑی حسرت بھی تھی۔ اس نے جیب سے
نکالا۔
"عمران کی فریکونسی کیا ہے"..... شاگل نے صفدر سے پو
"اس کی موجودہ سپیشل فریکونسی ہی بتائی جا سکتی ہے"...
نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔
"موجودہ اور سپیشل کا کیا مطلب۔ کیا یہ اس کی ذاتی
نہیں ہے"..... شاگل نے حیران ہو کر کہا۔
"نہیں۔ اس کے پاس جو خصوصی ساخت کا ٹرانس
سپیشل ساخت کا ہے جس پر ہنگامی طور پر کوئی بھی فریکونسی
کی جا سکتی ہے"..... صفدر نے کہا اور شاگل نے اثبات میں
اور پھر صفدر کی بتائی ہوئی فریکونسی ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کر

فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"..... شاگل نے بار بار کال دیتے
ہوئے کہا۔
"یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... عمران کی آواز ٹرانسمیٹر
سے سنائی دی۔
"تمہارے تینوں ساتھی یہاں پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے سرنڈر کر
دیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں یہ تمہاری کوئی چال نہ
ہو۔ اس لئے میں نے ان تینوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا دی ہیں
لیکن یہ سب کچھ زبردستی نہیں ہوا بلکہ تمہارے ساتھیوں نے ایسا اپنی
مرضی سے کیا ہے۔ اوور"..... شاگل نے کہا۔
"میری بات میرے ساتھیوں سے کراؤ۔ اوور"..... دوسری طرف
سے عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر صفدر کے
منہ کے قریب کیا اور بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ شاگل اور اس کے
آدمیوں کا رویہ درست ہے۔ شاگل صاحب نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ
کوئی ہماری چال ہے اس لئے ہم نے ان کی تسلی کے لئے ہتھکڑیاں
پہنوا کر لی ہیں۔ اوور"..... صفدر نے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جب سرنڈر کر ہی دیا تو پھر نخرہ کیا کرنا۔ میں
آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"رام چندر۔ ان تینوں کو ادھر چٹان کے ساتھ کھڑا کر دو۔
اب اس عمران کا استقبال کرنا ہے اور وہ انتہائی خطرناک آد
اس لئے ہم سب اس وقت تک پوری طرح ہوشیار رہیں گے ج
وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو ہمارے سامنے سرنڈر نہ کر دے"
نے کہا۔

"یس چیف".... رام چندر نے کہا اور پھر رام چندر نے
اس کے ساتھیوں کو ایک طرف چٹان کے ساتھ کھڑا کر
تینوں کی پشت چٹان کی طرف تھی۔ جبکہ شاگل ایک طرف
اس کے ساتھ دو مسلح آدمی تھے اور رام چندر دوسری طرف مو
رام چندر بھی خالی ہاتھ تھا۔ اسی لمحے رام چندر کی جیب سے سی
سنائی دی تو اس نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس
پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سورن رام بول رہا ہوں۔ اوور".... ایک آو
دی۔

"یس۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور".... رام چندر نے کہا۔

"باس۔ پہلے تین آدمی سروں پر ہاتھ رکھے نیچے اترے لیکن
آپ کی طرف سے کوئی کاشن نہ ملا تھا اس لئے ہم خاموش رہے
ایک اور آدمی نیچے اترنے والا ہے لیکن اس کے ہاتھ سر پر نہیں
اس نے دونوں ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے بیگ پکڑے ہوئے
ایک بیگ اس کے کاندھے سے بھی لٹک رہا ہے۔ اس لئے

اب لوکال کیا ہے۔ اوور".... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو سورن رام۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں لیکن انہوں نے
اپنے آپ کو چیف کے سامنے سرنڈر کر دیا ہے۔ اس لئے اب تم نے
اس وقت تک کوئی ایکشن نہیں لینا۔ جب تک واضح طور پر تمہیں
کوئی حکم نہ دیا جائے۔ اوور اینڈ آل".... رام چندر نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا لیکن بٹن آف کرتے ہی ٹرانسمیٹر سے
ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو رام چندر نے دوبارہ بٹن آن کر
دیا۔

"ہیلو۔ راٹھور کالنگ۔ اوور".... ایک اور آواز سنائی دی۔

"یس۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور".... رام چندر نے کہا۔

"باس۔ چوٹی پر موجود آخری آدمی بیگ اٹھائے اسی راستے سے نیچے
آنے والا ہے جس راستے سے پہلے تین آدمی اترے تھے۔ اوور".... راٹھور
نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے سنو۔ اب انہوں نے چیف کے سامنے اپنے
آپ کو سرنڈر کر دیا ہے اس لئے اب کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں
ہے۔ تم چیکنگ آف کر دو۔ اوور اینڈ آل".... رام چندر نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں
ڈال لیا۔ اب دور سے عمران نیچے اترتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔
اس نے واقعی ایک بیگ کاندھے سے لٹکایا ہوا تھا جبکہ دو بیگ اس
نے دونوں ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے۔ گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ

شکائی ہوئی تھی۔

شاگل بڑی مسرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ یہ ا
عمران تھا جسے ہلاک کرنا یا گرفتار کرنا یا کم از کم شکست دینا شاگل
زندگی کی سب سے بڑی حسرت تھی اور یہی عمران اب اس کے سا
سرنڈر کرنے آ رہا تھا۔ جیسے جیسے عمران آگے بڑھ رہا تھا شاگل کا
بلیوں اچھلنے لگا تھا۔

"مسٹر شاگل۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے وعدے کا پاس کرو گے"
اچانک صفدر کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک کر اس
طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ اچانک کھڑے کھڑے تمہیں یہ بات کیسے
آ گئی"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں نے مشین
عمران کی طرف اٹھائی ہوئی ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ عمران واقعی یہی سمجھے
میری نیت میں کھوٹ ہے"۔ شاگل نے چونک کر کہا اور مڑ کر
نے اپنے دونوں مسلح ساتھیوں کو مشین گنیں کندھوں سے لٹکا
حکم دیا تو ان دونوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں کاند
سے لٹکا لیں۔

"مسٹر رام چندر۔ تم بھی جیب سے ہاتھ باہر نکال لو۔ ہمیں
ہے کہ تمہاری جیب میں اسلحہ موجود ہے"۔ اس بار صفدر۔

ے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاتھ باہر نکال لو رام چندر اور کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جس سے
ان کو کسی قسم کا شک پڑ سکے۔ جب وہ خود سرنڈر کرنے کے لئے آ رہا
تو پھر اس کی نگرانی کی ضرورت باقی نہیں رہتی"۔ شاگل نے
لے لہجے میں رام چندر سے کہا۔

"یس چیف"۔ رام چندر نے کہا اور ہاتھ جیب سے باہر نکال
اب عمران کافی نیچے اتر چکا تھا۔

"رک جاؤ اور اپنا سامان وہیں رکھ دو عمران۔ پہلے میرا آدمی تمہاری
تلاشی لے گا"۔ شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں تو خود ان بیگوں کو اٹھائے اٹھائے بری طرح
گیا ہوں۔ مجھے تو یوں لگ رہا تھا جیسے میں پرائمری سکول کا طالب
ہوں اور بستے اٹھائے ہوئے ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ آج کل
ری سکول کے بچوں کے بستے اتنے بھاری ہو چکے ہیں کہ انہیں اٹھا
سکول جاتے اور آتے ہوئے بیچاروں کی حالت تباہ ہو جاتی ہے"۔
ان نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بیگز نیچے رکھ کر کاندھے سے لٹکا
بیگ بھی اتار کر نیچے رکھتے ہوئے کہا۔

"رام چندر۔ اس کے عقب میں جاؤ اور پوری احتیاط سے تلاشی
"۔ شاگل نے رام چندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"۔ رام چندر نے کہا اور پھر وہ واقعی بڑے محتاط انداز
چکر کاٹ کر عمران کے عقب میں پہنچا۔

۔۔ ارے پشت پر تو کوئی جیب نہیں ہے۔ اس لئے سلسلہ
عمران نے کہا اور دوسرے لمحے رام چندر چیختا ہوا گھوم کر عمرا
سامنے آگیا۔ اسی لمحے شاگل نے بھی ایک لمحے کے لئے دیکھا ک
کے تینوں ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس کے اور ا
ساتھیوں کی طرف آئے اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کچھ سمجھتا
یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتا جا رہا ہے۔ اس کے حلق سے
اختیار چیخ نکلی اور پھر جیسے ہی اس کا جسم نیچے کی طرف آیا اس کے
زور دار ضرب پڑی اور شاگل کے ذہن پر جیسے یکلخت اندھیرا سا چ
مکمل اندھیرا اور اس کا ذہن جیسے اس اندھیرے میں ڈوب سا گیا

صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے چٹان کی طرف اپنی پشت ہوتے
ہی انگلیوں کی مدد سے کلپ ہتھکڑیاں کھول لی تھیں اور اب انہوں نے
انہیں ہاتھوں میں ہی سنبھال رکھا تھا۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کی
طرف دیکھا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اوپر سے
نیچے اترتا دکھائی دے رہا تھا۔ اب صفدر کے لئے دو مسئلے تھے۔ ایک تو
شاگل کے دونوں محافظ جنہوں نے مشین گنیں ہاتھوں میں اٹھائی ہوئی
تھیں اور ان مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف تھا اور وہ بے حد چوکنا
نظر آ رہے تھے۔ چونکہ شاگل اور اس کے مسلح محافظ ان سے تھوڑے
فاصلے پر تھے اس لئے صفدر سمجھتا تھا کہ حملہ کے وقت یہ تربیت یافتہ
محافظ ان پر فائر بھی کھول سکتے ہیں اور نہ صرف اس فائرنگ کی آوازیں
ان پہاڑیوں میں گونج اٹھیں گی بلکہ وہ خود یا اس کا کوئی ساتھی زخمی یا
ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ رام چندر کا ایک ہاتھ بھی اس کی

جیب میں تھا اور جیب کا ابھار بتا رہا تھا کہ اس جیب میں ریوالور موجود ہے اور صفدر نے اس لئے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوادی تھیں کہ ایک تو اسے علم تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی جب چاہیں آسانی سے یہ ہتھکڑیاں کھول سکتے ہیں۔ دوسرا جب وہ نیچے پہنچے تھے تو شاگل اور اس کے ساتھیوں کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ ان پر حملہ کر کے بغیر ہتھیاروں کے انہیں اس طرح کور نہ کر سکتے تھے کہ وہ کور بھی ہو جائیں اور فائرنگ بھی نہ ہو۔ اس لئے صفدر نے موقع ملنے کے لئے ہتھکڑیاں پہن لینے پر آمادگی ظاہر کر دی تھی۔ اب عمران نیچے آتا دکھائی دے رہا تھا جبکہ اس دوران رام چندر نے ٹرانسمیٹر پر دو کالیں وصول کی تھیں۔ ایک شاید ان کے آدمی کی طرف سے تھی جبکہ دوسری یقیناً اس چیکنگ آئی کے ذریعے انہیں چیک کرنے والے کی تھی اور رام چندر ان دونوں کو ہدایت کر چکا تھا۔ اس لئے صفدر کو اب ان دونوں کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا پھر صفدر نے شاگل کو کہہ کر اس کے مسلح ساتھیوں کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکوا دیں اور رام چندر کا ہاتھ بھی اس کی جیب سے نکلوا دیا۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ عمران کے یہاں پہنچتے ہی وہ ایکشن مکمل کر لیں گے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور آنکھیں جھپکا کر انہیں آئی کوڈ میں ان تک پیغام پہنچا دیا کہ وہ ایکشن کے لئے پوری طرح تیار رہیں۔ پھر عمران نے وہاں پہنچ کر بیگ نیچے رکھے تو شاگل نے رام چندر کو عمران کی تلاشی لینے کے لئے بھیج دیا اور صفدر کے اعصاب تن

گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب ایکشن کا وقت آگیا ہے۔ اسی لمحے عمران نے مخصوص انداز میں سر جھٹکا اور یہ تینوں اس کا ایکشن میں آنے کا مخصوص اشارہ سمجھ کر ایکشن کے لئے پوری طرح تیار ہو گئے۔ اب انہوں نے شاگل اور اس کے دو ساتھیوں کو کور کرنا تھا کیونکہ رام چندر کو عمران آسانی سے خود ہی کور کر سکتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عمران نے اچانک ذرا سا گھوم کر رام چندر کو بازو سے پکڑا اور اچھال کر اسے اپنے سامنے کر لیا۔ اسی لمحے صفدر اور اس کے ساتھیوں نے شاگل اور اس کے دونوں ساتھیوں کی طرف چھلانگیں لگا دیں پھر صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے شاگل کو اٹھا کر ہوا میں اچھالا اور پھر جیسے ہی اس کا جسم نیچے آیا۔ صفدر نے مخصوص انداز میں اس کے سینے پر تھپکی دی اور شاگل چیختا ہوا پلٹ کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ اس دوران اس نے دیکھ لیا تھا کہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے مسلح محافظوں کی گردنیں انہیں مخصوص انداز میں اچھال کر نیچے پھینکتے ہوئے توڑ دی تھیں۔ رام چندر کا بھی یہی حال ہوا تھا۔ عمران نے ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ دی تھیں۔ یہ سب کچھ واقعی چند لمحوں میں ہو گیا اور سچوئیشن بدل دی گئی تھی۔ اب وہاں تین لاشیں موجود تھیں اور شاگل بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"گڈ شو....." عمران نے کہا اور اطمینان سے آگے بڑھ آیا۔

"عمران صاحب۔ رام چندر نے ہی ٹرانسمیٹر کالیں وصول کی تھیں"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا کہا گیا تھا ان میں" ..... عمران نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے کالوں کو دوہرا دیا۔

"یہ تو اچھا ہوا۔ اب ہم اس الیکٹرونک آئی سے تو بچ گئے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاگل نے بتایا ہے کہ ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے" ..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویری گڈ ۔ پھر تو یکلخت معاملات ہماری فیور میں ہوتے جا رہے ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب ۔ آپ کا یہ اقدام میرے نزدیک بے حد رسکی تھا لیکن آپ واقعی شاگل کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ کی پلاننگ کامیاب ہو گئی ہے اور کم از کم اب ہم اس بند گلی سے تو نکل آئے ہیں" ..... صفدر نے کہا۔

"ابھی تو بند گلی کے صرف چوکیدار تک پہنچے ہیں اور ابھی اس بند گلی کا بند دروازہ کھولنا باقی ہے۔ پہلے تم اس شاگل کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے اس کے آدمیوں کی فریکونسی معلوم کر کے انہیں کور کیا جا سکے" ..... عمران نے کہا تو صفدر جس نے اپنی اتاری ہوئی ہتھکڑی کو جیب میں ڈال لیا تھا۔ جیب سے ہتھکڑی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے شاگل کو منہ کے بل کر کے اس کے دونوں بازو عقب میں کئے اور پھر ان میں ہتھکڑی ڈال دی۔

ب اسے اٹھا کر کسی چٹان کے سہارے بٹھا دو اور پھر اسے ہوش
لے آؤ اور تنویر اور کیپٹن شکیل ۔ تم دونوں اسلحہ لے کر دونوں
ف میں رہو اور چیک کرو ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے" ۔
ن نے صفدر کے ساتھ ساتھ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں کو
ت دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں مشین گنیں اٹھا کر مخالف
اں میں چلے گئے جبکہ صفدر نے بے ہوش شاگل کو اٹھا کر ایک
ے ساتھ اس طرح بٹھا دیا کہ اس کے دونوں اطراف میں بھی
تھیں۔ اس طرح وہ پھنس گیا تھا اور اسے سہارا دے کر
ھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ پھر صفدر نے اس کا ناک اور منہ
ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں
ے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے
ے

انسمیٹر جس پر رام چندر نے کالیں وصول کی تھیں وہ کہاں
مران نے صفدر سے پوچھا۔
وہ اس رام چندر کی جیب میں ہے" ..... صفدر نے کہا۔
ے آؤ" ..... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک
ہوئی رام چندر کی لاش کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے شاگل نے
ے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں
ہالی سی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔
نے کوشش کی لیکن دونوں اطراف میں پھنسے ہوئے اور

ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اس
سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں۔ ظاہر ہے وہ سینے پر چوٹ
بے ہوش ہوا تھا اس لئے ہوش میں آنے کے بعد سینے میں
بہرحال موجود تھی۔

"تم کراہ کیوں رہے ہو۔ کیا زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی
عمران نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا تو شاگل نے بے اختیار
کھڑے ہوئے عمران پر نظریں جمادیں۔ اس کا چہرہ یکلخت غصے
سے تمتما سا اٹھا۔

"تم۔ تم کمینے۔ گھٹیا آدمی۔ تم نے بدعہدی کی۔ تمہارا
اعتماد کیا لیکن تم نے"...... شاگل نے یکلخت غصے کی شدت
ہوئے کہا۔

"اس طرح چیخنے سے واقعی سینے کی تکلیف ختم ہو جائے
تمہاری اطلاع کے لئے بتادوں کہ بدعہدی تم نے کی کہ م
آدمیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دیں۔ تمہارا کیا خیال
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر
گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تو مجھے تم پر شک تھا اس لئے۔ لیکن میں
ساتھیوں کو ہلاک تو نہیں کیا تھا حالانکہ میں چاہتا تو ا
انہیں ڈھیر کر سکتا تھا"...... شاگل نے اسی طرح غصیلے

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے شاگل۔ یہ توہین تھی اگر

ایسا بھی ہوتا تو وہ تم چاروں کے لئے کافی تھا۔ بہرحال تم نے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر ایسا بدترین جرم کیا
ہے جس کی سزا موت کے علاوہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی اور تمہارا
نائب رام چندر اور تمہارے دونوں مسلح ساتھیوں کو اس کی سزا دی
بھی جا چکی ہے۔ اب تم رہ گئے ہو۔ تمہیں اس لئے فوری طور پر ہلاک
نہیں کیا گیا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تمہیں
تمہارے جرم سے آگاہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد تمہیں موت کی سزا دی
جائے"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"کیا۔ کیا۔ تم مجھے ہلاک کر دو گے"...... شاگل کو شاید پہلی بار
عمران کے لہجے کی سرد مہری سے اندازہ ہوا تھا کہ عمران واقعی ایسا کر
سکتا ہے۔

"ہاں۔ میں نے آج تک تمہیں اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ تم ہمارے
خلاف کام کرتے ہوئے اپنے ملک کی طرف سے اپنا فرض نبھاتے تھے
اور تم سیکرٹ سروس کے چیف بھی ہو لیکن اب تم نے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کی توہین کر کے پورے پاکیشیا کی توہین کی ہے اور اس
کی سزا موت ہے"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"اور تم نے جو میرے آدمی مار دیئے ہیں اور میرے ہاتھوں میں
ہتھکڑیاں ڈال دی ہیں۔ کیا یہ کافرستان کی توہین نہیں ہے اور
کافرستان پاکیشیا سے بہرحال بڑا ملک ہے"...... شاگل نے یکلخت کہا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ بہرحال تم نے یہ جواز پیش کر کے اپنی زندگی تو بچا لی
ہے لیکن تمہیں اس توہین کا بدلہ دینا ہوگا جو تم نے اپنے آدمیوں کے
سامنے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال
کر کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ساتھی یہاں قریب ہی ایک
پہاڑی پر موجود ہیں جن کے لیڈر کا نام سورن رام ہے۔ میں نے انہیں
حرکت کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے ہمیں تمہارے پاس آنا پڑا
اب تم اس سورن رام کی فریکونسی بتا دو تاکہ میں اسے بتا سکوں کہ ان
کا چیف شاگل ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوائے ان کے پاس پہنچ رہا ہے
اس طرح تمہارے آدمی تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ لیں گے
اور توہین کا بدلہ بھی اتر جائے گا"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے
کہا تو شاگل کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی اور اس نے جلد
سے فریکونسی بتا دی۔ عمران اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک
دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ شاگل کیا سوچ رہا ہے اور اس نے کیوں اس قدر
جلد فریکونسی بتا دی ہے۔ شاگل نے سوچا تھا کہ سورن رام کو جب
عمران کال کرے گا تو لامحالہ وہ سمجھ جائے گا کہ میں اس کی قید میں
ہوں اور پھر وہ اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔

"صفدر۔ شاگل کا ٹرانسمیٹر اس کی جیب میں ہوگا۔ وہ نکال کر مجھے
دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا باکس نما ٹرانسمیٹر
جو اس نے رام چندر کی جیب سے نکالا تھا۔ عمران کے ہاتھوں میں دے
دیا اور خود وہ شاگل کی طرف بڑھ گیا۔ عمران غور سے اس مخصوص

ساخت کے ٹرانسمیٹر کو دیکھنے لگا۔ ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ
ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"اوہ۔ اس کا منہ بند کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سورن رام کی کال
ہو"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا جبکہ صفدر
نے جو جھک کر شاگل کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکال رہا تھا۔ اس کے منہ پر
ہاتھ رکھ کر اسے بند کر دیا۔

"ہیلو ہیلو سورن رام کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی اور
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے شاگل کی آواز اور
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ چیف آپ۔ میں سمجھا باس بات کرے گا۔ میں نے اس لئے
کال کی ہے چیف کہ اشوک نے دوربین کی مدد سے آپ کی پہاڑی پر
ایک اجنبی کو مشین گن تھامے ایک چٹان کی اوٹ میں جاتے ہوئے
دیکھا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ معاملات گڑبڑ ہو گئے ہوں گے میں
نے اسے بہت سمجھایا کہ جہاں چیف اور باس دونوں موجود ہوں وہاں
کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے لیکن وہ نہیں مان رہا تھا اس لئے مجھے مجبوراً کال
کرنی پڑی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں پہلے رام چندر نے بتایا نہیں تھا کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کے ساتھ معاملات طے ہو گئے ہیں پھر کیسا خطرہ نانسنس۔
کیا اس اشوک کا خیال ہے کہ میں احمق ہوں نانسنس۔ اوور"۔ عمران

نے شاگل کے انداز میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ اوور"...... سورن رام کی سہمی ہوئی
سنائی دی۔

"سنو۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے تمام ساتھیوں کو ساتھ لے کر
پہاڑی کے دامن میں پہنچ جاؤ۔ ہم وہیں آ رہے ہیں۔ اوور"...... ش
نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تو صفدر اپنا ہاتھ شاگل کے
سے ہٹا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر شاگل کی جیب سے نکا
تھا۔ ظاہر ہے کہ اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو ترام پہاڑی کے دامن میں کیوں ب
ہے"...... شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تمہیں وہاں اس حالت میں بھجوا کر ہم تمہارا تماشہ د
سکیں۔ بتاؤ کتنی تعداد ہے تمہارے ساتھیوں کی۔ دس ہیں کہ بار
عمران نے کہا۔

"پینتیس آدمی ہیں"...... شاگل نے جواب دیا اور عمران
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صفدر۔ اس کا خیال رکھنا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہ
تیزی سے اس طرف بڑھ گیا جدھر تنویر گیا تھا اسے معلوم تھا کہ ش
کے آدمیوں نے تنویر کو ہی چیک کیا ہوگا کیونکہ تنویر ایسے معا

میں زیادہ محتاط رہنے کا عادی نہیں تھا اور پھر اس نے تنویر کو ایک
چٹان کی اوٹ میں کھڑے دیکھ لیا۔

"تنویر"...... عمران نے کہا تو تنویر گھوم کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہیں اس چٹان کی اوٹ میں ہوتے ہوئے شاگل کے آدمیوں
نے چیک کر لیا ہے۔ انہوں نے کال کی تھی لیکن میں نے شاگل کی آواز
میں انہیں تسلی دے دی ہے اور ساتھ ہی کہہ دیا ہے کہ وہ تمام لوگ
ترام پہاڑی کے دامن میں پہنچ جائیں۔ شاگل ان کی تعداد پینتیس بتاتا
ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ کم یا زیادہ ہو لیکن بہرحال پچاس سے زیادہ نہیں
ہوں گے اور تمہارے بیگ میں بلیو ریز گن موجود ہے وہ لے لو اور
کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر اس طرح ترام پہاڑی کی طرف جاؤ کہ وہ
لوگ تمہیں چیک نہ کر سکیں۔ جب یہ سب وہاں پہنچ جائیں تو ان
سب پر بلیو ریز گن سے فائر کر دو۔ میں اس دوران شاگل سے ریکھا اور
اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کر لوں گا تاکہ انہیں بھی کور
کر لیا جائے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے اس بیس کیمپ میں داخل
ہونے کا کوئی پلان بنا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ
کام واقعی اس کے مطلب کا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

صادق چکاری کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن ماؤف سا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن صاف ہوتا چلا گیا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو ویسے ہی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا لیکن ساتھ ہی ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی مشین دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اس مشین کو پہچانتا تھا۔ لاشعور کی چیکنگ کرنے والی مشین تھی۔

"اوہ۔ کہیں انہوں نے اس مشین کے ذریعے مجھ سے سب معلوم تو نہیں کر لیا"۔۔۔ صادق چکاری نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے چٹان ایک طرف ہٹی اور یکے بعد دیگرے تین آدمی اندر داخل ہوئے۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ ویسے تم واقعی صادق چکاری ہو۔ جو تمہارے متعلق سنا تھا تم ویسے ہی ثابت ہوئے ہو"۔۔۔ سب

سے آگے آنے والے نے مسکرا کر کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اس مشین کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں۔ ویسے تم مجھے کیسے جانتے ہو"۔۔۔ صادق چکاری نے کہا۔

"تمہاری ذہانت کے قصے پوری کافرستانی فوج میں پھیلے ہوئے ہیں اور تم نے اپنی ذہانت سے اس جدید ترین مشین کو بھی ناکام کر دیا ہے۔ کرنل پرشاد کا خیال تھا کہ وہ اس جدید ترین مشین سے تمہارے ذہن سے سب کچھ ریکارڈ کر لے گا لیکن تم نے اپنے ذہن کو مکمل بلینک کر کے مشین کو بے بس کر دیا"۔۔۔ اس آدمی نے کہا جبکہ اس کے دونوں ساتھی اس مشین کو دھکیلتے ہوئے اس خلا کی طرف لے جا رہے تھے جس خلا سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔

"تمہارا کیا نام ہے"۔۔۔ صادق چکاری نے اس سے پوچھا۔

"میرا نام راما نند ہے کیپٹن راما نند۔ میں یہاں کی مشینری کا انچارج ہوں"۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے ان زنجیروں سے آزاد کر کے کسی کرسی پر بٹھا دو بے شک کرسی سے مجھے جکڑ دو تا کہ میرے پاؤں اور بازوؤں کو تو کچھ آرام مل جائے ورنہ اس حالت میں تو میرے جسم کا ریشہ ریشہ دکھنے لگا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس تکلیف کی وجہ سے ہی میں مر جاؤں"۔۔۔ صادق چکاری نے کہا۔

"تم نے دراصل فرار ہونے کی کوشش کر کے اپنا اعتماد ختم کر دیا

ہے۔ ویسے ایک بات ہے تم نے ریفریجریٹر کے بلب کے ساکٹ
اندر سکہ رکھ کر ایسی ذہانت سے کام لیا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری ذہا[نت]
کی داد دینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ تم نے پورے بیس کیمپ کا نظام پلٹ
کر رکھ دیا تھا"...... کیپٹن راما نند نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے کرسی پر جکڑ دو لیکن کم از کم
زنجیروں سے آزادی دلا دو"...... صادق چکاری نے کہا۔

"ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے کہ تم وعدہ کرو کہ اب تم فرار ہونے
کی کوشش نہیں کرو گے"...... کیپٹن راما نند نے کہا۔

"جب میں جکڑا ہوا ہوں گا تو کیسے فرار ہو جاؤں گا۔ ویسے میرا و[عدہ]
کیونکہ میں نے چیک کر لیا ہے کہ یہاں سے فرار ہونا ناممکن ہے"
صادق چکاری نے کہا۔

"اوکے۔ میں اس کا بندوبست کرتا ہوں"...... کیپٹن راما نند
کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کے باہر جاتے ہی خلا پ[ر]
گیا اور صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس
نظریں دیوار میں نصب اس ساکٹ پر جمی ہوئی تھیں جس میں ا
مشین کا تار منسلک کیا گیا تھا۔ اس کا ذہن فوری طور پر نئی منصو[بہ]
بندی کرنے میں مصروف تھا لیکن پھر اچانک اسے چھت سے کھٹا[ک]
کھٹاک کے یکے بعد دیگرے دو آوازیں سنائی دیں اور اس نے چونک
چھت کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے چھت میں کھلے ہوئے دو خا[نوں]
میں سے سرچ لائٹس نما بتیاں باہر نکلیں اور پھر گھوم کر اس انداز

ایڈجسٹ ہو گئیں کہ ان لائٹوں کا رخ دیوار کے ساتھ زنجیروں میں
جکڑے ہوئے صادق چکاری کی طرف ہی تھا اور پھر بیک وقت دونوں
جل اٹھیں اور سرخ اور نیلگوں تیز روشنی کے دو دھارے مل کر اس کے
جسم پر پڑنے لگے اور صادق چکاری کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اس
کے پورے جسم سے کسی نے یکلخت تمام توانائی نچوڑ لی ہو۔ اس کا جسم
تیزی سے ڈھلکتا چلا گیا۔ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سمجھ رہا تھا لیکن اس کا
جسم جیسے مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ سرچ لائیٹس صرف چند لمحوں کے لئے
روشن ہوئی تھیں اور وہ پھر بند ہو کر واپس خانوں میں چلی گئیں اور
کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں خانے بند ہو گئے۔
تھوڑی دیر بعد وہی سنگی خلا دوبارہ پیدا ہوا اور کیپٹن راما نند اندر داخل
ہوا۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے جن میں سے ایک نے ایک لوہے کی
کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔

"اسے دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دو"...... کیپٹن راما نند نے اپنے
آدمیوں سے کہا تو کرسی دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دی گئی۔

"اب اسے زنجیروں سے آزاد کر کے کرسی پر بٹھا کر اس کے دونوں
بازو اور دونوں ٹانگیں راڈز میں جکڑ دو"...... کیپٹن راما نند نے کہا تو
دونوں آدمی صادق چکاری کی طرف بڑھے اور پھر اسے زنجیروں سے آزاد
کر کے اس لوہے کی کرسی پر بٹھا دیا گیا اور اس کے دونوں بازو کرسی
کے راڈز میں جکڑ دیئے گئے۔ اسی طرح اس کی دونوں ٹانگیں بھی جکڑ دی
گئیں پھر کیپٹن راما نند نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور صادق

چکاری کے قریب پہنچ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا
صادق چکاری کی ناک سے لگا دیا۔ صادق چکاری کو یوں محسوس
جیسے شیشی میں سے قوت اور توانائی کسی گیس کی صورت میں نکل
اس کے جسم میں داخل ہوتی چلی جا رہی ہو۔ چند لمحوں بعد
راماتند نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس
میں ڈال لیا۔

"اب تم ٹھیک ہو چکے ہو صادق چکاری۔ میں نے تمہاری فرما
پر بڑی مشکل سے کرنل پرشاد سے اجازت حاصل کی ہے۔ بہر حال
تم پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے رہو گے لیکن ایک بات بتا دوں
یہ کمرہ مسلسل سکرین پر چیک کیا جاتا رہے گا اور تمہاری ایک
حرکت اور تمہارے منہ سے نکلنے والی آواز سب چیک ہوتی رہیں گی
تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم کسی قسم کی غلط حرکت
کرنا"۔۔۔۔ کیپٹن راماتند نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی
مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد اس کے دونوں ساتھی بھی باہر
گئے اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ صادق چکاری نے بولنے
کوشش کی تھی لیکن اس کی زبان کافی موٹی ہو گئی تھی۔ اس حا
باوجود کوشش کے بول نہ سکا تھا لیکن کچھ دیر بعد اس کی زبان خو
درست حالت میں آتی چلی گئی۔

"شکریہ کیپٹن راماتند۔ بہر حال پہلے سے کافی آسانی ہو گئی ہے"
صادق چکاری نے اونچی آواز میں کہا لیکن جب اسے اس بات کا کا

تک کوئی جواب نہ ملا تو وہ سمجھ گیا کہ کیپٹن راماتند نے اسے دانستہ
تنبیہہ کرنے کے لئے ہی ایسا کہا ہے کہ اسے چیک کیا جا رہا ہے۔ اگر
ایسا ہوتا تو وہ لازماً صادق چکاری کی بات کا جواب دیتا۔ صادق چکاری
نے یہ تو دیکھ لیا تھا کہ اس کے بازو اور ٹانگیں راڈز میں جکڑتے ہوئے
کیپٹن راماتند کے ساتھ آنے والوں نے کرسی کے عقبی پائے کی سائیڈ
پر لگے ہوئے دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کئے تھے لیکن یہ بٹن پائے
کے کافی نیچے تھے اور چونکہ صادق چکاری کے دونوں بازو اور دونوں
ٹانگیں جکڑی ہوئی تھیں اس لئے وہ کسی طرح بھی ان بٹنوں کو پریس
نہ کر سکتا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر ایک سائیڈ
کی دیوار میں موجود الماری کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ الماری
دیوار سے کافی باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ اس کا کنارہ باریک تھا یہ تقریباً
فرش سے اتنی ہی بلند تھی جتنے پائے پر لگے ہوئے بٹن۔ صادق چکاری
پاؤں کے بل اٹھا تو کرسی بھی ساتھ ہی اٹھی لیکن چونکہ صادق چکاری
چل نہ سکتا تھا اس لئے وہ مینڈک کی طرح اچھلنے لگا۔ اس طرح اچھلتے
اچھلتے بہر حال وہ الماری کی سائیڈ پر پہنچ گیا تو اس نے کرسی اس انداز
میں فرش پر رکھ دی کہ الماری کا کنارہ پائے پر موجود ان دونوں بٹنوں
سے ٹچ ہو جائے اور پھر جیسے ہی وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوا۔ اس
نے اپنے جسم کو پیچھے کی طرف جھٹکا دیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز
کے ساتھ ہی اس کے بازو اور ٹانگیں دونوں راڈز سے آزاد ہو گئیں۔
راڈز کرسی کے اندر غائب ہو چکے تھے۔ الماری کے کنارے کا دباؤ

بٹنوں پر پڑنے کی وجہ سے وہ دب گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی
چکاری اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن صرف کرسی سے رہائی تو اس کا
تھا۔ اسے تو اس جیس کیمپ سے باہر نکلنا تھا۔ اس لئے اس نے
کھولی تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ الماری کے
میں مختلف قسم کا اسلحہ بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک مشین گن
اس کا میگزین نکال کر اس میں فٹ کیا اور پھر مشین گن
کاندھے سے لٹکالی۔ اس کے بعد اس نے ایک انتہائی طاقتور
ٹائپ بم اٹھایا اور اس کی پن کھینچ کر اس نے یہ بم اس جگہ مار
دروازہ تھا۔ دوسرے لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور دروازہ
حصہ ٹوٹ کر دوسری طرف راہداری میں بکھر گیا۔ صادق چکا
بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کاندھے سے اتاری اور اچھل کر
دھماکے سے ہونے والے خلا میں سے گزر کر وہ راہداری میں پہنچ
وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ اسے معلو
سب سے آخر میں پانی کا تالاب ہے اور وہاں ایک دروازہ بھی
سیلڈ کر دیا گیا ہے لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس دروازے کو توڑ
اس نے دو انتہائی طاقتور بم اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے اور
تحاشا دوڑتا ہوا آخر کار اسی جگہ پہنچ گیا۔ جہاں جا کر راہداری
تھی البتہ اسے ایک سائیڈ پر کھلا ہوا دروازہ نظر آیا تو وہ تیزی
داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے
افراد کو پانی کے تالاب میں نہاتے ہوئے دیکھا۔ اس سے

دونوں اسے دیکھ کر چونکتے۔ صادق چکاری نے مشین گن کا ٹریگر دبا
دیا اور وہ دونوں بے اختیار چیختے ہوئے پانی کے اندر ہی جا گرے۔
صادق چکاری نے تیزی سے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس کا میکنزم
مشین گن کی مدد سے تباہ کر دیا تا کہ اسے باہر سے نہ کھولا جا سکے اور پھر
وہ سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ اسے دیوار میں موجود سیلڈ دروازہ نظر
آگیا تھا۔ اس نے جیب سے انتہائی طاقتور بم نکالا اور اس کی پن کھینچ کر
اس نے پوری قوت سے بازو گھما کر بم اس دروازے پر مار دیا۔ ایک
ہولناک دھماکہ ہوا لیکن دروازہ ویسے کا ویسا ہی موجود تھا۔ یوں لگتا تھا
جیسے اس پر بم فائر ہی نہ ہوا ہو۔ صادق چکاری نے دوسرا بم بھی مار دیا
لیکن جب دھواں چھٹا تو اس کے ہونٹ یہ دیکھ کر بے اختیار بھنچ گئے
کہ دروازے پر دوسرے بم کا بھی رتی برابر اثر نہ ہوا تھا۔ اسی لمحے اسے
چھت سے کھٹاک کی آواز سنائی دی تو صادق چکاری نے بجلی کی سی تیزی
سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ چھت کی طرف کیا اور
دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن سے نکلنے والی گولیاں
اس چھت میں کھلنے والے خانے کے اندر جا کر لگیں اور پھر دھماکے
سے پرزے نیچے گرنے لگے۔ جب صادق چکاری کو احساس ہوا کہ اب
چھت میں موجود سسٹم جس سے پہلے اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ ختم ہو
گیا ہے تو اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹالی۔

لیکن اب کیا کیا جائے۔ دروازہ تو ناقابل شکست ثابت ہوا
ہے۔ صادق چکاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی وہ بڑبڑا ہی رہا تھا

کہ اچانک چھت سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"صادق چکاری۔ تم نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر
ہیں۔ اب تمہیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا"...... یہ آواز کرنل پ
کی تھی۔

"مجھے موت سے مت ڈراؤ کرنل پرشاد۔ مسلمان موت سے
ڈرا کرتا اور یہ بھی سن لو کہ موت زندگی تمہارے ہاتھ میں
ہے"...... صادق چکاری نے چیختے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے
جب چھت میں سے اچانک گاڑھے سفید رنگ کا دھواں نکل کر
طرف پھیلنے لگا تو صادق چکاری نے جلدی سے سانس روک لیا
کب تک۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سینہ پھٹنے لگا تھا اور پھر چند لمحوں
اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے ذہن میں آ
احساس اپنی موت کا ہی ابھرا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب
کرنل پرشاد اسے کسی صورت بھی زندہ نہ چھوڑے گا لیکن اس
ذہن میں سکون اور اطمینان کی ایک لہر موجود تھی کہ وہ جدوجہد
ہوا مارا گیا ہے۔

مران ترام پہاڑی کے دامن میں اس جگہ کھڑا تھا جہاں پہلے سے
دروازے کو بند کیا گیا تھا۔ سرخ رنگ کی موٹی سی لکیر اسے
طرف سے نظر آ رہی تھی۔

اسے بم سے اڑانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور ساتھ کھڑے
صفدر کی طرف مڑ گیا۔

تمہارے بیگ میں سپیشل میگناسٹ ڈائنامیٹ موجود ہے۔ وہ
عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی
پر لدے ہوئے بیگ کو نیچے اتارا ہی تھا کہ یکلخت اس پہاڑی کی
نی طرف سے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران سمیت
ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ گو آواز ہلکی تھی لیکن صاف محسوس
ہا تھا کہ اندر انتہائی طاقت کا بم مارا گیا ہے۔ اسی لمحے دوسرا دھماکہ
ر پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ دروازہ ویسے ہی بند تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اندر سے کچھ ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں موجود شاگل کا ٹرانسمیٹر باہر نکال کر تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے شاگل کے لہجے اور انداز میں چیخ چیخ کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کرنل پرشاد کالنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل پرشاد کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس کا لہجہ سنتے ہی عمران کو اندازہ ہو گیا کہ کرنل پرشاد بے حد پریشان ہے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کرنل۔ میں اس وقت ترام پہاڑی کے دامن میں موجود ہوں اور مجھے اندر سے بم دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ کون یہ دھماکے کر رہا ہے اور کیوں۔ اوور"...... عمران نے شاگل کے انداز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ یہاں خصوصی لیبارٹری میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ یہ دھماکے ایک تجربے کے تحت ہو رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا لیکن عمران سمجھ گیا تھا کہ کرنل پرشاد بات کو چھپا گیا ہے۔

"صفدر۔ ڈائنامیٹ نکالو۔ جلدی کرو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر

انتہائی میگنا سٹ ڈائنامیٹ اس دروازے کے تقریباً درمیان میں ٹیپ کے ساتھ چپکایا اور اسے آن کر کے وہ سب انتہائی تیزی سے پیچھے ہٹ کر چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو عمران نے دیکھا کہ جہاں پہلے دروازہ تھا اب وہاں خلا سا بن گیا تھا۔ وہ تیزی سے چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھا اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران نے قریب جا کر اس خلا سے دوسری طرف جھانکا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کے درمیان میں پانی کا بڑا سا تالاب تھا۔ اس تالاب کے اندر دو لاشیں تیر رہی تھیں جبکہ ایک طرف ایک آدمی زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ صادق چکاری ہے"...... عمران نے ایک طرف پڑے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس خلا سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے تینوں ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ عمران سیدھا اس ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا۔ اس نے بے چینی سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ زندہ ہے۔ اٹھاؤ اسے اور باہر لے جاؤ۔ اٹھاؤ"...... عمران نے کہا اسی لمحے چھت سے یکلخت گاڑھے سفید رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا۔

"سانس روک لو۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف سانس روک لیا بلکہ خود ہی جھک کر اس
نے صادق چکاری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور سانس روکے
تیزی سے دوڑتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ اندر داخل
ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس خلا سے باہر آ چکے تھے۔ اس کے
ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے تھے اور باہر آ کر انہوں نے سانس لینا
شروع کر دیئے تھے۔ اب اس خلا سے دھواں باہر نکلتا نظر آ رہا تھا لیکن
ظاہر ہے باہر کھلی جگہ پر اس کا اثر ان پر نہیں ہو سکتا تھا۔

"تنویر۔ اسے اٹھاؤ اور اس غار میں لے چلو۔ جہاں ریکھا، کاشی اور
شاگل بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے کاندھے
پر لدے ہوئے صادق چکاری کو تنویر کے کاندھے پر منتقل کرتے
ہوئے کہا۔

"آپ خود کیا کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں اس بیس کیمپ کا بھی خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے
کہا اور صفدر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ اس نے جھپٹا اور پھر اسے کھول
کر اس میں سے اس نے ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور بیگ واپس
رکھ کر وہ اس خلا کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اب دھواں نکلنا بند ہو گیا
تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے رک کر اندر جھانکا اور پھر سانس روک
کر وہ ایک بار پھر اس خلا میں داخل ہو گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور پھر شیشی میں موجود محلول اس نے پانی
کے تالاب میں انڈیل دیا۔ اس کے بعد خالی شیشی لئے وہ اسی رفتار

واپس پلٹا اور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر اس خلا سے باہر آ گیا باہر صفدر
اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے پانی میں زہر ملا دیا ہے"...... صفدر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں ایسی گھٹیا حرکت کیسے کر سکتا تھا۔ میں نے پانی میں
ایک ایسا کیمیکل ملا دیا ہے جو انسانوں کے لئے تو مضر صحت نہیں ہے
لیکن یہ پانی جب مشینری میں سے گزرے گا تو مشینری مکمل طور پر
ناکارہ ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ تو بے ہوشی دور کرنے والا محلول تھا"......
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس مخصوص کیمیکل کا یہ اثر بھی ہے کہ مشینری کو
ناکارہ کر دیتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ مشینری کی سپیڈ میں
یکلخت اضافہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جل کر راکھ ہو جاتی
ہے"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے دہانے تک پہنچ گئے
جہاں ریکھا، کاشی اور شاگل تینوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ
ریکھا کے سب ساتھی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔

"اب یہاں سے واپسی کس طرح ہو گی"...... صفدر نے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ شاگل والے ٹرانسمیٹر سے سیٹی
کی آواز نکلنے لگی اور عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن

کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"..... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... عمران نے شاگل کے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کیا تم واقعی شاگل بول رہے ہو۔ اوور"..... دوسری طرف سے صدر کافرستان کی بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی اور عمران اس کے فقرے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم شاگل نہیں بلکہ عمران بول رہے ہو اور مجھے یہ رپورٹ مل چکی ہے کہ تم نے بیس کیمپ کے تالاب والے کمرے میں داخل ہو کر وہاں سے بے ہوش صادق چکاری کو بھی باہر نکال لیا ہے۔ مجھے کرنل پرشاد نے تفصیلی رپورٹ دے دی ہے۔ میں نے کال اس لئے کی ہے کہ میں تم سے پوچھ سکوں کہ شاگل کہاں ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے انتہائی تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"آخر آپ اس بات پر کیوں مصر ہیں جناب کہ میں شاگل نہیں ہوں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ کرنل پرشاد نے تمہیں اندر داخل ہو کر صادق چکاری کو باہر لے جاتے دیکھا ہے اور اب شاگل کی فریکونسی پر تم بول رہے

ہو۔ اوور"..... صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب مزید ضد کرنا بے کار ہے۔ میں عمران بول رہا ہوں اور نہ صرف شاگل بلکہ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کی نائب کاشی تینوں ہی ہمارے قبضے میں ہیں اور ہم نے صادق چکاری کو بھی زندہ باہر نکال لیا ہے اور اب ہم اس تمام پہاڑی کے اندر موجود بیس کیمپ اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اوور"..... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے صادق چکاری کو تو بیس کیمپ سے باہر نکال لیا ہے لیکن اب تم اسے زندہ واپس نہ لے جا سکو گے اور نہ خود زندہ واپس جا سکو گے۔ اوور"..... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میرا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو میری زندگی اور موت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف اور پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کی موت سے آپ کے ملک کو فرق پڑ جائے گا۔ اوور"..... عمران نے کہا لیکن دوسری طرف سے کچھ کہے بغیر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جلدی کرو۔ انہیں اٹھاؤ۔ ہم نے فوری طور پر کنڈور علاقے سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو"..... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے غار کے اندرونی طرف بڑھ گئے اور تھوڑی دیر بعد صفدر، صادق چکاری کو کاندھے پر اٹھائے جبکہ کیپٹن

شکیل شاگل کو اور تنویر ریکھا کو اٹھائے باہر آیا۔
"کیا ضرورت ہے انہیں اٹھانے کی۔ انہیں گولی کیوں نہ مار دی جائے" ...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اوہ انہیں اٹھا کر چلنا تو کافی مشکل ہوگا۔ انہیں ہوش میں لاؤ۔ جب تک شاگل اور ریکھا ہمارے ساتھ ہوگی۔ یہ لوگ ہم پر براہ راست ہاتھ نہ ڈال سکیں گے" ...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ان تینوں کو نیچے زمین پر لٹا دیا۔
"صفدر۔ تم اندر سے کاشی کو بھی اٹھا لاؤ" ...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سرہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔
"کیپٹن شکیل۔ تمہارے بیگ میں ایک نیلے رنگ کی شیشی ہے۔ وہ نکال کر مجھے دو" ...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل نے اپنی پشت پر بندھا ہوا بیگ اتارنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے صفدر، کاشی کو اٹھائے باہر آگیا اور پھر اس نے اسے بھی اس کے ساتھیوں کے ساتھ لٹایا ہی تھا کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ ایک دھماکہ ہوا اور کوئی چیز عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آکر پھٹی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر کسی معمولی سی گیند کی طرح اوپر اچھال دیا۔ اس کے کانوں میں اس کے ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن یہی آخری احساس تھا اس کے بعد اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

کرنل پرشاد ایک قد آدم مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے اور ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ کرنل پرشاد ایک ناب کو مسلسل گھمائے چلا جا رہا تھا کہ اچانک مشین میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل پرشاد نے چونک کر ایک بٹن پریس کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ ون۔ ون کالنگ۔ اوور" ...... بٹن آن ہوتے ہی مشین کی ایک سائیڈ سے صفدر کافرستان کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ کرنل پرشاد بول رہا ہوں۔ اوور" ...... کرنل پرشاد نے [illegible] اور بٹن [illegible] انتہائی [illegible] لہجے میں کہا۔
"کرنل پرشاد۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ عمران وہاں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ اس کے ساتھ شاگل اور مادام ریکھا بھی ہیں اور صادق چیکاری بھی۔ اب تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ اوور" ...... صفدر

نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ایک ایسا حربہ موجود ہے جس سے میں انہیں کیمپ سے باہر بھی یقینی طور پر ہلاک یا بے ہوش کر سکتا ہوں۔ میں صرف آپ سے یہ حکم حاصل کرنا چاہتا تھا کہ ان لوگوں میں خاص طور پر صادق چکاری کے بارے میں کیا حکم ہے۔ صادق چکاری بھی انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے اگر اسے زندہ دوبارہ اندر لایا گیا تو وہ صرف ہیں کیمپ بلکہ یہاں موجود لیبارٹری کے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے کیوں نہ اسے ان لوگوں کے ساتھ ہی ہلاک کر دیا جائے۔ اوور"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو ا شاگل اور مادام ریکھا کو ہوش میں لے آؤ جبکہ صادق چکاری کو زن حالت میں واپس لے آؤ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے پھر اکیلا صادق چکاری کچھ نہ کر سکے گا لیکن خیال رکھنا یہ لوگ حد در خطرناک ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور اب میں ان ا ٹائپ سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں بچ کر جا سکیں گے۔ اوور"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"انہیں ہلاک کرنے کے بعد شاگل کی مجھ سے بات کرانا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی تو کرنل پرشاد نے مشین کا بٹن آف کیا اور ایک بار پھر ناب کو گھمانا شروع

دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھائے اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی مشین کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر پہاڑی چٹانیں نظر آ رہی تھیں۔ کرنل پرشاد نے سکرین کے نیچے لگی ہوئی ناب کو دوبارہ گھمانا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ ناب گھماتا جا رہا تھا سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا اور پھر سکرین پر ایک پہاڑی غار کا دہانہ نظر آیا جس کے باہر ایک آدمی موجود تھا۔ کرنل پرشاد نے جلدی سے ہاتھ واپس کھینچا اور پھر تیزی سے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔ سکرین پر نظر آنے والا منظر بڑا ہوتا چلا گیا۔ پھر غار کے اندر سے تین افراد تین بے ہوش افراد کو کاندھوں پر اٹھائے باہر آئے جن میں سے ایک بے ہوش عورت تھی۔ پھر انہیں نیچے لٹا دیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی دوبارہ اندر چلا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے کاندھے پر ایک اور عورت بے ہوشی کے عالم میں لدی ہوئی تھی۔ اس عورت کو بھی باقی بے ہوش افراد کے ساتھ لٹا دیا گیا۔

"باس۔ جلدی کریں۔ یہ لوگ نکل جائیں گے"۔۔۔ کرنل پرشاد کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا تو کرنل پرشاد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔ مشین میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی مختلف ڈائلوں پر سوئیاں خودبخود تیزی سے حرکت کرتی دکھائی دینے لگیں۔ پھر ایک جھماکہ سا ہوا اور سکرین دھندلی سی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے نکلنے والی سیٹی کی آواز

بھی بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین دوبارہ روشن ہو گئی
کرنل پرشاد نے دیکھا کہ اب سکرین پر سب لوگ ٹیڑھے میڑھے
میں زمین پر پڑے ہوئے نظر آرہے تھے۔ وہ کچھ دیر تک سکرین پ
سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین کو آف کرنا شروع کر دیا۔

"کیپٹن رامانند"..... کرنل پرشاد نے مشین آف کر کے
ہوئے کہا۔

"یس کرنل"..... اس کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی نے جواب

"چار مسلح آدمی میرے ساتھ آؤ۔ ہم نے اب باہر جانا ہ
کرنل پرشاد نے کہا۔

"یس سر"..... کیپٹن رامانند نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ ک
سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل پرشاد، کیپٹن رامانند اور چار
افراد کے ساتھ پہلے اس تالاب والے کمرے میں پہنچا اور پھر وہاں
اس دروازے والے خلا سے گزر کر پہاڑی سے باہر آگیا۔ پھر وہ
تیزی سے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر غار کے ا
کے باہر افراد موجود تھے۔ اور جنہیں کرنل پرشاد نے خصوصی ریز و
سے بے ہوش کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے۔ وہاں چ
اور دو عورتیں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ تو صادق چیلانی ہے۔ اسے تو ہم پہچانتے ہیں لیکن ان باقی
افراد میں سے چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کون ہ
کرنل پرشاد نے کہا۔

"باس۔ بظاہر تو سب مقامی ہیں"..... کیپٹن رامانند نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے سوائے شاگل کے باقی افراد کو ہلاک کرنا ہے۔ اس
لئے ان میں سے شاگل کی پہچان ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان
عورتوں میں سے ایک کو ہوش میں لے آؤ۔ وہ یقیناً نشاندہی کر دے
گی"۔ کرنل پرشاد نے کہا اور کیپٹن رامانند نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا۔ اسے کھول کر اس کے اندر
موجود ایک انجکشن نکال کر وہ ان عورتوں کی طرف بڑھا اور اس نے
انجکشن کی سوئی سے کیپ ہٹا کر سوئی ایک عورت کے بازو میں اتار دی
اور پھر تھوڑا سا محلول بازو میں انجیکٹ کر کے اس نے سوئی واپس نکالی
اور اس پر کیپ چڑھا کر اس نے انجکشن کو واپس ڈبے میں رکھا اور ڈبہ
واپس کے جیب میں ڈال لیا۔ اب اس کی نظریں اس عورت پر جمی ہوئی
تھیں لیکن اس عورت کے جسم میں حرکت کے کوئی آثار ہی نہ ابھر
رہے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ ہوش میں کیوں نہیں آرہی"..... کرنل پرشاد
نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ یہ چونکہ پہلے سے کسی گیس کی وجہ سے
بے ہوش تھی اس لئے جب تک اس گیس کا توڑ نہ کیا جائے گا یہ ہوش
میں نہیں آئے گی"..... کیپٹن رامانند نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ یہاں سب افراد صحیح

سلامت تھے جن میں دو مرد بے ہوش تھے جن میں سے ایک صا
چکاری تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ دوسرا شاگل تھا لیکن اب ...... کر
پرشاد نے بات کرتے کرتے آخر میں پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"ان میں سے ایک کو ہوش میں لے آتے ہیں باس۔ یہ اکیلا آ
ہمارا کیا بگاڑ لے گا"...... کیپٹن راما نند نے کہا۔
"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ لیکن ایسا کرو کہ جسے ہوش میں لے آنا
اس کا خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... کرنل پرشاد
کہا۔
"اسے اٹھا کر ایک طرف علیحدہ کر لیتے ہیں"...... کیپٹن راما نند
کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہہ کر ان چھ افراد میں سے ا
آدمی کو اٹھا کر ایک طرف لٹا دیا اور پھر اس نے اس کے بازو
انجکشن لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت
تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ سب چوکنا ہو گئے۔ چند لمحوں بعد
آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ
کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں کرنل پرشاد اور اس
ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔
"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل پرشاد نے سرد لہجے میں اس
مخاطب ہو کر کہا۔
"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑا
ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مسٹر۔ تم اس وقت گنوں کی زد میں ہو۔ اس لئے کسی قسم
ی غلط حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سامنے تمہارے ساتھی
ے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور تم ان میں سے اپنے ساتھیوں کی
نشاندہی کر دو تاکہ انہیں علیحدہ کیا جا سکے"...... کرنل پرشاد نے کہا تو
س آدمی نے مڑ کر ادھر دیکھا جہاں سب لوگ واقعی ٹیڑھے میڑھے
داز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔
"ان میں سے کوئی بھی میرا ساتھی نہیں ہے۔ میرا تعلق تو پاور
نسی سے ہے اور میں مادام ریکھا کا نمبر ٹو ہوں۔ میرا نام دیوان
"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ۔ تو تم مادام ریکھا کے ساتھی ہو۔ پھر تو تم ان سب میں سے
گل کو پہچان سکتے ہو"...... کرنل پرشاد نے چونک کر کہا۔
"ہاں"...... دیوان نے جواب دیا۔
"تو بتاؤ ان میں سے کون ہے شاگل تاکہ اسے علیحدہ کیا جا
"...... کرنل پرشاد نے کہا۔
"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ شاگل سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔
عام آدمی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم اس کے دشمن ہو اور اس
نشاندہی ہوتے ہی تم اسے گولی مار دو"...... اس آدمی نے کہا۔
"میرا نام کرنل پرشاد ہے اور یہ میرا نائب ہے کیپٹن راما نند۔ میں
گروپ کا انچارج ہوں۔ میں نے ایک مخصوص حربے کی مدد سے
یا سیکرٹ سروس والوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اب ہم نے صدر

کے حکم پر انہیں گولیوں سے اڑانا ہے لیکن ہم شاگل کو شکل سے ن
پہچانتے۔ اسے ان لوگوں سے علیحدہ کرنا ہے تاکہ وہ ہلاک ہ
جائے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو میں شاگل کی نشاندہی ضرور کروا
لیکن مجھے ان کے قریب جانا ہوگا کیونکہ شاگل کی عادت ہے کہ ا
جلد میک اپ تبدیل کرتا رہتا ہے لیکن میں اسے میک اپ کے ب
پہچان لوں گا"...... دیوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو وہاں۔ لیکن خیال رکھنا کہ کوئی غلط حرک
کرنا"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے جناب کسی غلط حرکت کرنے کی۔ میں
ان لوگوں کا دشمن ہوں"...... دیوان نے جواب دیا اور کرنل
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان کے ساتھ چلتا ہوا اس جگہ
جہاں سب لوگ ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے
اس نے ایک ایک کر کے تمام مردوں کو پلٹ کر سیدھا کرنا ش
دیا۔

"یہ تو سب ہی اجنبی چہرے ہیں جناب۔ یہ تو میک اپ چیک
پڑے گا"...... دیوان نے کہا۔

"کیا تم اسی حالت میں اسے نہیں پہچان سکتے"...... کرنل پر
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ خود دیکھ رہے ہیں جناب کہ یہ سب تقریباً ایک

قد و قامت کے حامل ہیں اور چیف شاگل کی کوئی ایسی نشانی بھی نہیں
ن سے اسے میک اپ کے باوجود پہچانا جا سکے البتہ میں زیادہ دیر
نہیں لگاؤں گا۔ اگر سادہ پانی مل جائے"...... دیوان نے کہا۔

"سادہ پانی۔ اس سے میک اپ کیسے واش ہوگا"...... کرنل پرشاد
نے کہا۔

"آپ منگوائیں تو سہی جناب"...... دیوان نے کہا۔

"میں میک اپ واشر ہی منگوا لیتا ہوں جاؤ کیپٹن۔ میک اپ واشر
لے آؤ"...... کرنل پرشاد نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر چٹانیں
پھلانگتا ہوا چند لمحوں میں ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"جناب۔ آپ مادام ریکھا اور مادام کاشی کو تو ہوش میں لے آئیں۔
یہ تو کافرستانی ہیں"...... دیوان نے کہا۔

"پہلے ان غیر ملکی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے پھر دیکھا جائے گا"۔
کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"آپ نے ان کی تلاشی لی ہے جناب"...... اچانک دیوان نے کہا تو
کرنل پرشاد چونک پڑا۔

"تلاشی۔ وہ کیوں۔ یہ تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کیا کر سکتے
ہیں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"جناب۔ مجھے مادام ریکھا نے بتایا تھا کہ ان کے پاس انتہائی
... ہتھیار ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ جب ان پر فائر کھولیں تو ان کے

ہتھیار سب کو اڑا کر رکھ دیں"...... دیوان نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تلاشی بھی لے لیتے ہیں"
کرنل پرشاد نے کہا اور پھر اپنے دونوں مسلح افراد سے مخاطب ہو کر
کی تلاشی لینے کا حکم دیا۔ وہ دونوں مسلح افراد آگے بڑھے ہی تھے
اچانک ساتھ کھڑا ہوا دیوان کرنل پرشاد پر کسی عقاب کی طرح
اور دوسرے لمحے کرنل پرشاد نے پلٹ کر اتنا دیکھا کہ اس کے ہاتھ
موجود مشین پسٹل اس دیوان کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور پھر تڑتڑا
کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل پرشاد کے سینے میں جیسے گرم
سلاخیں اترتی چلی گئیں اور اس کے منہ سے ایک بار تو چیخ نکلی
دوسری بار اس کا سانس اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گیا اور اس
ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیرے نے مکمل گرفت کر لی البتہ
خیال جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ یہ دیوان کافرستانی
بلکہ دشمنوں کا ہی آدمی ہے۔

جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی کا نقطہ سا ابھرتا ہے اس
طرح عمران کے ذہن پر چھائے ہوئے گھپ اندھیرے میں روشنی کا
نقطہ سا ابھرا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس
کے ذہن میں روشنی ہوئی اس کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔

"عمران صاحب۔ میں صفدر ہوں"...... صفدر کی آواز عمران کے
کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ
کر حیران رہ گیا کہ سامنے صفدر کھڑا تھا جبکہ باقی ساتھی اسی طرح بے
ہوش پڑے ہوئے تھے اور پھر اسے کیپٹن شکیل اور تنویر کے کراہنے کی
آوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گیا کہ وہ بھی ہوش میں آ رہے ہیں البتہ
وہاں چار اجنبی افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ یہ کون لوگ ہیں۔ تمہیں کیسے ہوش آ گیا"...... عمران نے
اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کرنل پرشاد اور اس کے ساتھی ہیں عمران صاحب۔ دراصل انہیں شاگل کی تلاش تھی۔ یہ شاگل کو پہچانتے نہیں تھے اور اس پہچاننے کی وجہ سے ہماری زندگیاں بچ گئی ہیں"۔ صفدر نے کہا۔ پھر اس نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر کرنل پرشاد اور اس کے مسلح ساتھیوں کی ہلاکت تک ساری بات بتا دی۔

"وہ کیپٹن راما نند کا کیا ہوا"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ انہیں ہلاک کرنے کے بعد میں وہاں گیا اور پھر جیسے ہی وہ اس دروازے سے باہر آیا۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کی جیبوں کی تلاشی سے یہ انجکشن برآمد ہوا ہے۔ اس انجکشن کی مدد سے آپ کو، تنویر اور کیپٹن شکیل کو ہوش آیا ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ ہم بے ہوش ہو گئے تھے"۔ اچانک تنویر اور کیپٹن شکیل کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ بھی ہوش میں آگئے تھے اور صفدر نے مختصر طور پر انہیں بھی ساری بات بتا دی۔

"ویری گڈ صفدر۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے انہیں احمق بنایا ہے"۔ عمران نے صفدر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"میری ذہانت سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال رہا ہے عمران صاحب۔ اگر انہیں شاگل کی پہچان ہوتی تو یہ دوسرے لمحے ہم سب کو گولیوں سے اڑا دیتے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بعض اوقات واقعی قدرت کے اقدامات پر حیرت ہوتی ہے۔ اب دیکھو، شاگل کی شناخت نہ ہونے کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ حالانکہ اگر یہ ہماری بجائے شاگل کو ہوش میں لے آتے تو پھر"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ اب کیا کرنا ہے۔ صادق چکاری صاحب تو برآمد ہو چکے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اب اس بیس کیمپ کی تباہی لازمی ہو چکی ہے۔ کافرستان کے پرائم منسٹر سے حماقت ہوئی کہ اس نے صادق چکاری کو یہاں بھجوا دیا اس طرح ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو گیا جو خفیہ طور پر یہاں کام کر رہی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس کی تباہی کے بعد ہماری واپسی کیسے ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے شاگل اور مادام ریکھا دونوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب اس بیس کیمپ کے اندر جا کر اسے پوری طرح چیک کریں"۔ صفدر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے بیگ میں سپیشل لینا سیٹ ڈائنامیٹ کے دس راڈز موجود ہیں۔ انہیں اکٹھا کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چلو اٹھاؤ بیگ اور میرے ساتھ آؤ اور تنویر اور

کیپٹن شکیل۔ تم دونوں یہیں رکو گے اور خیال رکھو گے کہ شاگل یا
مادام ریکھا کو ہماری واپسی تک ہوش میں نہیں آنا چاہئے"۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے صفدر نے اپنا بیگ
اٹھایا اور پھر وہ دونوں تیزی سے ترام پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے
تباہ شدہ دروازے کے قریب ہی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"یہ کیپٹن راما نند ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات
میں سرہلا دیا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کے خلا سے اندر
اندر کوئی موجود نہ تھا۔

"ڈائنامیٹ تیار کرو۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے مڑ کر صفدر سے
کہا تو صفدر نے بیگ کھولا اور سپیشل میگنا سیٹ ڈائنامیٹ کے راڈ
نکال کر ایک ہی تار سے انہیں منسلک کرنا شروع کر دیا۔

"اب وائرلیس ڈی چارجر لگا دو کیونکہ اتنی بڑی پہاڑی اگر مکمل
پر تباہ ہو گئی تو اس کے اثرات دور دور تک پڑیں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے
کہا۔

"عمران صاحب۔ صرف دس راڈز سے تو اتنی بڑی پہاڑی مکمل طور
پر تباہ نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مکمل طور پر ٹھوس پہاڑی نہیں ہے
اسے اندر سے کھوکھلا کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس پہاڑی کے
اندر باقاعدہ لیبارٹری بھی ہے اور لازمی طور پر اندر اسلحہ ذخیرہ بھی
ہوگا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ سالم پہاڑی ہی مکمل طور پر

جائے گی"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات
میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے سٹکس تیار کر لیں تو عمران نے
اس کے ہاتھ سے سٹکس کا بنڈل لیا اور اندر داخل ہو کر اس نے اسے
ایک ایسی جگہ چھپا دیا کہ بظاہر وہ نظر بھی نہ آئیں اور پھٹنے کے بعد اس کی
طاقت بھی پوری طرح استعمال ہو سکتی ہو۔

"آؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اس کیپٹن راما نند کی لاش یہاں سے ہٹا دیں تاکہ
ڈائنامیٹ پھٹنے سے پہلے اگر اندر کا کوئی آدمی باہر آئے تو فوری چونک
نہ پڑے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اگر آ بھی گیا تو کیا ہوگا پڑا رہنے دو"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے
اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنے ساتھیوں کے پاس
پہنچ گئے۔

"اب اس صادق چکاری کو ہوش میں لے آؤ صفدر۔ ہم نے اب
فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دوبارہ ہم پر اس پہاڑی
سے کوئی حربہ استعمال کر دیا جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا
لیکن عمران صاحب۔ صادق چکاری کو ہوش میں لانے میں وقت لگے
گا۔ اسے اٹھا کر کسی محفوظ جگہ پر لے چلتے ہیں اور پھر جب یہ پہاڑی تباہ
ہو جائے گی تو پھر اطمینان سے اسے ہوش میں لے آئیں گے۔ ہمیں جلد
از جلد اس پہاڑی کو اڑانا ہے۔ ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ

"ڈائنامیٹ کو چیک کر کے اسے ناکارہ کر دیں"۔ صفدر نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ پھر ان سب کو اٹھا کر لے جانا پڑے گا اور یہاں
پڑے پڑے تو یہ یقیناً ہلاک ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔
"کیا ضرورت ہے ان کو زندہ رکھنے کی"۔ تنویر نے کہا۔
"ہو سکتا ہے یہاں سے واپسی کے لئے انہیں استعمال کرنا
جائے۔ اٹھاؤ انہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر خود آگے بڑھ کر اس نے
صادق چکاری کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف
بڑھ گیا جبکہ صفدر نے شاگل، کیپٹن شکیل نے مادام ریکھا کو اور
نے کاشی کو اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر
سے وہ آئے تھے۔ وزن سمیت پہاڑی پر چڑھنا خاصا مشکل اور کٹھن کام
تھا لیکن ظاہر ہے وہ لوگ تربیت یافتہ تھے اس لئے بجائے رکنے کے
کے قدم متواتر بڑھتے رہے اور پھر وہ اس چوٹی پر پہنچ گئے جہاں وہ را
کو پہنچ کر رکے تھے۔ عمران نے صادق چکاری کو نیچے لٹا دیا تھا۔
ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے بوجھ سے نجات حاصل کی۔
"تمہاری جیب میں خنجر ہوگا صفدر"۔ عمران نے صفدر سے
"ہاں۔ کیوں"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"میں اس صادق چکاری کو ہوش میں لانا چاہتا ہوں اور اب
وقت نہیں ہے کہ اس پر تجربات کئے جائیں کہ اسے کس گیس سے
بے ہوش کیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے کوٹ کی
اندرونی طرف ایک مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر عمران کی

طرف بڑھا دیا۔ عمران نے صادق چکاری کو پشت کے بل اوندھا کیا اور
پھر اس کی گردن کے عقبی حصے کو ایک ہاتھ کی انگلیوں سے ٹٹولنا
شروع کر دیا اور پھر اس کی انگلیاں ایک مخصوص جگہ پر رک گئیں اور
اس کے ساتھ ہی عمران نے خنجر کی نوک سے دونوں انگلیوں کے
درمیان ہلکا سا کٹ ڈال دیا۔ خون کے قطرے باہر نکلنے لگے اور اس کے
ساتھ ہی صادق چکاری کے جسم میں بھی معمولی سی حرکت کے تاثرات
نمودار ہونے لگ گئے۔ عمران نے جیب سے رومال نکالا اور اسے صادق
چکاری کی گردن کے گرد باندھ دیا۔ کچھ دیر بعد صادق چکاری نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھوں میں
دھند سی چھائی رہی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔ وہ
بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں
کو دیکھ رہا تھا۔
"میرا نام علی عمران ہے سرخ شاہین صاحب"۔ عمران نے
اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو صادق چکاری اس طرح اچھلا کہ
گرتے گرتے بچا۔
"آپ۔ آپ عمران صاحب۔ آپ۔ مگر۔ یہ۔ یہ"۔ صادق
چکاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ پہلے پوری طرح ہوش میں آجائیں۔ آپ نے ایک عظیم
کارنامہ سرانجام دینا ہے اور اس کارنامے میں دیر نہیں ہونی چاہئے"۔
عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے صادق چکاری کو اٹھا کر کھڑا کر

دیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل" ..... عمرا
نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ میں کہاں ہوں۔ میں تو اس پہاڑی کے نیچے تالاب وال
کمرے میں تھا۔ میں نے سیلڈ دروازہ کھولنے کے لئے بم بھی مارے
لیکن وہ دروازہ نہ کھل سکا تھا۔ پھر میں بے ہوش ہو گیا تھا" ..... صا
چکاری نے کہا۔

"ہم نے باہر سے دروازہ توڑ دیا تھا اور اندر سے تمہیں نکال لا
اس کے بعد کرنل پرشاد نے وہیں پہاڑی کے اندر سے ہی ہم پر گ
حربہ استعمال کیا تو ہم بے ہوش ہو گئے۔ پھر کرنل پرشاد ا
اسسٹنٹ کیپٹن رانا تند کے ساتھ باہر آ گیا۔ وہ ہمیں ہلاک کرنا
تھا لیکن ہمارے ساتھ ہی کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل
بے ہوش پڑا ہوا تھا اور اس کے بارے میں گو اسے معلوم تھا لیکن
اسے شکل سے نہ پہچانتا تھا۔ اب اس کی بدقسمتی اور ہماری خوش
کہ اس نے شاگل کی پہچان کے لئے صفدر کو ہوش دلایا اور پھر صفا
نے ہوش میں آتے ہی سچویشن کو کنٹرول کر لیا اور کرنل پرشاد اور ا
کے اسسٹنٹ دونوں کو ہلاک کر دیا گیا" ..... عمران نے اسے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا تا کہ صادق چکاری کی حیرت ختم ہو سکے۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں"
صادق چکاری نے طویل اور اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے مزید اطمینان کے لئے میں تم سے ایک خصوصی
کارروائی کرانا چاہتا ہوں۔ ہم نے اس پہاڑی کے اندر ایک مخصوص
بم رکھ دیا ہے۔ جسے اب تمہارے ہاتھوں ڈی چارج کرانا ہے تاکہ
تمہیں یقین ہو جائے کہ کافرستان چاہے لاکھ نئیں کیمپ بنا لے لیکن
مشکباریوں کی جدوجہد کو وہ کسی صورت بھی نہیں روک سکتا۔
عمران نے کہا اور جیب سے ڈی چارجر نکال کر اس نے صادق چکاری کی
طرف بڑھا دیا تو صادق چکاری کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات
ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کیا تو اس پر
زرد رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب ایک جھماکے
سے بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سامنے لیکن دور موجود ترام پہاڑی کے
نچلے حصے سے ایک انتہائی ہولناک دھماکے کی آواز سنائی دی لیکن ترام
پہاڑی اسی طرح صحیح سالم قائم کھڑی تھی۔

"پہاڑی تو تباہ نہیں ہو سکی عمران صاحب" ..... صفدر نے
قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"مایوسی گناہ ہے" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس کے بعد پہلے سے بھی
ہزاروں گنا زیادہ خوفناک دھماکہ ہوا اور ترام پہاڑی کی چوٹی سے اس
طرح شعلے، پتھر اور دھواں نکل کر آسمان کی طرف اٹھتا چلا گیا جیسے
یکلخت خوفناک آتش فشاں پھٹتا ہے اور پھر پوری پہاڑی ریزہ ریزہ ہو کر

ہوا میں بکھرتی چلی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ لوگ واقعی عظیم ہیں عمران صاحب۔ جیسے میں نے آپ کے متعلق سنا تھا آپ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اس بیس کیمپ میں کافرستان کی انتہائی خصوصی لیبارٹری موجود تھی اور اسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا"...... صادق چکاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جذبہ عظیم ہوتا ہے صادق چکاری صاحب۔ چونکہ آپ کا اور ہمارا جذبہ سچا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے عمران صاحب۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی اس بیس کیمپ کی تباہی کی اطلاع کافرستانی حکام کو ملے گی۔ اس پورے علاقے کو فوج نے گھیر لینا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تم گھبراؤ مت۔ مجھے معلوم ہے کہ صادق چکاری صاحب اس سارے علاقے کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس لئے یہاں سے مشکبار پہنچنے کا کوئی ایسا طریقہ بھی یقیناً جانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو صادق چکاری بے اختیار چونک پڑا۔

"بالکل عمران صاحب۔ آیئے میرے ساتھ۔ مجھے ایک ایسے راستے کا علم ہے کہ چاہے یہاں چپے چپے پر فوج کیوں نہ آ جائیں۔ ہم بخیریت مشکبار میں داخل ہو جائیں گے اور ایک بار وہاں پہنچنے کے بعد معاملات مکمل طور پر ہماری گرفت میں ہوں گے"...... صادق چکاری

نے کہا۔

"تو چلو پھر رہنمائی کرو"...... عمران نے کہا۔

"اس شاگل، ریکھا اور کاشی کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"انہیں یہیں پڑا رہنے دو۔ جلدی کرو۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے میٹنگ ہال میں شاگل اور مادام ریکھا دونوں موجود تھے لیکن دونوں کے چہرے اترے ہوئے تھے اور وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور پہلے صدر اور ان کے پیچھے پرائم منسٹر کافرستان اندر داخل ہوئے تو شاگل اور مادام ریکھا دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان دونوں نے ہی سلام کیا۔

"بیٹھو"...... صدر نے درشت لہجے میں شاگل اور ریکھا دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گئے ان کا چہرہ ستا ہوا تھا جبکہ ان کے ساتھ والی کرسی پر پرائم منسٹر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے پر مایوسی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

"مسٹر شاگل اور مادام ریکھا۔ تم دونوں مکمل طور پر نہ صرف ناکام رہے ہو بلکہ تمہاری ناکامی کی وجہ سے کافرستان کا یہ ناقابل تسخیر بیس کیمپ بھی تباہ ہو گیا ہے۔ تمہیں بتایا نہیں جا سکتا کہ اس بیس کیمپ

کے تباہ ہونے سے کافرستان کو کس قدر ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس قدر نقصان کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اور اس صادق چکاری کے بارے میں بھی اطلاعات مل گئی ہیں کہ وہ صحیح سلامت واپس مشکبار پہنچ چکا ہے۔ اس کے علاوہ وہ فلم رول بھی دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات میں کیوں نہ کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی دونوں کو ہی ختم کر دیا جائے"...... صدر نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا خیال ہے کہ اب کسی وضاحت کا موقع باقی نہیں رہا۔ اب شاگل اور مادام ریکھا دونوں کا کورٹ مارشل ہونا چاہئے ان کی ناکامی نے پورے ملک کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے یہ قومی مجرم ہیں"...... پرائم منسٹر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ بااختیار ہیں جو چاہیں ہمیں سزا دیں لیکن معاف کیجئے اصل مسئلہ صادق چکاری کو زندہ رکھنے اور اسے بیس کیمپ بھیجنے سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اسے بیس کیمپ میں نہ بھیجا جاتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی بھی بیس کیمپ کے خلاف مشن مکمل نہ کرتی۔ پھر بیس کیمپ کے بارے میں ہم لوگوں کو کسی قسم کی کوئی بریفنگ نہیں دی گئی۔ ہمارا کوئی رابطہ ان سے نہ تھا اور نہ ہمیں معلوم تھا کہ اس بیس کیمپ کی کیا کمزوریاں ہیں اور کیا نہیں۔ ہم تو خالی پہاڑیوں میں رہ کر اپنے اندازوں سے اس کا ڈیفنس کرتے رہے۔ اس کے باوجود ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ ان کے

پاس کسی طرح سے بھی آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہ تھا اور آخر کار
ہمارے سامنے سرنڈر ہونے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کے
ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی ڈال دی تھیں اور عمران
ہمارے پاس سرنڈر ہونے کے لئے آ رہا تھا کہ اچانک بیس کیمپ
طرف سے روشنی کا دھارا سا ہم پر پڑا اور اس کے بعد ہمیں ہوش نہ
پھر جب ہمیں ہوش آیا تو ہم ہسپتال میں تھے اور ہمیں بتایا گیا کہ
پہاڑی کی چوٹی پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہاں سے فوج نے ہمیں
اٹھا کر ہسپتال پہنچایا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے بیس کیمپ کے
انچارج نے یقیناً کسی مشین پر عمران کو ہماری طرف بڑھتے دیکھ لیا
ہو گا اور اس کے بعد اس نے ہم سب کو بے ہوش کر دیا۔ پھر وہ لوگ
باہر آئے اس کے بعد یقیناً انہوں نے اس عمران کے کسی ساتھی کو
ہوش دلایا ہو گا اور پھر سچوئیشن بدل گئی ہو گی کیونکہ یہ بات تو یقینی
ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بیس کیمپ کے انچارج کے بس کے
روگ نہیں تھے..... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب۔ کرنل پرشاد کی لاش پہاڑی سے کافی دور
پتھروں کے نیچے پڑی ہوئی ملی ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور
یہ وہی جگہ ہے جہاں مادام ریکھا کے آدمیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں
اس کا مطلب ہے کہ واقعی کرنل پرشاد نے مداخلت کی اور جس کا نتیجہ
یہ نکلا کہ عمران اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ جو کچھ بھی ہوا جیسے بھی ہوا۔ اصل بات یہ ہے

کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی دونوں ناکام رہی ہیں اور اس
ناکامی کی سزا بہرحال انہیں ملنی ہے۔ میں نے صادق چکاری کو بیس
کیمپ پہنچایا تھا اس لئے کہ اس سے ایسی معلومات حتمی طور پر معلوم
ہو سکیں جن سے کافرستان مشکبار میں تحریک آزادی کو مکمل طور پر اور
ہمیشہ کے لئے کچل سکے"۔ پرائم منسٹر صاحب نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کیا کہتی ہیں مادام ریکھا"۔ صدر نے مادام ریکھا کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"جناب۔ یہ بات درست ہے کہ میری پاور ایجنسی اور کافرستان
سیکرٹ سروس دونوں اس مشن میں ناکام رہی ہیں اور یہ بھی درست
ہے کہ اس کارروائی کے نتیجے میں بیس کیمپ تباہ ہو گیا ہے اور اس
تباہی کی وجہ سے ایک ایسی لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے جس میں انتہائی
جدید اور انتہائی خوفناک ہتھیار تیار کیا جا رہا تھا اور جس کی تیاری
آخری مراحل میں تھی لیکن جناب اصل بات یہ ہے کہ اس بیس کیمپ
کے بارے میں ہم میں سے کسی کو بھی کچھ معلوم نہ تھا اور جہاں تک
میرا اندازہ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔
وہ بھی صرف صادق چکاری کی وجہ سے وہاں گئے اور پھر انہوں نے جس
طرح صادق چکاری کو اندر سے زندہ سلامت باہر نکالا ہے اس سے یقیناً
انہیں اس بیس کیمپ میں ہونے والے مشن کے بارے میں علم ہوا
ہو گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے پوری پہاڑی کو ہی تباہ کر دیا۔
ورنہ اگر وہاں صرف عام سا کیمپ ہوتا تو وہ اس طرح کا اقدام نہ کرتے

اور صادق چکاری کو زندہ سلامت نکال لے جانے کا مطلب ہے کہ
کرنل پرشاد اور اس کے ساتھی دراصل براہ راست ان سے ٹکرا گئے اور
انہوں نے ہمیں اہمیت ہی نہ دی اور ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس
کے نتیجے میں یہ حادثہ رونما ہوا۔ میں سو فیصد جناب شاگل سے متفق
ہوں کہ اگر صادق چکاری کو اس اہم ترین بیس کیمپ میں نہ بھجوایا
جاتا تو یہ بیس کیمپ کبھی بھی تباہ نہ ہوتا۔ اس کے بعد بھی اگر آپ
ہمارا کورٹ مارشل کرنا چاہتے ہیں تو ہم تیار ہیں لیکن وہاں تفصیلی
تحقیقات ہوں گی اور اس تحقیقات کے جو نتائج سامنے آئیں گے وہ بھی
آپ زیادہ بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں"۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہی ہیں۔ مجھے۔ پرائم منسٹر کو"۔۔۔ پرائم
منسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میری کیا جرأت کہ میں آپ کو کوئی دھمکی دے سکوں جناب
میں تو حقائق بتا رہی ہوں"۔۔۔ ریکھا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس معاملے کو کورٹ مارشل میں لے جانے کی
اجازت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس طرح اس ہتھیار کے بارے میں
تفصیلات بھی سامنے آجائیں گی اور پھر اس طرح اس ہتھیار کی
تفصیلات پاکیشیا تک بھی پہنچ سکتی ہیں جبکہ ہم کسی اور لیبارٹری میں
اس پر کام شروع کرا سکتے ہیں۔ گو اس طرح ہمارے کئی سال ضائع
گئے ہیں اور کروڑوں روپے کا نقصان بھی ہو گیا ہے لیکن بہرحال
ہتھیار اور اس کا فارمولا ہمارے پاس محفوظ ہے البتہ اس ناکامی کی

طور پر میں مسٹر شاگل اور مادام ریکھا دونوں کو لاسٹ وارننگ دیتا
ہوں کہ آئندہ ناکامی کی صورت میں انہیں ان کے عہدوں سے معزول
کر دیا جائے گا اور یہ وارننگ ان کی پرسنل فائلز میں درج کی جائے
گی"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان
کے اٹھتے ہی پرائم منسٹر، شاگل اور مادام ریکھا بھی اٹھ کھڑے ہوئے
اور پھر صدر اور پرائم منسٹر اسی دروازے سے باہر نکل گئے۔

"ہم بچ گئے ہیں شاگل ورنہ اس بار پرائم منسٹر صاحب واقعی ہمارا
کورٹ مارشل کرا کر ہماری موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے لیے
تیار تھے"۔۔۔ ریکھا نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری بات اور ہے۔ تمہارا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے لیکن صدر
صاحب کو معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس یا اس کے چیف کا قانونی طور
پر کورٹ مارشل ہو ہی نہیں سکتا۔ پرائم منسٹر کو معلوم ہی نہیں کہ
سیکرٹ سروس کے اختیارات کیا ہوتے ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے کہ اس عمران نے ہمیں ہمیشہ شکست دی
ہے۔ کبھی تو اسے بھی شکست ہو گی"۔۔۔۔ ریکھا نے دروازے کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس بار اسے شکست ہو چکی تھی اگر رام چندر حماقت نہ کرتا۔ میں
نے اس کے تینوں ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا دی تھیں
اور عمران کے گرد بھی گھیرا ڈالا جا چکا تھا لیکن رام چندر نے براہ راست

عمران پر ہاتھ ڈال دیا اور اس کے بعد بازی پلٹ گئی۔ وہ بھی مارا گیا او
ہمیں بھی شکست اٹھانا پڑی"...... شاگل نے جواب دیا اور مادام ریکھا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے یہ بات یاد رکھنا کہ عمران کی موت بہرحال میرے ہاتھوں
سے ہی ہو گی"...... شاگل نے کہا۔

"مجھے تو یہ بات سمجھ ہی نہیں آسکی کہ وہ اگر چاہتا تو ہم دونوں کو
کاشی کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا۔ لیکن وہ ہمیں بے ہوش چھوڑ کر
گیا"...... ریکھا نے کہا۔

"وہ احمق ہے لیکن میں بہرحال احمق نہیں ہوں۔ میرا نام شاگل
ہے شاگل"...... شاگل نے کہا اور تیزی سے ایک طرف کھڑی ا
سرکاری کار کی طرف بڑھ گیا۔

"تم خود احمق ہو شاگل۔ عمران احمق نہیں ہے۔ وہ شریف دشمن
بھی ہے اور دانا دشمن بھی"...... ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا اور پھر اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

وادی مشکبار میں مجاہدین کے ایک خفیہ اڈے میں عمران اپنے
ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ صادق چکاری بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ
ایک خفیہ راستے سے کافرستان کی حدود کراس کر کے مشکبار میں داخل
ہو گئے تھے اور پھر انہیں یہاں پہنچنے میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑا
تھا۔ صادق چکاری کے بارے میں جب وادی مشکبار کے مجاہدین کو
علم ہوا کہ وہ زندہ سلامت واپس آگئے ہیں تو تمام تنظیموں کے لیڈروں
کی طرف سے انہیں مبارکباد کے پیغامات ملنا شروع ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ میں دراصل ایک بات کے بارے میں بے حد
پریشان ہوں"...... اچانک صادق چکاری نے عمران سے مخاطب
ہوتے ہوئے کہا۔

"کونسی بات"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جب میں مارگا گاؤں سے باہر نکلا تھا تو میرے پاس کمپیوٹر فلم رول

موجود تھا جس میں مشکباری تنظیموں کے بارے میں مکمل تفصیلات
موجود تھیں ۔ جب میں زخمی ہو گیا تو میں ایک غار میں چھپ گیا اور
مجھے یاد ہے کہ میں نے وہ فلم رول اس غار کے ایک سوراخ میں ڈال
کر اس کے اوپر پتھر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا۔ چونکہ
یہ سارا کام میں نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کیا تھا اس لئے یقیناً
میرے لاشعور میں اس بارے میں کوئی چیز نہ پہنچ سکی تھی لیکن شعوری
طور پر مجھے یاد ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ اس کے بعد مسلسل مجھے یہ
اطلاعات ملی ہیں کہ کافرستان کی فوج نے اس غار اور اس کے ارد گرد
کے علاقے کا ایک ایک پتھر چیک کیا ہے وہاں انتہائی جدید ترین
مشینری استعمال کی گئی ہے لیکن انہیں وہ فلم رول نہیں مل سکا حالانکہ
انہیں یہ مل جانا چاہئے تھا۔ اب یہاں بھی مجھے یہی اطلاعات ملی ہیں کہ
فوج کے ساتھ ساتھ کافرستان کی خفیہ ایجنسیوں نے بھی اس فلم رول
کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ نہیں مل سکا۔ وہ کیوں نہیں
مل سکا۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"..... صادق چکاری نے
کہا۔

"آپ نے اسے چادر سلیمانی میں تو نہیں لپیٹ دیا تھا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو صادق چکاری بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے اسے کسی چیز میں نہیں لپیٹا تھا۔
بس سادہ سا فلم رول تھا"...... صادق چکاری نے جواب دیا۔

"اسے چیکنگ مشینری سے بچانے کے لئے آپ نے کچھ نہ کچھ تو کیا

ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ چونکہ آپ کی ٹرانسمیٹر پر بتائی گئی اس ترکیب کی وجہ
سے مجھے مکمل یقین تھا کہ میں نکل جاؤں گا اس لئے میں نے اس بارے
میں کوشش ہی نہیں کی تھی"...... صادق چکاری نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو ہم تلاش کرتے ہیں اسے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہمیں وہ مل جائے گا"...... صادق چکاری نے کہا۔

"صادق چکاری صاحب۔ وہ فلم رول آپ سے زیادہ اہمیت کا حامل
ہے۔ نجانے وہ انہیں کیوں نہیں مل سکا۔ اگر وہ انہیں مل جاتا تو یقیناً
تحریک آزادی کے لئے وہ موت کا پیغام ثابت ہوتا۔ اس لئے اس کی
تلاش انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے کہا تو صادق چکاری نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دوسرے روز عمران اپنے ساتھیوں اور
صادق چکاری اپنے دو ساتھیوں سمیت ایک جیپ میں سوار ہو کر مارگا
گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر دوپہر ڈھلنے سے پہلے وہ مارگا گاؤں پہنچ
گئے۔ وہ سب سیاحوں کے روپ میں تھے اور ان کے پاس باقاعدہ
کاغذات بھی موجود تھے کیونکہ کافرستانی فوج بعض اوقات اچانک
چیکنگ شروع کر دیتی تھی اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے سفر کے بعد ان
کی جیپ مارگا گاؤں کے قریب پہنچ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں
کے گلے میں کیمرے لٹکے ہوئے تھے اور وہ سب میک اپ میں تھے جب
کہ صادق چکاری جو ہمیشہ مشکباری باس میں ملبوس رہتا تھا اس وقت
سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ بھی میک اپ میں تھا اور اپنے چہرے اور

لباس سے وہ کافرستان کا کوئی رئیس بزنس مین لگ رہا تھا۔ ابھی ان کی جیپ رکی ہی تھی کہ اچانک دو فوجی ایک سائیڈ سے تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے ان کی طرف آئے۔

"آپ لوگ کون ہیں۔ اپنے کاغذات دکھائیے"..... ان میں سے ایک فوجی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ انہیں جانتے نہیں ہیں شاید۔ کیا آپ فلمیں نہیں دیکھا کرتے۔ یہ کافرستان کے مشہور فلم ڈائریکٹر جناب گھوش ہیں میں ان کا اسسٹنٹ ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے اسسٹنٹ ہیں۔ ہم یہاں اپنی ایک فلم کے لئے لوکیشن دیکھنے آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اپنے کاغذات دکھائیے"..... اس فوجی نے جو عہدے کے لحاظ سے کیپٹن تھا عمران کی بات سے متاثر ہوئے بغیر اسی طرح درشت لہجے میں کہا۔

"مائیکل۔ انہیں کاغذات دکھا دو۔ انہوں نے بہرحال اپنی ڈیوٹی سرانجام دینی ہے"..... صادق چکاری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر۔ کیوں نہ اس واقعہ کو بھی فلم میں شامل کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ عوام فوجیوں کی فرض شناسی پر ضرور داد دیں گے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر کیپٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ بعد میں دیکھیں گے"..... صادق چکاری نے بڑے بے نیازانہ

لہجے میں کہا۔

کیپٹن نے لفافے میں سے کاغذات نکالے اور پھر انہیں چیک کرتا رہا اور پھر اس نے کاغذات اور لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کے کاغذات درست ہیں۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اگر آپ نے اس لوکیشن کو فلم میں شامل کرنا ہے تو اس کے لئے آپ کو اعلیٰ فوجی حکام سے باقاعدہ تحریری اجازت نامہ لینا ہوگا۔ اس اجازت نامے کے بغیر آپ کو یہاں شوٹنگ نہیں کرنے دی جائے گی"..... کیپٹن نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس جگہ کی کوئی خاص اہمیت ہے کیپٹن"..... صادق چکاری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن تفصیل نہیں بتائی جا سکتی"..... کیپٹن نے کہا۔

"ہمیں لوکیشن کا فیصلہ کرنے کے لئے سنیپس تو لینے پڑیں گے"..... عمران نے کہا۔

"سنیپس آپ لے سکتے ہیں لیکن باقاعدہ شوٹنگ نہیں کر سکتے"..... کیپٹن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے ساتھ واپس چلا گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر سب سے پہلے انہوں نے اس تباہ شدہ مارگا گاؤں کا معائنہ کیا۔ وہاں ابھی تک انسانوں کے گلے سڑے اعضا کہیں کہیں ملبے میں دبے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"انتہائی سفاکی سے اسے تباہ کیا گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ یہ کافرستانی حد درجہ سفاک لوگ ہیں۔ مشکباریوں کو یہ لوگ اس طرح ہلاک کرتے ہیں جیسے مشکباری انسان نہیں بلکہ زہریلے کیڑے ہوں"۔۔۔ صادق چکاری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک روز انہیں اس کا بھرپور جواب دینا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ گھومتے پھرتے اس غار میں پہنچ گئے جہاں صادق چکاری نے زخمی ہونے کے بعد پناہ لی تھی۔

"یہ ہے وہ جگہ عمران صاحب۔ یہاں میں لیٹا رہا تھا اور یہ ہے سوراخ۔ یہ دیکھیں۔ یہ اب بھی موجود ہے۔ اس پر میں نے جو [illegible] رکھا تھا وہ ہٹا دیا گیا ہے"۔۔۔ صادق چکاری نے کہا تو عمران نے [illegible] گلے میں لٹکا ہوا کیمرہ اتارا اور اس کا رخ اس سوراخ کی طرف کر [illegible] اس نے بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کیمرے کے نیچے سے ایک تصویر باہر نکال لی۔ یہ پولورائیڈ کیمرہ تھا جو تصویر کھینچ کر اسے فوری طور پر خود بخود تیار کر دیتا تھا۔ کیمرے پر چونکہ انتہائی طاقتور کروم لینز [illegible] ہوا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ سوراخ کے اندرونی حصے کی انتہائی واضح تصویر آ جائے گی۔ لیکن تصویر دیکھ کر اس کا منہ بن گیا کیونکہ کیمرے میں سوراخ کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا لیکن تصویر بتا رہی تھی کہ یہ سوراخ نہ زیادہ چوڑا ہے اور نہ زیادہ گہرا اور یہ خالی تھا۔ اس کے اندر سوائے کنکروں اور ایک بڑے پتھر کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

"یہ تو خالی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے یہاں سے جانے کے بعد اور ان کی چیکنگ سے پہلے اس سوراخ سے فلم رول نکال لیا گیا ہے۔ ورنہ یہ لامحالہ انہیں مل جاتا۔ لیکن یہ فلم رول کون لے جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے سامنے میری تمام تنظیموں کے سربراہوں سے گفتگو ہوئی ہے۔ اگر فلم رول کسی مشکباری کے ہاتھ لگتا تو کہیں نہ کہیں سے ضرور اطلاع مل جاتی اور اگر فوجیوں کے ہاتھ لگتا تو اس وقت یہاں فوجی پہرے پر نہ ہوتے"۔۔۔ صادق چکاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ اس سوراخ کو باقاعدہ کھود لیا جائے۔ ہو سکتا ہے اس کے اندر کوئی رخنہ ہو جو بند ہو گیا ہو"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ لیکن اس کے لئے خصوصی برما منگوانا پڑے گا اور یہ کام ہم نے رات کو کرنا ہے ورنہ یہ فوجی برمے کی آواز سن لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جیپ میں برما موجود ہے میں پہلے ہی احتیاطاً اسے ساتھ لے آیا ہوں اور غار کے اندر سے آواز زیادہ دور نہ جا سکے گی"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"جیپ میں کہاں ہے برما۔ صفدر لے آئے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے صادق چکاری سے پوچھا تو صادق چکاری نے بتا دیا۔

" جاؤ صفدر برما لے آؤ اور ان فوجیوں کے بارے میں بھی چیکنگ کر کے آؤ کہ ان کی یہاں کتنی تعداد ہے اور یہ کتنے فاصلے پر موجود ہیں"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

" آیئے ہم اس دوران باہر رک جائیں۔ ورنہ ان فوجیوں کو شک بھی پڑ سکتا ہے اور اگر انہیں شک پڑ گیا تو یہاں ایک لمحے میں بہت سے فوجی بھی پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور صادق چکاری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ سب غار کے دہانے سے باہر آ گئے جبکہ صفدر جیپ کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بیگ موجود تھا۔

" کیا پوزیشن ہے فوجیوں کی"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ قریب موجود نہیں ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

" تم تینوں یہیں رکو گے اور خیال رکھو گے۔ صرف صادق چکاری صاحب میرے ساتھ غار میں جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر صفدر کے ہاتھ سے بیگ لے کر وہ غار میں داخل ہو گیا۔ صادق چکاری اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے بیگ میں سے بیٹری سے چلنے والا مخصوص برما نکالا اور پھر اس برمے کی مدد سے اس نے سوراخ چوڑا کرنا شروع کر دیا لیکن کافی نیچے تک چیکنگ کر لینے کے باوجود وہاں سے کچھ نہ ملا تو عمران نے برما بند کر دیا۔

" نیچے ٹھوس پہاڑی چٹانیں ہیں اور سائیڈوں پر بھی۔ اس کا مطلب

ہے کہ فلم رول یہاں بہرحال موجود ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صادق چکاری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" تو پھر آخر وہ کہاں گیا"...... صادق چکاری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں غار کے دہانے سے باہر آ گئے۔

" مل گیا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں۔ فلم رول یہاں موجود نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ جس میں اس نے برمے کو دوبارہ پیک کر دیا تھا۔ صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

" پھر اب"...... صفدر نے بیگ لیتے ہوئے کہا۔

" اب کیا ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ صبر کیا جائے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دور سے کیپٹن شکیل آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کچھ بتانا چاہتا ہے۔

" کیپٹن شکیل کہاں چلے گئے تھے"...... عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس نے کہا تھا کہ وہ کچھ دور جا کر نگرانی کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا فلم رول مل گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے آ کر پوچھا۔

"نہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"صادق چکاری صاحب۔یہاں سے قریب ترین کون سا قبیلہ ہے"..... کیپٹن شکیل نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مشکبار کا قدیم قبیلہ راہوٹ۔یہاں سے دس میل دور ان کا ہے۔لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"..... صادق چکاری نے چونک کر پوچھا۔عمران اور دوسرے ساتھی بھی حیرت سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ کیپٹن شکیل کے سوال کی وجہ تسمیہ ان کی سمجھ میں بھی نہ آئی تھی۔

"کیا راہوٹ قبیلے کے افراد سرخ رنگ کے ربن اپنے بالوں میں باندھتے ہیں"..... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔لیکن آپ کیوں یہ بات پوچھ رہے ہیں"..... صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب۔یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک درخت کی شاخ کے ساتھ ایک سیاہ رنگ کا کپڑا بندھا ہوا ہے جس کے گرد سرخ رنگ کا ربن اس انداز میں باندھا گیا ہے جیسے نشانی بنائی جاتی ہے۔ساتھ اس درخت کے تنے پر عجیب سی ساخت کے نشانات بنے ہوئے نظر آ رہے ہیں جنہیں کسی نوک دار چیز سے باقاعدہ بنایا گیا ہے۔انہیں دیکھ کر مجھے یوں لگتا ہے جیسے سیاہ کپڑا سر کے بالوں کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے گرد سرخ ربن باندھا گیا ہو۔میں نے سنا ہوا ہے کہ قدیم مشکبار قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے افراد ہمیشہ اپنے بالوں کے گرد سرخ

ل کا ربن باندھتے ہیں۔اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کوئی خاص انی ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔کہاں ہے وہ درخت"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آیئے میرے ساتھ"..... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ سب ٹن شکیل کی رہنمائی میں چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔تھوڑی دیر بعد وہ درخت تک پہنچ گئے۔

"اوہ۔اوہ۔یہ واقعی راہوٹ قبیلے کی طرف سے نشانی بنائی گئی ہے درخت پر موجود نشانات کا مطلب ہے کہ سردار کو یہ درخت فائدہ سکتا ہے"۔صادق چکاری نے غور سے تنے پر بنے ہوئے نشانات تے ہوئے کہا۔

"یہ تو لگتا ہے کہ کوئی ٹونا ٹوٹکا یہاں کیا گیا ہے"..... صفدر نے

"نہیں۔راہوٹ قبیلے کے لوگ ٹونے ٹوٹکوں کے قائل ہی نہیں"..... صادق چکاری نے کہا۔

"یہ بتائیں کہ یہ نیچے دو نقطے اور ان کے درمیان لکیر کا کیا مطلب"..... عمران نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دو نقطے اور درمیان میں لکیر۔کہاں ہے"..... صادق چکاری نے کر کہا۔

"یہ ان نشانات کے نیچے ہیں۔یہ مدھم سے نشانات ہیں"۔عمران ا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔ یہ راہوٹ قبیلے کے [...]
کا خاص نشان ہے۔ یہ قبیلہ ہماری تنظیم کے لئے مخبری کا کام کرتا [...]
مجھ سے اس کا سردار جس کا نام حاتم ہے کئی بار ملنے آ چکا ہے۔ یہ [...]
حاتم سردار کا ذاتی نشان ہے۔ میرا مطلب ہے کہ جس طرح سرکاری
ہوتی ہے اسی طرح سردار کی نشانی بنائی جاتی ہے"...... صادق چ[کاری]
نے کہا۔

"تو پھر سردار کا مطلب کہیں آپ سے نہ ہو"...... عمران نے کہا

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ مجھے سردار ہی [...]
ہیں"...... صادق چکاری نے کہا۔

"تو پھر چلو اس گاؤں کے سردار سے جا کر ملتے ہیں۔ وہ بتائے گا
اس سارے پراسرار پیغام کا کیا مطلب ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں چلو۔ اب یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لئے واپس ج[انا]
ہے تو واپس جانے کی بجائے وہیں چلے چلتے ہیں"...... عمران نے [...]

پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار ہو کر راہوٹ گاؤں کی [...]
بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے پہاڑی سفر کے بعد وہ [...]
چھوٹے سے گاؤں کے قریب پہنچ گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ص[ادق]
چکاری خود تھا۔ اس لئے اس نے گاؤں کے قریب لے جا کر جیپ [...]
دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے دو قوی ہیکل مقامی آدمی [...]
کے بالوں پر سرخ رنگ کے ربن بندھے ہوئے تھے گاؤں سے [...]
ان کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

"جی صاحب۔ آپ کون ہیں اور ہمارے گاؤں میں کیوں آئے
ہیں"...... ان میں سے ایک آدمی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے
پوچھا۔

"سردار حاتم موجود ہے گاؤں میں"...... صادق چکاری نے کہا تو وہ
دونوں چونک پڑے۔

"جی ہاں۔ مگر"...... دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سردار حاتم کو بلاؤ۔ ہمیں اس سے ضروری کام ہے۔ اسے کہہ دینا
کہ مارگا گاؤں کے سردار کا پیغام ہے اس کے لئے"...... صادق چکاری
نے کہا۔

"جی اچھا۔ آپ یہاں ٹھہریں۔ میں بلا لاتا ہوں سردار کو"...... ان
میں سے ایک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ دوسرا وہیں کھڑا
رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے ساتھ ایک قوی ہیکل ادھیڑ عمر آدمی آتا
دکھائی دیا۔ اس نے قریب آکر سلام کیا۔

"سردار حاتم۔ اپنے آدمیوں کو دور بھیج دو۔ میں نے تمہیں ایک
خاص پیغام دینا ہے"...... صادق چکاری نے کہا تو سردار حاتم نے ہاتھ
کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے آدمیوں کو دور جانے کا کہہ دیا۔

"میرا نام صادق چکاری ہے سردار حاتم۔ میں میک اپ میں
ہوں"...... صادق چکاری نے آہستہ سے کہا تو سردار حاتم بے اختیار
اچھل پڑا۔

"مم۔ مم۔ مگر جناب"...... سردار حاتم نے بوکھلائے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"نشانی کے طور پر سرخ شاہین"..... صادق چکاری نے کہا تو سردار حاتم کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ زندہ سلامت ہیں۔ لیکن آپ میک اپ میں کیوں آئے ہیں"..... سردار حاتم نے کہا۔

"اس لئے کہ ابھی کافرستانی فوج میری تلاش میں ہے اور دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے آدمیوں میں کوئی کافرستانی فوجیوں کا مخبر ہو"..... صادق چکاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ویسے آپ یقیناً میرے نشانات کی وجہ سے یہاں آئے ہوں گے جو نشانات میں نے درخت پر بنائے تھے"۔ سردار حاتم نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم ان نشانات کی وجہ تسمیہ نہیں سمجھ سکے"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"اوہ۔ حالانکہ میں نے اپنی طرف سے بڑے واضح نشانات بنائے تھے۔ آپ کی ایک امانت میرے پاس ہے"..... سردار حاتم نے کہا تو صادق چکاری کے ساتھ ساتھ اس کے قریب کھڑا عمران اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"امانت۔ کونسی امانت"..... صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یہیں ٹھہریں۔ میں آ رہا ہوں"..... سردار حاتم نے کہا اور

تیزی سے واپس گاؤں کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ فلم رول اس سردار حاتم کے ہاتھ لگ گیا ہے اور درخت پر اشارے بھی اس نے اسی لئے بنائے ہیں کہ اگر آپ کبھی یہاں آئیں تو ان اشاروں کی مدد سے اس تک پہنچ سکیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے"..... صادق چکاری نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سردار حاتم واپس آ گیا۔

"یہ لیجئے اپنی امانت"..... سردار حاتم نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا فلم رول صادق چکاری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی رحمت سے اسے دشمنوں کے ہاتھ نہیں لگنے دیا ورنہ مشکباریوں کی تحریک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا"..... صادق چکاری نے فلم رول لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھاؤ"..... عمران نے اس کے ہاتھ سے فلم رول لیتے ہوئے کہا اور صادق چکاری نے فلم رول عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"صفدر۔ اسے اوٹ میں لے جا کر جلا دو"..... عمران نے فلم رول صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ اس میں تو انتہائی قیمتی معلومات ہیں"..... صادق چکاری نے چونک کر کہا۔

"اسی لئے تو اسے جلوا رہا ہوں۔ یہ پھر بھی کسی وقت کافرستانیوں کے ہاتھ لگ سکتی ہے۔ جاؤ صفدر"..... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا

ہوا تیزی سے پہاڑی چٹانوں کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا تھا۔ کیا تم اس غار میں گئے تھے"..... صادق چکاری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لے کر سردار حاتم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ جب آپ کو اس غار سے نکال کر کافرستانی فوجی گرفتار کر کے لے گئے تو میں اس غار میں گیا تھا۔ آپ چونکہ زخمی تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ آپ کا خون اس غار میں موجود ہو گا اور میں یہ خون محفوظ کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے اپنے قبیلے کی آئندہ نسلوں کو دکھا اور بتا سکوں کہ یہ ایک ایسے مرد مجاہد کا خون ہے جس نے مشکباریوں کی آزادی کے لئے بے پناہ جدوجہد کی تھی۔ میں نے اس غار میں ایک سوراخ کے منہ کے گرد آپ کے ہاتھوں کے نشانات دیکھے جو خون آلود تھے۔ میں نے اس سوراخ پر موجود پتھر ہٹایا تو مجھے یہ فلم رول اندر پڑا نظر آگیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسے یہاں چھپایا ہے اور یہ کوئی خاص چیز ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں نے اسے نکال لیا اور پھر بعد میں وہاں کافرستانی فوج نے دھاوا بول دیا اور بڑی بڑی مشینوں سے اس سارے علاقے کو وہ لوگ چیک کرتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ انہیں اسی فلم رول کی تلاش ہے اس لئے میں نے اس بارے میں کسی کو بھی کچھ نہیں بتایا۔ جب فوجی چلے گئے تو میں نے اس درخت پر نشانیاں بنائیں جو صرف آپ کے لئے تھیں تاکہ آپ ان نشانیوں کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کے علاوہ کسی

در کے حوالے اسے کروں"..... سردار حاتم نے کہا تو صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اسی لئے میں سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہا کہ آخر وہ فلم رول ہاں گیا اور کیوں ان کافرستانیوں کو نہیں مل سکا۔ بے حد شکریہ ردار حاتم۔ تم نے اس فلم رول کو چھپا کر مشکبار کی بے حد خدمت ی ہے۔ بے حد خدمت"..... صادق چکاری نے اس کے کاندھے پر کی دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ تشریف لائیے تاکہ میں آپ کی خدمت کر کوں"۔ سردار حاتم نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ہم نے واپس جانا ہے۔ خدا حافظ"..... صادق چکاری نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے صفدر چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر اپس آگیا۔

"کیا ہوا"..... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے"..... صفدر نے مسکراتے ئے جواب دیا۔

"تمہارے پاس لائٹر تھا یا پتھروں سے آگ جلائی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میرے پاس لائٹر ہر وقت موجود رہتا ہے"..... صفدر نے جواب یا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اب چلیں۔ اب یہ آخری مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے"..... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں بیٹھے واپس جا رہے تھے لیکن ایک چٹان مڑتے ہی اچانک دس بارہ فوجی ہاتھوں میں گنیں سنبھالے ان کے سامنے آگئے اور صادق چکاری نے جیپ روک دی۔

"کاغذات دکھاؤ"...... ایک فوجی نے جیپ کے قریب آکر اندر بیٹھے ہوئے سب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس فوجی کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کیپٹن صاحب۔ کاغذات چیک کر کے ہمیں کوئی سرٹیفکیٹ دے دو تاکہ جیپ کے باہر لگا دیں اور اس چیکنگ سے جان چھوٹ سکے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے کہا اور جیب سے کاغذات کا لفافہ نکالا ہی تھا کہ اس فوجی نے یکلخت ہاتھ کو جھٹکا دیا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور عمران نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔

شاگل کار سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر خشونت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اپنے راستے میں موجود ہیڈ کوارٹر کے افراد نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرنے کے سوا کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ وہ شاگل کے مزاج آشنا تھے انہیں معلوم تھا کہ جب شاگل اس کیفیت میں ہو تو اس سے بات کرنا اپنے آپ کو بھوکے شیروں کی کچھار میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے۔ شاگل سلام کے جواب میں سر ہلاتا ہوا اپنے آفس میں پہنچ کر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹی سی شراب کی بوتل نکال کر میز پر رکھی ہی تھی کہ میز پر موجود اس کا مخصوص ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ شاگل نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے اسے اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ کر اس نے

اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو تھرٹی ون کالنگ۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ تھرٹی ون دراصل کوڈ نام تھا اور یہ پاور ایجنسی میں شاگل کا خاص مخبر تھا اور وہ مادام ریکھا کا پرسنل سیکرٹری تھا اور شاگل جانتا تھا کہ تھرٹی ون انتہائی سنجیدہ اور با اعتماد مخبر ہے۔ اس لئے تھرٹی ون کو باقی تمام مخبروں کی نسبت چار گنا زیادہ معاوضہ دیا جاتا تھا۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ ایک انتہائی اہم خبر ہے۔ مادام ریکھا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مشکبار میں مارگا گاؤں کے قریب بے ہوش کر کے اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور اس گروپ میں صادق چکاری بھی شامل ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ پاور ایجنسی کے آدمی نہ صرف وہاں مارگا گاؤں کے قریب موجود ہیں بلکہ انہوں نے گاؤں کے گرد خفیہ چیکنگ سنٹر بھی بنائے ہوئے ہیں کیونکہ مادام ریکھا کو یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اور صادق چکاری اس فلم رول کو حاصل کرنے کے لئے لازماً وہاں پہنچیں گے جو باوجود کوشش کے [illegible] ہو سکا تھا اور اسی خیال کے پیش نظر مادام ریکھا نے وہاں خصوصی

انتظامات کر رکھے تھے۔ پھر مادام ریکھا کو ٹرانسمیٹر کال آئی کہ پانچ افراد پر مشتمل ایک گروپ جیپ میں وہاں پہنچا ہے۔ ان کے پاس کاغذات بھی درست ہیں اور وہ کافرستان کی فلمی دنیا سے متعلق ہیں اور فلم کی لوکیشن کے سروے کے لئے یہاں آئے ہیں جس پر مادام ریکھا نے ان کے قدوقامت وغیرہ کی تفصیلات حاصل کیں تو مادام ریکھا نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان کی کڑی نگرانی کی جائے اور اگر یہ فلم رول حاصل کر لیں تو انہیں بے ہوش کر کے کور کر لیا جائے اور اسے اطلاع دی جائے اور ساتھ ہی خفیہ الیکٹرونک آئی چیکنگ سنٹر کو بھی اس نے الرٹ کر دیا۔ پھر کافی دیر بعد مادام ریکھا کو کال ملی کہ یہ لوگ مارگا گاؤں میں اس غار کی چیکنگ کے بعد قریبی گاؤں راہوٹ گئے ہیں اور الیکٹرونک آئی سے چیکنگ کے نتیجے میں پتہ چلا ہے کہ ان کی ملاقات گاؤں کے سردار سے ہوئی اور پھر اس الیکٹرونک آئی سے سردار کو ایک فلم رول انہیں دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی اس فلم رول کو لے کر چٹانوں کی اوٹ میں گیا اور وہاں اس نے اس فلم رول کو آگ لگا کر مکمل طور پر جلا دیا ہے جس پر مادام ریکھا نے اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ ان کو اس انداز میں روکا جائے کہ انہیں شک نہ پڑ سکے اور پھر انہیں انتہائی زود اثر گیس سے بے ہوش کر کے اسے فوری اطلاع دی جائے۔ پھر مادام ریکھا کو اطلاع ملی کہ انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے اور انہیں پاور ایجنسی کے خفیہ زمین دوز اڈے پر لے جایا گیا جس پر مادام ریکھا نے جدید میک

اپ واشر سے ان سب کے میک اپ چیک کرنے کا حکم دیا اور پھر مادام ریکھا کو رپورٹ ملی کہ میک اپ واشر سے ان سب کے میک اپ ختم ہو گئے ہیں اور ان میں ایک صادق چکاری اور ایک علی عمران ہے۔ وہاں موجود مادام ریکھا کا ایک آدمی ان دونوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ مادام ریکھا نے یہ رپورٹ ملتے ہی انہیں اس اڈے میں مسلسل بے ہوش رکھنے کا حکم دیا ہے اور مادام ریکھا خود ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر مشکبار روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ چار گھنٹوں میں وہاں پہنچ جائے گی۔ اوور"۔ تھرٹی ون نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اڈا کہاں ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ اڈا مارگا گاؤں سے دو کلو میٹر دور شمال کی طرف پا[illegible] نامی پہاڑی کے دامن میں ہے۔ یہ اڈہ پہلے کسی مشکباری تنظیم کا تھا جس پر کافرستانی فوجیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس پہاڑی کی نشانی یہ ہے کہ اس کی چوٹی پر دو چٹانیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح موجود ہیں جیسے ایک دوسرے کے سہارے پر کھڑی ہوں۔ اوور"۔ تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"وہاں کتنے افراد موجود ہوں گے۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"فوجیوں کی تعداد کا تو علم نہیں البتہ پاور ایجنسی کے چار افراد موجود ہیں۔ اوور"۔۔۔ تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اطلاع دے کر اپنے آپ کو [illegible]

بونس کا حقدار بنا لیا ہے۔ گڈ شو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ نرائن اٹنڈنگ۔ اوور"۔ ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"نرائن تم مارگا گاؤں سے کتنے فاصلے پر موجود ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب۔ ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ تقریباً ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے پاس تیز رفتار ہیلی کاپٹر تو موجود ہو گا۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ دو تیز رفتار ہیلی کاپٹر ہیں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو میری بات غور سے سنو۔ تم نے ایک اہم مشن مکمل کرنا ہے۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا اور پھر اس نے تھرٹی ون کی رپورٹ کے مطابق اسے عمران اور اس کے ساتھیوں اور صادق چکاری کی گرفتاری اور جس اڈے پر وہ موجود تھے اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"یس سر۔ میں نے یہ اڈہ دیکھا ہوا ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام ریکھا چار گھنٹوں بعد وہاں پہنچ رہی ہے جبکہ تم زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ سکتے ہو۔ اپنے ساتھ آدمی لے جاؤ اور تم نے وہاں موجود فوجیوں سمیت سب کو ہلاک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اپنے ہیڈ کوارٹر لے آنا ہے اور یہ کام اس انداز میں کرنا ہے کہ صدر یا پرائم منسٹر کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔ کیا تم یہ مشن مکمل کر لو گے۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر فوری طور پر اسے مکمل کرو اور مجھے اطلاع دو۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا۔ اوور"..... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو ٹرانسمیٹر پر اس کی فریکوئنسی خودبخود ایڈجسٹ ہونے لگی۔

"میں تمہیں تو کسی صورت یہ کریڈٹ نہیں لینے دے سکتا ریکھا۔ یہ کریڈٹ ہر حالت میں سیکرٹ سروس کو ہی ملے گا"..... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑی ہوئی شراب کی چھوٹی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں خودبخود روشنی کی لہریں سی پیدا ہونے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ وہ کسی لرزنے والی چیز پر موجود ہے۔ اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح وہ منظر ابھر آیا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت سردار حاتم سے مل کر واپس جیپ پر جا رہا تھا کہ فوجیوں نے اس کی جیپ کو روکا اور پھر کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی تھی اور پھر اس کا ذہن کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ کسی ہیلی کاپٹر کے عقبی خالی حصے میں اپنے ساتھیوں سمیت فرش پر لیٹا ہوا ہے۔ اس نے سر اٹھایا تو اس نے ہیلی کاپٹر کی فرنٹ سیٹ پر پائلٹ کے ساتھ ایک بھاری جسم کے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ باقی ہیلی کاپٹر خالی تھا وہ اپنے ساتھیوں کے چہروں کو دیکھ کر بے اختیار

چونک پڑا کیونکہ صادق چکاری سمیت وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔ وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ اس کی ذہنی مشقوں نے ایک بار پھر کام دکھا دیا ہے۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا جسم بندھا ہوا نہ تھا۔ دوسرے لمحے وہ ساری صورت حال سمجھ گیا کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے ہیلی کاپٹر میں کہیں لے جایا جا رہا ہے اور اصل چہروں کی وجہ سے وہ سمجھ گیا کہ انہیں پہچان لیا گیا ہے۔ اس لئے اس نے فوری طور پر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی صورت ہی نہ تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر عقبی سیٹ کے نیچے سے کرالنگ کرتا ہوا پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے آدمی کے عقب میں پہنچ گیا۔ ہیلی کاپٹر کی سائیڈ بھی کھلی ہوئی تھی۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے بھاری جسم کا آدمی یکلخت اس کے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا بلند ہوا اور دوسرے لمحے اس کی چیخ ہیلی کاپٹر سے نیچے جاتی ہوئی سنائی دی۔ عمران نے اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھلی ہوئی سائیڈ سے نیچے پھینک دیا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ....." پائلٹ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"خبردار۔ اگر کوئی غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... عمران نے اس کی گردن کے عقب میں اکڑی ہوئی انگلی رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پائلٹ کچھ سمجھتا۔ عمران نے دوسرے ہاتھ سے بجلی کی

سی تیزی سے اس کی بیلٹ کا بکل کھولا اور پھر پائلٹ کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کا ہوا تھا۔ عمران اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے نیچے جاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا۔ ہیلی کاپٹر بال بال بچا تھا۔ اگر عمران فوری طور پر اسے کنٹرول نہ کر لیتا تو وہ ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا ہوتا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے آگے کافی فاصلے پر جاتے ہوئے ایک دوسرے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا۔ یہ ٹرانسپورٹر ہیلی کاپٹر تھا اور کافی بڑا تھا۔ عمران نے بے اختیار اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے ایک نظر ماحول کا جائزہ لیا اور پھر آگے جانے والا ہیلی کاپٹر جیسے ہی ایک پہاڑی کے پیچھے جا کر اس کی نظروں سے غائب ہوا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور پھر تیزی سے اسے غوطہ دے کر سائیڈ سے نکال کر پہاڑی چٹانوں کے اندر اندر فاصلے پر لے جانے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ہیلی کاپٹر اتارنے کے لئے ایک مناسب جگہ نظر آ گئی تو اس نے پھرتی سے ہیلی کاپٹر کو چٹانوں کے درمیان ایک مسطح جگہ پر اتار دیا۔ دوسرے لمحے انجن بند کر کے وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے اپنے ساتھیوں اور صادق چکاری کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے کچھ فاصلے پر چٹانوں کی اوٹ میں اس طرح لٹا دیا کہ اوپر سے وہ نظر نہ آ سکیں۔ اس کے بعد ایک بار پھر وہ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا لیکن زیادہ بلندی پر جانے کی بجائے وہ نیچے پرواز کرتا ہوا تھوڑے فاصلے پر گیا اور پھر اس

نے ہیلی کاپٹر کو ایک اور جگہ پر اتار دیا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر وہاں سے فاصلے پر اس لئے اتارا تھا کہ اگر ہیلی کاپٹر چیک ہو جائے تو بہر حال اتنا فاصلہ ہو کہ ہیلی کاپٹر کی لوکیشن کی وجہ سے وہ فوری طور پر گھیرے میں نہ آسکیں۔ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک نوکدار پتھر اٹھایا جس کی ایک سائیڈ اور نوک خاصی تیز تھی پھر اس نے صفدر کو الٹا کیا اور پھر اس کی گردن کے عقبی حصے میں اس پتھر کی تیز سائیڈ کی مدد سے کٹ لگایا۔ تھوڑا سا خون نکلا ہی تھا کہ صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے مٹی اٹھا کر اس کے زخم پر ڈالی اور اسے مل دیا تاکہ مزید خون نہ نکلے اور پھر اس نے باری باری یہی کام تنویر، کیپٹن شکیل، صادق چکاری کے ساتھ کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے۔ جب عمران نے انہیں پوزیشن بتائی تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر کافرستان سیکرٹ سروس کا ہے۔ اس پر اس کا مخصوص نشان موجود تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سیکرٹ سروس کے آدمیوں نے چیک کیا تھا اور وہی ہمیں لے جا رہے تھے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ ہمارے چہروں کو ہیلی کاپٹر پر تو صاف نہیں

کیا گیا ہوگا۔ لامحالہ یہ کام کسی ایسے اڈے پر ہوا ہوگا جس میں جدید ترین میک اپ واشر بھی ہوگا اور اس کے علاوہ آپ نے ہیلی کاپٹر کا رخ جو بتایا ہے اس کے مطابق ہمیں کافرستان کی سرحد کی طرف نہیں لے جایا جا رہا تھا بلکہ مشکبار میں ہی کسی اور جگہ لے جایا جا رہا تھا۔ اس کا کیا مطلب ہوا "...... صفدر نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم درست کہہ رہے ہو لیکن یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے ہی انہیں ہیلی کاپٹر کی گمشدگی کا پتہ چلا۔ انہوں نے تلاش شروع کر دینی ہے اور اس سے پہلے ہمارا کسی محفوظ اڈے پر پہنچنا ضروری ہے "...... عمران نے کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں پہاڑی کی چوٹی پر جا کر اردگرد کے علاقے کو چیک کروں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ہم کہاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں قریب ہی کوئی خفیہ مشکباری اڈہ موجود ہو "۔ صادق چکاری نے کہا۔

" ہاں۔ جلدی ایسا کرو۔ لیکن خیال رکھنا کہ تمہیں چیک نہ کر لیا جائے۔ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اور ہمیں بڑی آسانی سے مارا جا سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" میں خیال رکھوں گا "...... صادق چکاری نے کہا اور پھر وہ ایک پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ اسی لمحے دور سے ایک ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دیا تو صادق چکاری سمیت سب چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر ان

کے سروں کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا تو صادق چکاری ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر واپس نہ آیا لیکن تھوڑی دیر بعد صادق چکاری انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا نیچے آگیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ علاقہ وچوک پہاڑی سلسلے کا علاقہ ہے۔ یہاں قریب ہی ایک مشکباری تنظیم کا خفیہ اڈہ موجود ہے۔ میں وہاں کئی بار جا چکا ہوں۔ آیئے"۔۔۔۔ صادق چکاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب صادق چکاری کی رہنمائی میں پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے ایک طرف کو بڑھتے چلے گئے تقریباً بیس منٹ بعد صادق چکاری نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ خود آگے بڑھ کر ایک چٹان پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ منہ کی سائیڈوں میں رکھے اور دوسرے لمحے ایک تیز سیٹی کی آواز اس کے منہ سے نکلی۔ آواز کبھی آہستہ ہو جاتی اور کبھی تیز۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح سیٹی بجاتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد اس نے اشارے سے انہیں اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور اسی لمحے انہوں نے کچھ فاصلے پر ایک چٹان کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا اور پھر اس چٹان کے ہٹنے سے بننے والے خلا میں سے ایک مشکباری باہر آگیا۔

"آپ یہاں رکیں۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ صادق چکاری نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ دونوں کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے۔

"آجایئے عمران صاحب"۔۔۔۔ صادق چکاری نے مڑ کر کہا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور پھر اس چٹان کے ہٹنے سے بننے والے خلا سے باہر آنے والے مشکباری کی رہنمائی میں وہ اس خلا میں گھس گئے۔ یہ ایک قدرتی کریک سا تھا۔ ان کے آگے بڑھتے ہی اس آدمی نے ایک سائیڈ پر موجود لکڑی کے بنے ہوئے کنڈے میں دونوں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچا تو چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے برابر ہو گئی۔

"آیئے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور پھر وہ اس کریک میں جس میں خاصا اندھیرا تھا آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک موڑ مڑ کر ایک بڑی سی غار میں پہنچ گئے۔ یہاں باقاعدہ فرش پر دری بچھی ہوئی تھی اور وہاں ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور دوسرا سامان بھی۔

"اس کا نام نصیر الدین ہے اور اس کا تعلق مشکباری مجاہد تنظیم الحرب سے ہے۔ یہ اس اڈے کا انچارج ہے۔ مجھے چونکہ یہ پہچانتا تھا اس لئے ہم یہاں آگئے ہیں اور اب ہم محفوظ ہیں"۔۔۔۔ صادق چکاری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں معلوم کرنا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کیا مارگا گاؤں کے قریب اس تنظیم کا کوئی اڈہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ وہاں ہمارے اڈے پر ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ نصیر الدین نے کہا۔

"کون انچارج ہے وہاں"۔۔۔۔ صادق چکاری نے پوچھا۔

"کمانڈر طوسی"۔۔۔۔ نصیر الدین نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کی مجھ سے بات کراؤ"..... صادق چکاری نے کہا تو نصیر الدین نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا عمران نے دیکھ لیا تھا کہ یہ انتہائی خصوصی نوعیت کا ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال عام کال چیکر سے چیک نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔

"ہیلو ہیلو۔ نصیر الدین کالنگ فرام سکسٹی سکسٹی۔ اوور"..... نصیر الدین نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ فارٹی فارٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر طوسی سے بات کراؤ۔ یہاں سرخ شاہین موجود ہے۔ وہ کمانڈر طوسی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"..... نصیر الدین نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ اوور"..... نصیر الدین نے کہا۔

"ہیلو۔ کمانڈر طوسی بول رہا ہوں نصیر الدین۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ سرخ شاہین تمہارے پاس موجود ہے۔ اوور"..... ایک اور بھاری آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے نصیر الدین کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہیلو کمانڈر طوسی۔ میں سرخ شاہین بول رہا ہوں سکسٹی سکسٹی سے۔ اوور"..... اس بار صادق چکاری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سرخ شاہین آپ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ ہم تو آپ کی وجہ سے سخت پریشان تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے آپ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ آپ کو لاسٹ اڈے پر چیک کیا گیا تھا اور پھر اس اڈے پر موجود افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور یہ کارروائی دو ہیلی کاپٹروں نے کی اور پھر آپ اور آپ کے ساتھیوں کو وہ لوگ بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹروں پر اٹھا کر لے گئے تھے۔ ہم ابھی رابطہ ہی کر رہے تھے تاکہ آپ کے متعلق معلومات مل سکیں کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"..... کمانڈر طوسی نے کہا۔

"میرے ساتھ سورج اور اس کے ساتھی بھی ہیں کمانڈر طوسی۔ ہم وہاں فلم رول کی تلاش کے لئے گئے تھے جو ہمیں راہوٹ گاؤں کے سردار حاتم سے مل گیا لیکن واپسی پر ہمیں فوجیوں نے روک کر بے ہوش کر دیا اور جب ہمیں ہوش آیا تو ہم ہیلی کاپٹر سے باہر تھے۔ ہماری بے ہوشی کے دوران ہی سورج نے ہوش آنے پر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا تھا اور ہمیں ہیلی کاپٹر سے نیچے اتار لیا تھا۔ پھر ہم یہاں سکسٹی میں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ہم تفصیل سے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کس نے کی ہے۔ اوور"..... صادق چکاری نے کہا۔

"میں آپ کو تھوڑی دیر بعد خود کال کروں گا۔ پھر تفصیل بتاؤں گا۔ آپ وہیں رہیں۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور صادق چکاری نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا یہ اڈا ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک ہمیں گھیر لیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ اسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر چیک بھی کر لیا جائے تب بھی یہاں سے نکلنے کا ایک خفیہ راستہ موجود ہے اور اس اڈے کو فوری طور پر تباہ کئے جانے کا بھی انتظام موجود ہے"...... نصیر الدین نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو صادق چکاری نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ فارٹی فارٹی سے کمانڈر طوسی کالنگ یو۔ اوور"۔ کمانڈر طوسی کی آواز سنائی دی۔

"یس سرخ شاہین اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... صادق چکاری نے کہا۔

"جناب۔ ہم نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کو پاور ایجنسی کے آدمیوں نے چیک کر کے بے ہوش کیا اور اڈے میں لے گئے۔ جہاں آپ سب کے میک اپ واش کئے گئے۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا ہیلی کاپٹر پر یہاں آ رہی ہے لیکن پھر سیکرٹ سروس کے دو ہیلی کاپٹروں پر بارہ آدمی یہاں پہنچے اور انہوں نے یہاں موجود پاور ایجنسی کے تمام افراد کو کافرستانی فوجیوں سمیت گولیوں سے اڑا دیا اور آپ سب کو ہیلی کاپٹر پر سوار کر کے مشکبار میں اپنے اڈے کی طرف لے گئے۔ اوور"۔ کمانڈر طوسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میری بات کراؤ"...... عمران نے صادق چکاری سے کہا۔

"ہیلو کمانڈر۔ سورج سے بات کرو۔ اوور"...... صادق چکاری نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کمانڈر طوسی میں سورج بول رہا ہوں۔ تمہاری بتائی ہوئی تفصیل ہم نے سن لی ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ اب اس سکسٹی سکسٹی کو جلد ہی فوجیوں نے گھیر لینا ہے کیونکہ مادام ریکھا نے پرائم منسٹر یا صدر کافرستان کو رپورٹ دینی ہے اور پھر یہاں موجود کافرستانی فوجیوں نے ہماری تلاش شروع کر دینی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی تلاش شروع ہونے سے پہلے ہم آزاد مشکبار یا پاکیشیا پہنچ جائیں۔ کیا یہاں سے کوئی ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو ہمارے پاس نہیں ہیں جناب اور نہ ہی اسے چھوڑا جائے گا البتہ جہاں آپ موجود ہیں وہاں سے چار کلو میٹر دور ایک بڑا گاؤں ہے جس کا نصیر الدین کو علم ہے۔ وہاں سے جیپ آپ کو مل جائے گی میک اپ کا سامان بھی اور اس کے ساتھ گائیڈ بھی جو ایک محفوظ راستے سے آپ کو آزاد مشکبار پہنچا سکتا ہے۔ اوور"...... کمانڈر طوسی نے کہا۔

"تو پھر اس کا فوری انتظام کرو۔ ہم جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ نصیر الدین کے ساتھ وہاں پہنچ جائیں۔ نصیر الدین کو علم ہے کہ آپ نے کہاں پہنچنا ہے۔ میں اس دوران وہاں ہدایات دے

دوں گا۔اوور"...... کمانڈر طوسی نے کہا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو نصیر الدین۔ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے نصیر الدین سے کہا اور نصیر الدین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل اپنے دفتر میں انتہائی اضطراب اور بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید ہیجان میں مبتلا ہے۔ وہ بار بار میز پر موجود ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔

"جلدی کرو کم بختو۔ورنہ اس بار مجھے موت کی کرسی سے کوئی نہ بچا سکے گا"...... شاگل نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا وہ بار بار مٹھیاں بھینچ اور کھول رہا تھا۔اسے اس عالم میں ٹہلتے ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا تھا اور حقیقتاً اس وقت اس پر گزرنے والا ایک ایک لمحہ قیامت بن کر گزر رہا تھا اور پھر اچانک ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاگل اس طرح اچھل کر میز کی طرف بڑھا جیسے ایک لمحے کی تاخیر سے اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ موتی رام کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

"جلدی بکو۔ کیا ہوا۔ کیا کیا ہے تم نے۔ جلدی بکو جلدی۔ اوور"...... شاگل نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اس قدر زور سے سانس لیا جیسے پورے کمرے میں موجود ہوا کو وہ ایک ہی بار اپنے سینے میں جمع کر لینا چاہتا ہو۔

"اوہ۔ گڈ گاڈ۔ تفصیل بتاؤ تفصیل۔ اوور"...... شاگل نے بار بار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق نرائن اور اس کے ساتھ جانے والے افراد اور ایک پائلٹ اور نرائن کے اسسٹنٹ شیام کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد آپ کے حکم کے مطابق ان سب افراد کو بغیر اسلحے کے ہلاک کر دیا گیا اور پھر ان کی لاشیں اور پہلے سے موجود دونوں لاشیں ان دونوں ہیلی کاپٹروں میں ڈال کر انہیں پہاڑیوں میں لے جا کر میزائل مار کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود میرے علاوہ باقی پانچ افراد کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دی گئی ہیں اور اب ہیڈ کوارٹر میں اس وقت میں اکیلا موجود ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"گڈ۔ تم نے میرے حکم کی تعمیل کر کے اپنے آپ کو اس بات کا

اہل ثابت کر دیا ہے کہ تم پر مکمل اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ تمہیں نہ صرف اس کا مالی انعام ملے گا بلکہ آج کے بعد تم ہمیشہ میری گڈ بک میں بھی رہو گے۔ موتی رام۔ اوور"۔ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو میرا فرض ہے باس۔ اوور"...... موتی رام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر نمبر ٹو سے شیام اور اس کے بیس ساتھیوں کو بھجوا رہا ہوں تاکہ وہاں نفری پوری کی جا سکے لیکن انچارج تم ہی رہو گے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"تھینک یو باس۔ میں آئندہ بھی آپ کا وفادار رہوں گا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"او کے۔ جب شیام پہنچ جائے تو اسے کہنا کہ مجھے کال کرے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تیزی سے اس پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"شیام اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"تمہیں جو ہدایات دی گئی تھیں ان کے مکمل ہونے کا وقت آ گیا

ہے۔ کیا تم پوری طرح تیار ہو۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے آپ کے حکم کا انتظار تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر نمبر ون پہنچو۔ وہاں موتی رام اکیلا موجود ہے اور اس نے بھی تمام کارروائی مکمل کر لی ہے۔ اب مزید کارروائی تم نے مکمل کرنی ہے۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارروائی مکمل کر کے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ایک بٹن دبا دیا تاکہ دوسری طرف سے کال آئے تو وہ رسیو کر سکے۔ اب اس کے چہرے پر خاصے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے میز کی دراز سے ایک چھوٹی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو شاگل نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شیام کالنگ باس فرام مشکبار ہیڈ کوارٹر نمبر ون۔ اوور"...... شیام کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو کوئی پرابلم۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"نو سر۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ اب جیسا میں نے تمہیں سمجھایا تھا تم اس طرح کی رپورٹ اپنے طور پر مین ہیڈ کوارٹر کو کرو۔اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... شیام نے کہا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راجندر بول رہا ہوں باس۔ مشکبار ہیڈ کوارٹر نمبر ون کے بارے میں انتہائی بری رپورٹ موصول ہوئی ہے اور یہ رپورٹ ہیڈ کوارٹر نمبر ٹو کے چیف شیام نے دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ شیام نے ہیڈ کوارٹر نمبر ون کے بارے میں رپورٹ دی ہے۔ کیا مطلب۔ ہیڈ کوارٹر نمبر ون کا انچارج تو نرائن ہے۔ اس نے رپورٹ کیوں نہیں دی اور کیا رپورٹ ہے"...... شاگل نے لہجے کو حیرت سے پر بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ شیام نے رپورٹ دی ہے کہ اسے اطلاع ملی کہ ہیڈ کوارٹر نمبر ون کا انچارج نرائن اپنے بارہ ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر کے دونوں ہیلی کاپٹروں پر سوار کسی مشن پر جا رہا تھا کہ دونوں ہیلی کاپٹر پہاڑیوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے اور نرائن سمیت سب افراد ہلاک ہو گئے جس پر شیام اپنے ساتھیوں سمیت فوراً ہیڈ کوارٹر نمبر ون پہنچا تاکہ تفصیل حاصل کر سکے اور وہاں اس نے نرائن کے ایک اسسٹنٹ

موتی رام کو شدید زخمی حالت میں پایا۔ اس موتی رام کو گولی ماری گئی
تھی۔ اس نے مرنے سے پہلے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر میں گروہ بندی تھی
جس میں سے ایک گروہ کی سرپرستی نرائن کرتا تھا جبکہ دوسرے گروہ
جس میں پانچ چھ افراد تھے کی سرپرستی نرائن کا سیکنڈ چیف رام لعل
کرتا تھا۔ نرائن اور رام لعل میں لڑائی ہو گئی جس میں بیچ بچاؤ کرا دیا
گیا۔ پھر نرائن اپنے بارہ ساتھیوں کو لے کر دو ہیلی کاپٹروں پر سوار ہو
کر کافرستان آنے لگا تو رام لعل اور اس کے ساتھیوں نے دونوں ہیلی
کاپٹروں کو میزائلوں سے تباہ کر دیا اور خود بھی وہ فرار ہو گئے ہیں۔
چونکہ موتی رام غیر جانبدار تھا اس لئے انہوں نے جاتے ہوئے اسے بھی
اپنی طرف سے ہلاک کر دیا اور پھر وہ غائب ہو گئے۔ اب شیام وہاں اپنے
ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ موتی رام بھی ہلاک ہو چکا ہے"۔ راجندر
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کی تو اعلیٰ سطح پر تحقیقات ہونی چاہئے۔ تم
ایسا کرو کہ شیام کو ہیڈ کوارٹر نمبر ون کا انچارج بنا دو اور ہیڈ کوارٹر نمبر
ٹو پر اس کے اسسٹنٹ کو انچارج بنا دو۔ میں خود وہاں جاؤں گا اور اس
معاملے میں مزید تحقیقات کروں گا اور شیام کو حکم دے دو کہ جو لوگ
فرار ہو گئے ہیں ان کی تلاش کرے اور انہیں گرفتار کرے"..... شاگل
نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے رسیور رکھ
کر ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون

کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... شاگل نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے جناب"..... دوسری طرف سے
اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... شاگل نے کہا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں
بعد صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس شاگل بول رہا ہوں"..... شاگل نے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں جناب"..... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ شاگل بول رہا ہوں سر"..... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"مسٹر شاگل۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے شکایت کی ہے کہ ان
ا ایجنسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں اور صادق چکاری کو مار گا
وں کے قریب سے گرفتار کر لیا تھا اور ان سب کے میک اپ واش
ر کے انہیں چیک بھی کر لیا گیا۔ مزید تصدیق کے لئے مادام ریکھا
فرستان سے ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچی تو انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ
ئب تھے جبکہ پاور ایجنسی کے آدمی اور چند فوجی بھی جو وہاں موجود
ھے وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس نے ارد گرد کے دیہاتیوں سے معلومات

حاصل کیں تو اسے معلوم ہوا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے دو ہیلی کاپٹر وہاں پہنچے اور ان سب کو ہلاک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں لے گئے جس پر مادام ریکھا نے مشکبار [illegible] سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا تو وہاں سے انچارج شیام نے ایسے کسی واقعہ سے انکار کر دیا بلکہ اس نے بتایا [illegible] دونوں ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے ہیں پھر اس نے گروہ بندی اور آپس [illegible] لڑائی کے بارے میں تفصیل بتائی۔ مادام ریکھا کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے کیا ہے"۔۔۔ صدر نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے ابھی دس منٹ پہلے رپورٹ ملی ہے"۔۔۔ شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی راجندر کی بتائی ہوئی رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

"میں نے جناب انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے تو یہ علم نہیں ہے کہ مادام ریکھا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار بھی کیا ہے یا نہیں۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر تو اس مارگا گاؤں سے پورے ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ہے۔ مادام ریکھا نے ہو سکتا ہے کہ انہیں گرفتار کیا ہو اور [illegible] مشکباریوں کی کسی تنظیم نے انہیں چھڑا لیا ہو۔ اب مادام ریکھا خواہ مخواہ سیکرٹ سروس پر الزام تراشی کر رہی ہیں اور میں اس الزام تراشی پر احتجاج بھی کرتا ہوں اور آپ سے میری درخواست بھی ہے کہ اب اس الزام تراشی کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائیں"۔۔۔ شاگل نے

انتہائی پرزور لہجے میں کہا۔

"آپ نے سیکرٹ سروس کے مشکبار ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے یہ تو آپ کی نااہلی کا ثبوت ہے مسٹر شاگل۔ اس سے تو یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ کی قطعی کوئی انتظامی گرفت اپنے ڈیپارٹمنٹ پر نہیں ہے کہ وہاں نہ صرف گروہ بندیاں ہوتی ہیں بلکہ ایک دوسرے کو ہلاک کیا جاتا ہے اور قیمتی ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی بات کا میں انتہائی سختی سے نوٹس لے رہا ہوں"۔ صدر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مرکز سے ہٹ کر جو ہیڈ کوارٹر بنائے جاتے ہیں وہاں ایسے حالات کا ہر وقت امکان رہتا ہے اس لئے جناب میں ایسے ہیڈ کوارٹر بنانے کے ہی خلاف تھا اور میں نے اس سلسلے میں اعتراض بھی کیا تھا لیکن پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی وجہ سے میں انہیں قائم کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ ویسے جناب میں خود اس بارے میں تحقیقات کرنا چاہتا ہوں تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے مخالفت کی تھی اور یہ ہیڈ کوارٹر پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر بنائے گئے تھے"۔۔۔۔ صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں جناب۔ پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر ایسا ہوا تھا۔ ان کی فائل میں میری مخالفت ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس میں یہی خدشہ ظاہر

کیا گیا تھا کہ مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے وہاں کوئی بھی حادثہ کسی بھی وقت رونما ہو سکتا ہے"...... شاگل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر آپ کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے اور اس واقعہ کے بعد واقعی مادام ریکھا کا الزام صرف الزام ہی رہ جاتا ہے۔ او کے"...... صدر نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ اس نے آج بروقت کارروائی کر کے اپنے آپ کو بہت بڑے عذاب سے بچا لیا تھا۔ اسے جیسے ہی یہ اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ہیلی کاپٹر پر قبضہ اور اس کے پائلٹ اور نرائن کے اسسٹنٹ کو نیچے پھینک کر ہلاک کر دیا ہے اور خود غائب ہو گئے ہیں تو اس نے موتی رام کے ذریعے نرائن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ہیلی کاپٹروں کو میزائلوں سے تباہ کرنے اور بقیہ افراد کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں جلا دینے اور پھر شیام کو بھیج کر اس موتی رام کو ہلاک کرنے کی شاطرانہ ترکیب سوچی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بہرحال یہ بات لیک آؤٹ ہو جائے گی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مادام ریکھا کے اڈے سے سیکرٹ سروس نے نکالا ہے اور اس کے بعد اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو گی اور لازماً اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے موت کی سزا دی جائے گی۔ اس لئے اس نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ہی ماتحتوں کا قتل عام کرا دیا تھا اور اس کی اس شاطرانہ اور سفاکانہ ترکیب نے

بہرحال اسے موت کی کرسی سے بچا لیا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اب چاہے مادام ریکھا لاکھ سر پٹک لے وہ اس پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتی اور نہ ہی وہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کا کریڈٹ لے سکتی ہے۔ اسے اس بات سے کوئی دلچسپی نہ تھی کہ اس کی اس کارروائی سے کافرستان کے دشمن عمران اور اس کے ساتھی اور صادق چکاری بچ گئے ہیں بلکہ اسے اس بات سے خوشی تھی کہ کریڈٹ بہرحال سیکرٹ سروس کو ہی ملنا چاہئے اور کوئی بھی کسی صورت بھی سیکرٹ سروس کی نسبت کریڈٹ نہ لے سکے

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کے آفس میں موجود تھا
انہیں یہاں آئے ہوئے تھوڑی دیر گزری تھی چونکہ مقبوضہ وادی
مشکبار سے آزاد وادی مشکبار جانا انتہائی سخت چیکنگ کی وجہ سے
ناممکن بنا دیا گیا تھا اس لئے صادق چکاری کے آدمیوں کی مدد سے
عمران اپنے ساتھیوں سمیت مقبوضہ وادی مشکبار سے کافرستان میں
داخل ہوا اور پھر وہاں سے وہ آسانی سے دارالحکومت پہنچ گیا۔ صادق
چکاری کے ایک خاص اڈے پر انہوں نے نہ صرف دوبارہ میک اپ
لئے تھے۔ بلکہ لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ اس لئے انہیں ناٹران کے
پاس پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی جبکہ صادق چکاری اپنے اس
اڈے پر ہی رہ گیا تھا۔ ناٹران ان کے لئے کھانے کا بندوبست کر رہا
ہوا تھا۔ عمران نے یہاں پہنچتے ہی خصوصی ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کو مشن کی
تکمیل کی رپورٹ دے دی تھی۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے بیٹھے

بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک ناٹران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ انتہائی حیرت انگیز خبریں ملی ہیں"۔۔۔ ناٹران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسی خبریں"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وادی مشکبار میں سیکرٹ سروس کے دو مستقل ہیڈ کوارٹر موجود ہیں۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سیکرٹ سروس کے وادی مشکبار کے ہیڈ کوارٹر منہ ون میں عجیب واقعہ ہوا ہے۔ وہاں گروپ بندی تھی اور پھر دونوں گروپ ایک دوسرے سے لڑ پڑے ایک گروپ نے دوسرے گروپ کے دونوں ہیلی کاپٹروں کو پرواز کے دوران میزائلوں سے تباہ کر دیا اور پھر خود بھی فرار ہو گئے اور آج تک ان کا پتہ نہیں چل سکا"۔۔۔ ناٹران نے کرسی پر بیٹھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی گروہ بندی اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ یہ کب کا واقعہ ہے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی روز جس روز آپ ان کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے وہاں سے نکل گئے تھے"۔۔۔ ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ ہماری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں

آئی ..... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"کوئی گروہ بندی نہیں ہوئی۔ یہ سب شاگل کی کارروائی ہے۔ وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنے ہی آدمیوں کا قتل عام کرانے سے بھی باز نہیں آتا۔ پاور ایجنسی نے ہمیں گرفتار کیا تو اس کی خبر یقیناً شاگل تک پہنچ گئی اور شاگل نے اپنے اس ہیڈ کوارٹر کو حکم دیا کہ ہمیں پاور ایجنسی کی گرفت سے نکال لیا جائے تاکہ ہماری گرفتاری کا کریڈٹ پاور ایجنسی نہ لے سکے لیکن مجھے راستے میں ہوش آگیا اور پھر ہم فرار ہو گئے۔ ادھر لامحالہ ریکھا کو یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ سیکرٹ سروس کے آدمیوں نے یہ کارروائی کی ہے اور اگر وہ یہ ثابت کر دیتی تو پھر شاگل کا لامحالہ کورٹ مارشل ہو جاتا اور اسے انتہائی سخت سزا ملتی۔ شاگل نے پیش بندی کے طور پر اپنے ہی ہیڈ کوارٹر کے سب افراد کو ہلاک کرا دیا اور بہانہ گروہ بندی کا کر دیا۔ اس طرح اس نے تمام ثبوت مٹا دیئے ہیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ہی ہو سکتا ہے"..... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں شاگل سے بات کرتا ہوں۔ ابھی سب کچھ سامنے آجائے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف شاگل جہاں بھی ہوں میری ان سے بات کراؤ۔ ورنہ چیف شاگل کو موت کی کرسی پر بیٹھنے سے کوئی نہ بچا سکے گا" عمران نے کہا۔

"ج۔ جی۔ ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی سخت اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اپنے آپ کو بچانے کے لئے کتنے آدمیوں کی قربانی دینی پڑی ہے تمہیں" عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو تم" شاگل نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ کافرستان کے صدر سے بات کرنے سے پہلے تم سے بات کر لوں۔ میں انہیں حقیقت بتانا چاہتا تھا کہ پاور ایجنسی نے ہمیں گرفتار کر لیا لیکن سیکرٹ سروس نے انہیں ہلاک کر کے ہمیں وہاں سے اڑا لیا لیکن راستے میں ہمیں ہوش آگیا اور پھر ہم نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا اور پھر ہم وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور اب مجھے یہاں پاکیشیا میں اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو اس الزام سے بچانے کے لئے مشکبار میں اپنے آدمیوں کا بھی قتل عام کرا دیا ہے۔ کیا خیال ہے بات کروں صدر صاحب سے" عمران نے جان بوجھ کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ چونکہ تم میرے دشمن نمبر ایک ہو۔ اس لئے تم بھی مجھ پر الزام لگا رہے ہو" ۔۔۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں صدر صاحب سے کہہ دوں گا کہ وہ اس واقعہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائیں اور مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنے طور پر جتنی بھی احتیاط کی ہو۔ بہرحال تم سے کہیں نہ کہیں غلطی ضرور ہوئی ہو گی اور اعلیٰ سطحی تحقیقات میں جب یہ غلطی سامنے آئے گی تو پھر تمہیں موت کی کرسی پر بیٹھنے سے کوئی نہ بچا سکے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم۔ تم چاہتے کیا ہو۔ یہ سیکرٹ سروس کا اپنا معاملہ ہے تم کیوں اس معاملے میں دخل اندازی کر رہے ہو نانسنس" ۔۔۔ شاگل کی اس بار بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اسے یقیناً احساس ہو گیا تھا کہ اگر عمران نے اپنی بات پر عمل کر دیا تو نتیجہ واقعی وہی نکلے گا جو عمران کہہ رہا ہے۔

"اس میں چونکہ میں اور میرے ساتھی ملوث رہے ہیں۔ اس لئے یہ صرف کافرستان سیکرٹ سروس کا ہی معاملہ نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تو بہرحال تمہاری زندگیاں بچائی ہیں ورنہ وہ دیکھا تمہیں گولیوں سے اڑا دیتی۔ کیا تم مجھے اس بات کا بدلہ دے رہے ہو نانسنس" ۔۔۔ شاگل نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"چلو تم نے اقرار جرم تو کر لیا اور یہ گفتگو ٹیپ ہو رہی ہے اور اب میں یہ ٹیپ صدر کافرستان کو بھیج دوں گا اور پھر میرا خیال ہے کہ تحقیقات کا مسئلہ بھی نہ رہے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چپ۔ چپ۔ پلیز عمران۔ پلیز۔ دیکھو۔ پلیز" ۔۔۔ شاگل اس بری طرح بوکھلایا کہ سوائے پلیز کے اس کے منہ سے اور کوئی لفظ ہی نہ نکل سکا۔ ٹیپ کی بات سن کر وہ واقعی حواس باختہ ہو گیا تھا۔

"ایک شرط پر تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے چیف شاگل" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط۔ کونسی شرط۔ کیا مطلب" ۔۔۔ شاگل نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"شرط یہ ہے کہ تم وعدہ کرو کہ آئندہ تمہاری سیکرٹ سروس وادی مشکبار میں مشکباریوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی مشن ہو تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں انکار کر دوں" ۔۔۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ نہتے معصوم اور بے گناہ مشکباریوں کے خلاف تم یا تمہاری سیکرٹ سروس کوئی کارروائی نہیں کرے گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ وعدہ میں کر سکتا ہوں۔ میں تو ویسے ہی اس بات کے خلاف ہوں" ۔۔۔ شاگل نے فوراً کہا۔

"جھوٹ مت بولو شاگل۔ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔ میرے
پاس اطلاعات موجود ہیں کہ وادی مشکبار میں تمہارے ہیڈ کوارٹر کے
آدمیوں نے وادی مشکبار کے ایک علاقے سجارے میں ایک کارروائی
کے دوران دس بے گناہ دیہاتی مشکباریوں کو گولیوں سے اڑا دیا تھا
ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ انہوں نے تمہارے آدمیوں کی مخبری
کرنے سے انکار کر دیا تھا" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ نرائن نے ایسا کیا تھا میرے حکم کے بغیر اپنے
طور پر۔ اور نرائن کو اس کی سزا مل چکی ہے۔ وہ اپنے تمام ساتھیوں
سمیت ہلاک ہو چکا ہے۔ میرا وعدہ ہے کہ خصوصی طور پر اب میں ایسی
کارروائی سے منع کر دوں گا" شاگل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے اور جن لوگوں
نے ایسا کیا تھا قدرت نے خود انہیں تمہارے ہاتھوں ہلاک کرا دیا
ہے۔ اس لئے میں بھی اب صدر کافرستان کو کوئی رپورٹ نہ کروں گا
لیکن یہ بات سن لو کہ اب اگر مجھے اطلاع ملی کہ تمہاری سیکرٹ سروس
نے ایسی کوئی کارروائی کی ہے تو پھر تمہیں اس کا ہولناک نتیجہ بھگتنا
پڑے گا" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا۔

"آپ کو اس واقعہ کی اطلاع کیسے مل گئی عمران صاحب" صفدر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے صادق چکاری صاحب نے بتایا تھا۔ تب سے میں سوچ رہا تھا

کہ شاگل کو کس طرح اس کام سے باز رکھوں اور آج وہ موقع مل گیا
ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب اس کی سیکرٹ سروس ایسی کوئی کارروائی
نہیں کرے گی اور اس لحاظ سے ہم نے تیسرا مشن بھی کامیاب کرا لیا
ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تیسرا مشن۔ کیا مطلب" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"پہلا مشن بیس کیمپ کی تباہی اور صادق چکاری کی زندہ واپسی۔
دوسرا مشن فلم رول کی دستیابی اور تیسرا مشن کافرستان سیکرٹ سروس
کے ہاتھوں بے گناہ مشکباریوں کا تحفظ" عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی اس بار ایک مشن کے دوران تین اہم مشن مکمل
ہوئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تھری ان ون مشن مکمل کیا گیا
ہے" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اصل مشن تو بیس کیمپ کا تھا۔ وہاں اس بار واقعی ہم ہر طرف
سے بے بس کر دیئے گئے تھے۔ اگر عمران صاحب سرنڈر ہونے والا چکر
نہ چلاتے تو ہم کسی صورت بھی یہ مشن مکمل نہیں کر سکتے تھے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے تو اب تک یہ سوچ کر ہی اپنے آپ پر غصہ آتا ہے کہ ہم نے
کیوں اپنے ہاتھوں میں کافرستانی ہتھکڑیاں ڈلوائیں۔ صفدر کی وجہ سے
نجانے میں کیسے یہ ذلت برداشت کر گیا ورنہ"۔۔۔ تنویر نے جواب

تک خاموش بیٹھا ہوا تھا پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ غیر ملکی ہتھکڑیاں پہنائی ہیں پھر تم خواہ مخواہ میرے رقیب روسفید بنے ہوئے ہو۔ واہ صفدر۔ یہ تو فوراً ون مشن بن گیا۔" عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ تنویر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شادی کو بھی اہل نظر ہتھکڑیاں ہی کہتے ہیں اور ہتھکڑی چاہے کافرستانی ہو یا سوئٹزر لینڈ کی۔ بہرحال غیر ملکی ہی کہلائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کمرہ صفدر اور ناٹران کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ کیپٹن شکیل بھی اس بار بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"نانسنس۔ تم کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو۔ شادی کیسے ہتھکڑی ہو سکتی ہے"..... تنویر نے بھی خلاف توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہتھکڑی سے بھی ہاتھ بندھ جاتے ہیں اور شادی کے بعد شوہر کو بہرحال باقی ساری عمر دست بستہ ہی رہنا پڑتا ہے"..... عمران نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ناول

خاص نمبر

ریڈ زیرو ایجنسی

مکمل ناول

مصنف: مظہر کلیم ایم۔ اے

ریڈ زیرو ایجنسی ——— ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی ___ جس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی ——— جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں ا
اور تنصیبات کی نگرانی اور حفاظت کیلئے قائم کی گئی تھ

جزیرہ ماکو ——— جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ حا
کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہ

جزیرہ ماکو ——— جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کیلئے شوگرا
نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیونکہ
کے ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

جزیرہ ماکو ——— جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس چیلنج
قبول کر لیا۔

ٹاپ ——— ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ___ جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

ہ ماکو ——— جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی ——— لیکن نتیجہ ناکامی کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا ——— کیوں اور کیسے ———؟

رو ایجنسی ——— جس کے مقابل آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

لمحہ ——— جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ دی۔ چیف کا ردعمل کیا ہوا ———؟

واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل ام ہو گئے تھے ——— یا ———؟

——— انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز واقعات
بے پناہ سسپنس مسلسل اور تیز رفتار ایکشن
سے بھرپور ایک منفرد ناول

ف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان